جلد ۲ - نمبر ۴
رجسٹرڈ سرکار آصفیہ نمبر ۱۵۱

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

اسفندار سنہ ۱۳۴۷ ف - جنوری سنہ ۱۹۳۸ ع

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

جلد ۲ ماہ اسفندار ۱۳۴۷ف نمبر ۴

صدرنشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آر مدو آئنگار صاحب ایم۔بی۔ای ایڈوکیٹ

ارکان

جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر
جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او بی ای
جناب راجہ بہادر جسٹس شیو شیو ناتھ صاحب

جناب سی سی پال او بی ای ڈپٹی چیف انجنیر
جناب مسٹر لوینڈ ایف ای سیاکٹ ویسلن مشین سکندر آباد
نواب یٰسین جنگ بہادر

فہرست مضامین

اقوال زرین

مختلف ممالک کے مدبرین و بہی خواہان قوم کے زرین اقوال جو انکے تمام عمر کے تجربہ کا نچوڑ ہیں :۔

عورت سے خانہ آبادی ہوتی ہے ۔نشہ خانہ بربادی کا باعث ہوتی ہے ۔

رائیٹ انریبل مس جان سایمن

مستقبل اطفال کا حقہ ہے ۔طفلی زندگی کے تین دشمن ۔جہل ۔افلاس ۔اور الکحل ہیں ۔اوران میں سے ہرایک قابل تدارک ہے ۔

انجہانی رایٹ آنریبل سرڈونالڈ میاکلین ایم ۔پی ۔

نشہ تخلیقی مسرت کا خوفناک دشمن ہے ۔

سروالفورڈ ڈے ولین

نشی اشیا رکی تجارت میں وسعت نشہ بازی کی ترقی اورصناعوں کے استعداد کارکردگی کی پستی کے مترادف ہے ۔

لارڈ بل فور آف برلے

رباعیات

جناب مولوی ہادی علی صاحب ہادی کنتوری

برباد ہو کوئی تو اسے شادی ہے جو گھر ہو تباہ اس کی آبادی ہے
ڈائن کھا جاتی ہے جوانوں کے جگر کیا دختر زر یزید کی دادی ہے

ہر چند ہے دیکھنے میں صہبا پانی جو آگ لگائے یہ ہے ایسا پانی
نکلا نہ تمام عمر جو اس میں پہنسا یہ بادہ سرخ بھی ہے کالا پانی

پی پی کر پھول ہوگیا ہے کانٹا لگ بھی جائے اسے الٹی کانٹا
میخوار میں ہو کہاں سے بوئے ایمان اسلام کے باغ میں ہے یہ تو کانٹا

کیا سمجھے ہو تم کہ صاف باطن ہے یہ شیشے میں پری نہ جاننا جن ہے یہ
بوتل پہ یہ کیا لکھا ہوا ہے ہادی پہنکو پہنکو اسے پڑھا جن ہے یہ

ترک مسکرات کی بین الاقوامی کانگریس کا

اکیسواں اجلاس

وارسا میں ۱۲ ستمبر کو ترک مسکرات کی بین الاقوامی کانگریس کا اکیسواں اجلاس منعقد ہوا۔ اس کانگریس کی کارروائی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ بنی نوع انسان کو الکحل کے مضر اثرات سے نجات دلانے کے لئے اور اس قبیح شئے کی بیخ کنی کے لئے ترک مسکرات کی پر جوش عالمی تحریک نے غیر معمولی قوت حاصل کی ہے۔

افواج پولینڈ کے فیلڈ بی شپ نے پولش۔ انگریزی جرمن۔ اور فرنچ زبانوں میں تقریر کی۔ ڈاکٹر چوڈزسا بق وزیر صحت عامہ حکومت پولینڈ نے افتتاحی جلسہ کی صدارت فرمائی اور متعدد اصحاب نے استقبالیہ تقاریر کیں جن میں وزیر رفاہ عامہ ہز ہائی نس کارڈنل پرایمٹ آف پولینڈ ریکٹر آف یونیورسٹی اور لارڈ میئر آف وارسا قابل ذکر ہیں۔

یورپ کی بیشتر حکومتوں نے اپنی نمائندگی کے لئے سرکاری وفد بھیجے تھے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے کوئی سرکاری وفد نہ آنے پر ارکان کانگریس نے اظہار تعجب کیا۔ لیکن برطانیہ کی جانب سے ایک ترک مسکرات کے ادارے کا ایک زبردست وفد شریک ہوا جس کی وجہ سے یہ معلوم ہوا کہ برطانیہ کو پوری ہمدردی ہے۔ وزیر صحت عامہ حکومت۔ پولینڈ نے اپنی تقریر کا آغاز اور اختتام گزشتہ کانگریس میں لارڈ اسٹر نے کی کی ہوئی تقریر کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے کیا یہ دیکھکر ارکان برطانیہ کو مسرت ہوئی۔

کانگریس کے لائحہ عمل میں مسئلہ الکحل کے متعلق جو جدید تحقیق کی گئی تھی اس کا تجزیہ کیا گیا ڈارمنڈ کے پروفیسر گراف نے محنت اور الکحل سے متعلق حالیہ تحقیقات کا ذکر کیا۔ تین فرانسیسی ڈاکٹر ڈاکٹر دافن۔ ڈاکٹر مون

اور ڈاکٹر فیسنٹ نے شراب بحیثیت جز الکحل کے موضوع پر اپنے تحقیقی مقالے پڑھ کر سنائے ۔ پروفیسر ورمیلان نے امراض قلب پر بحث کرتے ہوئے یہ بتایا کہ الکحل سے متاثر ذہنیت کا سبب کیا ہے اور بین الاقوامی لیبرافسر موقوعہ جنیوا کے ڈاکٹر تھیلن نے سماجی قانون ۔ مزدوروں کے اوقات فرصت اور مسئلہ الکحل سے متعلق بحث کا آغاز کیا۔
کامل ایک روز تک نوجوان اور مسئلہ الکحل کے موضوع پر بحث ہوئی۔ دوران کارروائی میں وہ وقت نہایت پر اثر تھا جب کہ یورپ کے تقریباً ہر ملک کے نوجوان طلباء کی جماعتوں نے اپنے اپنے ملک کے قائدوں کے پیامات پیش کئے ۔ ان میں سے اکثر طلبا ، ناروے ۔ سوئیڈن ۔ فن لینڈ اور منطقہ باردہ سے سیکلوں طویل مسافت طے کرکے جنیوا پہنچے تھے۔ سوئیزرلینڈ کے ایک طالبات نے سوئیزرلینڈ کے پریسڈنٹ کا حسب ذیل پیام پیش کیا۔
"اگر نوجوان الکحل کا استعمال ترک کریں تو بنی نوع انسان بہتر صحت۔ قوت۔ اور قابلیت حاصل کریں گے۔ ان کا کام آسان تر ہوگا اور ان کا فرصت کا وقت زیادہ منفعت بخش خوش نصیب ہے وہ ملک جہاں کے نوجوان ضبط نفس کا ثبوت دینے میں پیش پیش ہیں"

رومن کیتھولک چرچ نے کانگریس کی کارروائی میں جو حصہ لیا وہ کانگریس کا ایک نمایاں پہلو ہے عمومی لائحہ عمل کے ساتھ الکحل کے خلاف جنگ کرنے کی غرض سے پہلی بین الاقوامی کیتھولک کانگریس منعقد ہوئی کانگریس کے اجتماعی پہلو نے پولینڈ کی مشہور مہمان نوازی کا ثبوت دیا اور حکومت کی نظروں میں اس کی اہمیت اور بھی بڑھی ۔حکومت کی جانب سے وزیر عامہ ۔ صدر عمومیت اور لارڈ میر نے مہمانوں کو پر تکلف ضیافت سے محظوظ کیا۔

کانگریس کے متعلق اسکاٹ لینڈ کی ایک خاتون کے خیالات

شہروارسا حسن کاری کے لیے مشہور رہے ۔ یہاں متعدد خوبصورت عمارتیں ہیں ماہر فنون لطیفہ نے اپنے اپنے انمول جوہر دکھا کر اس شہر کو تمام عالم میں مشہور کر دیا ہے یہاں کے چمن و گلزار کی خوبصورتی اور خوش اسلوبی بے مثل و بے نظیر ہے پولینڈ ان ممالک میں سے ہے جہاں کے ہر باشندے کا دل حب الوطنی سے معمور ہے ۔ موجودہ دور اس ملک کے نشاہ ثانیہ کا دور ہے۔ اس ملک نے زندگی کے مادی اور اجتماعی رخ کو بھی نذر انداز نہیں کیا۔ شہر وارسا میں ایک عظیم الشان دوخانہ خاص طور پر دلچسپ ہے۔ اس دواخانہ کا ایک حصہ بالکلیہ شراب نوش اشخاص کے علاج کے لیے وقف کر دیا گیا ہے اور علاج کامیابی کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ یہ دواخانہ ستر ہزار باشندوں کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اس میں طلباء کی ایک کثیر تعداد زیر تعلیم ہے۔ یہاں شراب نوش اشخاص کے خاندانوں کے متعلق پورے معلومات رجسٹر دل میں درج کئے جاتے ہیں اور ایک ماہر فن ان کے بچوں کا ابتدائی زندگی میں علاج کرکے ان کو گناہ اور خبط کی زندگی سے محفوظ کرتا ہے ۔

جو شراب نوش یہاں زیر علاج ہیں انمیں سے (۴۰) فیصد لوگ شفایاب ہوئے ہیں۔ اس دواخانہ میں ایک ڈرامٹک انجمن بھی ہے۔ اس میں وہ اداکار۔ ڈرامہ نگار اور فلم کے پروڈیوسرس شریک ہیں جو یہاں زیر علاج ہیں اس رفاہ عام کے مرکز میں سائنس کی ہر نئی ایجاد سے قوم کی امراض کے مقابلہ میں قوت مدافعت بڑہانیکی غرض سے کام لیا جاتا ہے۔ جنگ عظیم کے بعد سے اتبک بچوں کی اموات میں (۵۰) فیصد تک کمی ہوی ہے۔

پولینڈ کے باشندوں نے اپنے جوش اور سرگرمی سے کانگریس کو نہایت دلچسپ بنایا۔ انہوں نے کانگریس کے بیرونی ارکان کو اپنے قومی ترانوں سے۔ رقص موسیقی اور پر تکلف ضیافتوں سے محظوظ کیا۔ اور قدم قدم پر اپنی پرخلوص مہمان نوازی کا ثبوت دیا۔ اس کانگریس کا سب سے نمایاں پہلو یہ تھا کہ پوپ نے اس تحریک میں دلچسپی لیکر اپنا خصوصی نمائندہ بھیجا تھا۔ اس سے قبل کسی موقع پر بھی میں نے چرچ کے ارباب مقتدر کو اتنے بڑے پیمانہ پر جمع ہوتے نہیں دیکھا کیتھولک چرچ کا مسکرات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا ایک اہم ترین واقعہ ہے میری رگوں میں ہائی لینڈ کا خون رواں ہے اور اس بنا پر میں ادعا کرتی ہوں کہ وہ وقت قریب ہے جبکہ مسکرات سے قطعی پرہیز گولف کے کھیل کی طرح فیشن میں داخل ہوگا۔ تمام نوجوان صحت مند ہونے کے لئے اور کھیلوں میں کمال حاصل کرنے کے لئے نہایت مشتاق ہیں اور دنیا کے ہر گوشہ میں یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ الکحل کا استعمال صحت اور میدان کھیل میں کامیابی حاصل کرنے کے راستہ میں ایک زبردست رکاوٹ ہے وہ منظر نہایت روح افزا تھا۔ جب کہ مختلف ممالک کے نوجوان مختلف قومی لباسوں میں طویل مسافت طے کرکے اپنے اپنے ملک کے پیامات پیش کرنے کی غرض سے ایک جگہ جمع ہوئے تھے"

نواب مرزا یار جنگ بہادر
صدر انجمن ترک مسکرات

مسکرات کے استعمال کو ترک کرنا کیوں ضروری ہے

(سلسلہ گزشتہ)

پچھلے مضمون میں یہ دکھانے کی کوشش کی گئی تھی کہ ان لوگوں کو جو صاحب جائداد ہیں اور جن کو روز مرہ کے کاروبار میں ملازمت اور کاریگروں کی حاجت ہوتی ہے اپنے فائدہ کے لیے اس کی شدید ضرورت ہے کہ نوکروں مزدوروں اور کاریگروں کے طبقہ کی سدھار کی طرف متوجہ ہوں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ان طبقوں کے افراد کی اصلاح اس طرح ہوسکتی ہے کہ ان کے دلوں میں ذمہ داری کا خیال بٹھایا جائے۔ یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ ذمہ داری کا احساس دو طریقوں سے بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔ یا تو اچھی تعلیم ملے یا اس سماج میں جس میں ان کو اپنے اٹھنے بیٹھنے رہنے سہنے کا موقع ملتا ہے ایسی پابندی ہو کہ اس کے اثر سے ان کی زندگی اصولی بن جائے یہ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ دھیڑوں تلنگوں، اور دوسرے نیچے طبقے کے لوگوں کی برادری پر بڑا اثر رکھتی ہے یہ برادری کے اثرات ہیں کہ بیوی کے ساتھ بدسلوکی کی بڑی حد تک روک تھام ہے اور دوسرے کی بیوی بیٹی۔ بہو پر ہاتھ ڈالنے میں ان کو تکلف ہوتا ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ ان طبقوں کی اکثر برادریوں میں یہ قاعدہ قائم ہوگیا ہے کہ اگر کسی سے کوئی قصور ہو تو اسے برادری کو تاوان دینا پڑتا ہے جس سے سیندھی شراب خرید کی جاتی ہے اور برادری کو کھلایا پلایا جاتا ہے۔ اس عمل سے اگرچہ ایک حد تک بعض معاملوں میں برادری کا ڈر رہتا ہے۔ دوسرے معاملات میں جن کا تعلق غیر برادری سے ہوتا ہے کوئی ڈر نہیں قائم ہوتا ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ معاش کے حصول کے سلسلے میں فرائض و ذمہ داری کا احساس بالکل نہیں رہتا ہے کیا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس طرح پینے کھانے کے رواج نے اس احساس کو پوری طرح دبا دیا ہے۔ اگر برادری کی عام رائے یہ ہو جائے کہ اس انسان کو بھی اچھی نظر سے نہ دیکھا جائے گا جو اپنی نوکری میں ٹھیک کام نہیں کرتا ہے یا اپنے پیشہ کو عمدگی سے انجام نہیں دیتا ہے یا اپنی زندگی کفایت شعاری سے بسر نہیں کرتا ہے اور اپنے بال بچوں کی پرورش کا پورا خیال نہیں رکھتا ہے تو ان لوگوں کی زندگی کے اصول میں مفید تبدیلی پیدا ہو جا سکتی ہے۔ پس یہ پتہ چلا کہ ادنیٰ طبقوں میں عام طور سے یہ خیال پیدا کیا جانا چاہیے کہ مسکرات کے استعمال سے پرہیز کیا جائے۔ تب ہی یہ امید کی جا سکتی ہے کہ ان چھوٹے لوگوں میں

ذمہ داری کا احساس پیدا ہوجائے گا۔ اب اس طرح دیکھا جائے کہ آیا واقعی نشہ نہ کرنے سے ان لوگوں کی جسمانی و مالی حالت سدھر سکے گی اور یہ اچھے انسان بن سکیں گے یا ان کے آرام و آسائش کے لیے نشہ کا استعمال ضروری ہے یہ کہا جاتا ہے کہ جو دن بھر جسمانی محنت کرتے ہیں ان کو دل بہلانے کے لیے کوئی مواقع حاصل ہوجاتے ہیں اور اس لیے کہ دن بھر کی محنت کے بعد شب بھر نشہ کے سرور میں رہنے سے ان کی تھکاوٹ دور ہوجاتی ہے اور دوسرے دن کے لیے ان کی قوت تازہ ہوجاتی ہے ممکن ہے کہ غم غلط کرنے کے لیئے نشہ سے امداد ملتی ہو مگر اس سے دوسرے برے نتائج بھی پیدا ہوتے ہیں۔

مثلاً شروع میں تھوڑا نشہ کرنے کے بعد نشہ کی لت پڑجاتی ہے اور زیادہ نشہ سے حواس بیکار ہوجاتے ہیں اور طرح طرح کے امراض گھیر لیتے ہیں۔ انگلستان میں حساب لگایا گیا تو پتہ چلا کہ مزدوری محنت کرنے والوں کا دو لاکھ پچاس ہزار (۲۵۰۰۰۰) سال کے کام کا نقصان بیماریوں کی وجہ سے ہوا اس کا اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بجائے اس کے کہ نشہ سے دن بھر کی تھکاوٹ دور ہو آپس میں یہ لوگ لڑنے مرنے لگتے ہیں یہاں تک کہ پولس کو موقع دخل دینے کا آجاتا ہے اور ایک بڑی پریشانی کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کو اپنی سدہ نہیں رہتی اور اس لیئے ان کو اس کا موقع نہیں رہتا کہ اپنی حالت درست کرنے کی طرف ذہن کو لگائیں بیوی بچوں کے آرام کا خیال چلا جاتا ہے۔ سب سے بڑا برا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کی کمائی کا ایک بڑا حصہ اس پر صرف ہوجاتا ہے اور روٹی کپڑے کے محتاج ہوجاتے ہیں۔ نشہ کا کچھ اثر دوسرے دن بھی رہتا ہے اور وہ اپنا کام بھی عمدگی سے نہیں کرسکتے۔ مالک نوکری سے نکال دیتا ہے اور مزدوری پر کام نہیں ملتا پھر پیٹ بھرنے کے لیے جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور فریب اور دھوکہ دینے کی طرف طبیعت مائل ہوجاتی ہے۔ گویا تھوڑی دیر کے لطف سے زندگی کی تباہی کا سامان پیدا ہوجاتا ہے۔ اگر اپنا وقت یہ لوگ اپنے کاروبار میں ترقی کرنے کے ذرائع پر صرف کریں اور اپنا روپیہ اچھے کھانے اور کپڑے پر لگائیں تو دیرپا مسرت حاصل ہوسکتی ہے کچھ عرصہ ہوا کہ انگلستان میں ایک تحقیقاتی کمیشن بنام (LIQUOR CONTROL BOARD) بورڈ نگرانی مسکرات پر بیٹھا تھا تحقیقات میں اس کمیشن کی رائے قائم ہوئی کہ معمولی مقدار میں نشہ کے استعمال سے بھی مزدور یا کاریگر کی قابلیت میں کم از کم پندرہ فیصدی کمی ہوجاتی ہے ہندوستان میں ابھی اس کا اندازہ کیا جا سکا ہے کہ مسکرات کے استعمال کی عادت ترک کرنے سے افلاس اور جرائم پر کیا اثر پڑتا ہے۔ مگر یہ کہا جاتا ہے کہ حال میں ضلع سیلم علاقہ مدراس میں نشہ کے استعمال کو سختی سے منع کرنے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ادنی طبقوں کے لوگوں میں مفلسی اور خانہ جنگی اور پریشان حالی کے بجائے چین، خوشحالی اور آسودگی علانیہ نظر آرہی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایسے جرائم میں جو در اصل نشہ کی وجہ سے سرزد ہوتے تھے پانچ فیصدی کمی ہوگئی ہے۔ انگلستان میں اندازہ کیا گیا۔ تقریباً

بیس سال کی کوشش سے ایسے فوجداری مقدمات کی تعداد کم ہو کر ۱/۴ حصہ رہ گئی۔ ہمارا ملک غربت سے گھرا ہوا ہے جز معاش والوں کی آمدنی اتنی بھی نہیں ہوتی کہ وہ اور ان کے بال بچے پیٹ بھر کے کھا سکیں اور تن کو ڈھانپ سکیں اس کے وجوہ مختلف ہیں مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر وہ پیسہ جو نشہ کے استعمال پر صرف ہو جاتا ہے بچ جائے تو افلاس میں کچھ کمی تو ضرور ہو گی اور آئے دن گھر کا کلیش دور ہو گا۔ انگلستان میں تو دولت فراواں ہے مگر وہاں بھی ایک مصلح رائٹ انریبل دریکاونٹ سنوڈن نے یہ رائے قائم کی کہ اگر وہی رقم جو نشہ پر صرف کیجاتی ہے ضروریات زندگی کے بہم رسانی پر صرف کیجائے تو نہ صرف یہ کہ خرچہ کرنے والے کے آرام اور صحت میں اضافہ ہو گا بلکہ ایسی اشیاء کی خرید و فروحت میں اضافہ ہونے سے ذرائع معاش میں توفیہ ہو گی اور اس طرح بیروزگاری کا مسئلہ بڑی دور تک حل ہو جائے گا۔ الغرض نشہ کے استعمال سے ہر طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ امریکہ کے ڈاکٹر ہنری ایس ولیمس فرماتے ہیں "شہادت کی بنا پر میں یہ باور کرنے پر مجبور ہوں کہ اگر نشہ کا استعمال عادتاً کیا جائے خواہ مقدار کیسی ہی کم ہو اس سے کچھ نہ کچھ خطرہ ہی ہے۔ میرا یقین ہے کہ (۱) نشہ کے استعمال سے انسان کا معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ دل۔ خون کی نسیں۔ رگیں اور دماغ اچھی طرح متاثر ہو جاتے ہیں۔ (۲) بلاشک و شبہہ ہر قسم کا کام کرنے کی قوت کم ہو جاتی ہے خواہ اس کام کو تعلق جسمانی محنت سے ہو یا عقل و دماغ کے استعمال سے۔ (۳) بڑی حد تک انسان کے اخلاق میں پستی آجاتی ہے اور ذکاوت سست ہو جاتی ہے (۴) صحت اچھی رہنے اور بڑی عمر ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ (۵) آئندہ نسلوں کے لیے جو پیدا ہوں گی غیر متناہی تباہی و بربادی کا سامان جمع ہو جاتا ہے"۔

پس کسی طرح یہ دیکھا جائے نشہ نہ کرنے میں نقصان کے مقابلہ میں فائدہ ہی ہے بھائیو خود نشہ کی عادت چھوڑو اور اپنے ہمجولیوں اور ساتھیوں کو سمجھاؤ اس میں ان کا فائدہ ہے اور آپ کی سماج کی ترقی ہے۔

ایک سد بارک

زمیندار حقّہ نوشی پر کتنا روپیہ ضائع کرتے ہیں

مال حلال بود بجائے حرام رفت

یہ مثل زمیندار کے حال پر صادق آتی ہے۔ اس حقیقت سے کون بے خبر ہے کہ یہ بیچارہ جیٹھ اساڑھ کی کڑکڑاتی دھوپ میں جسم کو جھلس دینے والی لوؤں کا مقابلہ کرتا ہے۔ ساون بھادوں کے دل تلادینے والی مہاوٹ میں ہل چلاتا ہے۔ پوہ اور ماگھ کی خون منجمد کر دینے والی زمہریری ہواؤں میں رات بھر کھیتوں کو سیراب کرتا ہے لیکن اس شب و روز کی محنت شاقہ کی کمائی وہ اپنی کم علمی کی وجہ سے مقدمہ بازی، فضول رسم و رواج، توہم پرستی ادائیگی سود زیورات و نشی چیزوں کے استعمال اور تمباکو نوشی پر برباد کرتا ہے اور ان سب میں تمباکو نوشی ہی سب سے کم خرچ تعبیر کی جاتی ہے۔ اس پر اسراف کا اندازہ چودھری نور احمد صاحب ایگزیکٹو اسسٹنٹ محکمہ امداد باہمی نے چک ۱۳/۱۱ر۷ ضلع منٹگمری میں لگایا ہے، جو واقعی حیرت و تشویش کا موجب ثابت ہوگا۔ چک مذکور میں ۱۱۵ مربع جات اراضی ہیں۔ ان میں سے صرف (۶۰) زیر کاشت ہیں۔ سالانہ معاملہ (۱۲۰۰) روپے کے لگ بھگ ہے۔ بڑی اقوام گوجر، ارائیں اور مسلمان جاٹ ہیں۔ چک کی آبادی (۶۹۸) نفوس پر مشتمل ہے۔ جن میں سے (۳۹۱) مرد (معہ بچے) ہیں اور (۳۰۷) عورتیں ہیں۔ جن میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ منجملہ آبادی دیہ (۳۴۰ مرد اور ۵۰ عورتیں) ہیں جنہیں (۳۹۰) حقہ پیتے ہیں۔ گاؤں میں کل ۱۲۸ گھر آباد ہیں۔

مختلف اقسام اخراجات برائے تمباکو نوشی

نمبر شمار	خرچ کی نوعیت	تفصیل سالانہ خرچ	میزان
۱	خرچ تمباکو بحساب چھ پائی فی روز فی کس	۳۹۰ × ۶/۱۹۲ × ۳۶۰	[illegible]
۲	قیمت چلم ہر ماہ فی گھر میں تین چلمیں ٹوٹتی ہیں	۱۲۸ × ۳/۱۹۲ × ۱۲۰	[illegible]
۳	قیمت حقہ عہ جو دس سال کے لیے کافی ہے	۱۲۸ × ۲ × ۳/۲ × ۱/۱۰	[illegible]

(۴)	قیمت فی نیچہ ۲ر جو چار سال کے لیے کافی ہے	$\frac{1}{4}\times\frac{5}{16}\times 2\times 128$	للو عہ
(۵)	قیمت فی چٹہ ۶ پائی جو سال کے لیے کافی ہے	$\frac{6}{192}\times 2\times 128$	مے
(۶)	قیمت فی سرپوش ۱۰ر- ۲ سال	$\frac{1}{2}\times\frac{3}{32}\times 2\times 128$	ۓ عہ
(۷)	قیمت فی ضامن ۱ر- ۲ سال	$\frac{1}{2}\times\frac{1}{11}\times 2\times 128$	مے
(۸)	لوہے کی سیخ نیچہ صاف کرنے کیلئے - ر ۲ سال	$\frac{1}{2}\times\frac{3}{192}\times 128$	عہ
(۹)	سیخ جو نیچوں کو مضبوط رکھتی ہے ۴ر -	$\frac{4}{16}\times\frac{1}{4}\times 2\times 128$	ۓ عہ
(۱۰)	گوبر کے اپلوں کا خرچ فی گھر روزانہ - ر	$360\times\frac{3}{192}\ 128$	لگ عہ
(۱۱)	سیخ کی قیمت جو چلم میں آگ سلگانے کے کام آتی ہے فی حقہ - ر ۲ سال کے لئے	$\frac{1}{2}\times\frac{3}{192}\times 256$	عال
		میزان کل	صمہ سما سعہ / ۱۴ر

معاملہ زمین کا نصف حقہ کی نذر

مندرجۂ بالا کوائف سے ظاہر ہے کہ معاملہ زمین کی قریباً نصف رقم ہر سال حقہ کی نذر ہوتی ہے۔ اگر تمباکو نوشی بند کردی جائے تو گاؤں کا آدھا معاملہ تو اسی بچت سے ادا ہو سکتا ہے۔ اس حساب میں وقت کے ضائع ہونے کو شمار میں نہیں لایا گیا۔ اگر اس کا جائزہ بھی لیا جائے تو کم از کم دو گھنٹہ یومیہ وقت جو ہر شخص حقہ نوشی پر ضائع کرتا ہے۔ کام کرنے میں صرف کیا جائے تو اس آمدنی کے اضافے سے تمام کا تمام معاملہ زمین تمباکو نوشی چھوڑنے کی بچت سے ادا ہو سکے گا۔ موذی تمباکو اگر زمینداروں کی گاڑھے پسینہ کی کمائی اور تضیع اوقات پر اکتفا کرسکتا تو بھی مضائقہ نہ تھا لیکن مشاہدہ میں آیا ہے کہ "فنا فی الحقہ" لوگ گوناگون بیماریوں کا شکار رہوتے ہیں مختصراً حسب ذیل امراض حقہ نوشی کا نتیجہ ہیں۔

(۱) حقہ پینے والے کی قوت حافظہ بہت کم ہو جاتی ہے۔

(۲) تمباکو پینے سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔

(۳) چونکہ حقہ نوشی سے خون رقیق ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کا اثر دل پر بہت بُرا پڑتا ہے۔

(۴) حکما کا قول ہے کہ حقہ پینے والے کی عمر دوران خون کی تیزی کے باعث بہت کم ہو جاتی ہے۔

(۵) نیند کم آتی ہے جس کی وجہ سے کئی قسم کی بیماریوں کے ہو جانے کا احتمال ہے۔

(۶) تمباکو پینے سے چھوٹے بچوں کی بالیدگی رک جاتی ہے۔

(۷) بعض اطباء اس بات پر متفق الرّائے ہیں کہ حقہ پینے والی عورتیں عموماً بانجھ ہو جاتی ہیں ۔

(۸) تمباکو نوش تندرست و توانا اولاد پیدا نہیں کر سکتے ۔

(۹) حقہ نوش کا بڑھاپا کھانسنے میں ہی گزرتا ہے ۔

(۱۰) حقہ پینے سے پھیپھڑے خراب ہو جاتے ہیں جو کہ دمّہ اور تپ دق کا پیش خیمہ ہیں ۔

(۱۱) تمباکو نوشی کی بدعادت کے باعث بسا اوقات مکانوں میں آگ لگ جاتی ہے اور جس قدر مالی و جانی نقصان ہوتا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ۔

ان حالات کے ماتحت ہر ایک حقہ پینے والے بھائی سے درخواست ہے کہ وہ اس موذی عادت سے بچے رہیں ۔ دینداروں کے بہی خواہوں کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ حقہ چھوڑنے کی تلقین کرتے رہیں اور اس قبیح عادت کے نقصانات سے ہر مرد و زن کو آگاہ کریں ۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

---

(۱)

سچ کہیئے گا کیا کبھی آپ نے کسی عورت کو دیکھا ہے جو اپنے آپ کو حور نہ سمجھتی ہو ۔ یا کوئی ایسا مرد نظر پڑا ہے جو اپنے آپ کو گلرو نہ جانتا ہو ۔ خوبصورتی تو رہی ایک طرف کوئی بے وقوف سے بے وقوف شخص بھی اپنے آپ کو بے وقوف نہیں سمجھتا ۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ دنیا ایک دہوکہ ہے ۔ اگر دنیا والے اس دہوکہ کے جال میں نہ آجائیں تو سارے بدصورت خود اپنا گلا گھونٹ کر مرجاتے ۔ اور سارے بے وقوف سر پھوڑ کر ختم ہو جاتے ۔ مگر واہ رے تیری قدرت بدصورت اپنی بدصورتی پر اینٹھتے ہیں اور بے وقوف اپنی بے وقوفی پر ناز کرتے ہیں ۔ ہر اصول کا مستثنےٰ بھی ضرور ہوتا ہے اور اس اصول بالا کا بھی ایک مستثنےٰ ہے ۔ وہ کون ہے وہ میں ہوں ۔

شکل ایسی پائی ہے کہ آئینہ دیکھ کر بعض وقت میں خود اچھل پڑتا ہوں ۔ کالے رنگ میں بھی ایک بات ہوتی ہے ۔ جوانی میں کالا رنگ بھی ذرا نکھر کر سانولا ہو جاتا ہے ۔ کچھ چمک بھی آجاتی ہے ۔ مگر مجھ کو وہ رنگ ملا ہے جس پر بچپن اور جوانی کا کوئی اثر نہیں ہوا ۔ جوانی میں جب یہ حال ہے تو بڑھاپے میں کیا خاک بہتر ہوگا ۔ چہرہ پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ

کسی نے آٹے کی بھوسی خوب اچھی طرح چھڑک دی ہے ۔ لاکھ دھوتا ہوں لاکھ مانجھتا ہوں ۔ مگر جہاں لگی گئی اور بھوسی ابھری ہیزلین اسنو ملی ۔ اولیٹین ملی ۔ افغان ملی مگر جو چیز ملی اس بھوسی میں جذب ہو کر رہ گئی ۔ جوانی میں واڑھی نکلی مگر وہ چہرہ کی رنگت سے اس طرح جوڑ کھا گئی کہ یہ معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ کہاں سے شروع ہوئی اور کہاں ختم ہوئی ۔ البتہ یہ ہوا کہ چہرہ کی لمبان چوڑان نے بڑھ کر شکل کو اور بھیانک کر دیا ۔ آخر ڈاڑھی کے ساتھ موچھوں کا بھی صفایا کر دیا ۔ میری آنکھیں ایسی چندھی ناک موٹی ۔ دہانا بڑا اور دانت بہت ہی چھوٹے ہیں ۔ اس لیئے اگر کوئی قریب آ کر غور سے دیکھے تو پو پلا کہنے میں ذرا تامل نہ کرے ۔ مگر خدا بھلا کرے رنگت کی تیزی کا کہ ان جھریوں کا معلوم ہونا مشکل ہے جو دانتوں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے دہانے کے پہلو پر زاویۂ قائمہ بناتی ہیں ۔ کالے آدمیوں کے ہونٹ عموماً سرخ ہوتے ہیں مگر یہاں بجائے سرخی کے نیلاہٹ ہے ۔ اور نیلاہٹ بھی اس بلا کی دوسروں کی کالک کو مات کرتی ہے بہر حال آدمی تو ضرور ہوں مگر ایسا آدمی ہوں کہ اپنے آپ کو آدمی کہتے شرماتا ہوں ۔

اب رہی عقل تو جب خود مجھکو اپنے بے وقوف ہونے سے اقبال ہے تو دوسروں کی رائے کی کیا ضرورت رہی وہ سب سے زیادہ ذلیل انسان ہے جو خود اپنی نظر میں ذلیل ہو اور بدقسمتی سے میں انہی لوگوں میں شامل ہوں یہ دوسری بات ہے کہ قسمت میرا ساتھ دے رہی ہے ۔ بدصورت ہوں مگر قسمت نے بیوی خوبصورت دلائی ہے کہ لاکھوں میں ایک ہے ۔ مجھے دیکھ کر دل میں لاحول پڑھتی ہو تو پڑھتی ہو ظاہر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھے دنیا کا سب سے خوبصورت انسان سمجھتی ہے ۔ دو بچے بھی اللہ کی عنایت سے ہو گئے ہیں مگر انہوں نے بھی دو رنگی اختیار کی ہے ۔ ایک میرے نمونے کے ہیں اور دوسرے اپنی ماں کی شکل کے مگر لطف یہ ہے کہ کالے صاحب اپنے آپ کو چھوٹے بھائی سے زیادہ خوبصورت سمجھتے ہیں ۔ گھر کی دو رنگی نے ہمارے مزاجوں میں بھی دو رنگی پیدا کر دی ہے ۔ بیوی صاحبہ کو جب دیکھو مصلے پر بیٹھی تسبیح ہلا رہی ہیں ۔ ہم ہیں کہ نماز روزے سے گویا چڑ ہے مسلمان ضرور ہیں ۔ احکام خدا کی تعمیل کو فرض سمجھتے ہیں مگر ادائی فرض سے ہمیشہ کتراتے ہیں اب رہے بچے تو کالے صاحب دنرات پڑھتے ہیں اور گورے صاحب کبھی کتاب کھول کر نہیں دیکھتے ۔ ایک چپ ہیں تو دوسرے فسادی ۔ بیوی صاحبہ ہیں سلیقہ والی اس لیے گھر چل رہا ہے اور ہے بھی یہ کہ جب مہینہ کی پہلی تاریخ کو بلا کانٹ چھانٹ پورے چھ سو روپیے گھر میں آ جائیں تو آخر گھر کیوں نہ چلے گا ۔

آجکل کے زمانہ میں بی ۔ اے اور یم ۔ اے کو کوئی نہیں پوچھتا ۔ بیس روپیے میں بی ۔ اے ۔ اور پچیس میں یم ۔ اے بآسانی مل جاتا ہے مگر قسمت کو کیا کروں اس نے مجھ جیسے مڈل پاس بے وقوف کو اتنے بڑے درجہ پر پہنچا دیا ہے جب امیدوار میرے پاس بڑی بڑی ڈگریاں لے کر بیس روپیے کی جائداد حاصل کرنے کی کوشش میں آتے ہیں تو میرا دل لرز جاتا ہے کہ یا اللہ ایک یہ ہیں کہ پڑھ لکھ کر یہاں تک پہنچے اور ان کو بیس روپیہ کی نوکری نہیں ملتی اور ایک میں ہوں کہ باوجود اپنی بدصورتی اور بیوقوفی کے ان کی امیدوں کو خاک میں ملا رہا ہوں ۔ بہر حال میں جو کچھ

ہوں یہ ہوں۔

کفایت شعاری کو میں اچھا سمجھتا ہوں لیکن کنجوس ہرگز نہیں ہوں۔ اپنی حالت کے لحاظ سے اچھا کھاتا اور اچھا پہنتا ہوں۔ میرے دوست بھی ہیں مگر کم دوستوں کی دعوتیں کرتا بھی ہوں اور ان کی دعوتیں کھاتا بھی ہوں وہ پیتے ہیں میں نہیں پیتا۔ اس لیے نہیں کہ خدانخواستہ اس میں کسی مذہبی خیال کو دخل ہے بلکہ اس لیے کہ اول تو اس سے خرچ بڑھ جاتا ہے۔ دوسرا اس لئے کہ "کچھ طبیعت ادھر نہیں آتی" دوست تقاضہ بھی کرتے ہیں مگر میں اس بارہ میں صاف انکار کر دیتا ہوں۔ ہاں ان کی صحبتوں میں شریک ہو کر ان پینے والوں کی باتوں اور حرکتوں کا لطف اٹھاتا ہوں اور میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ پینے والوں کی صحبت سے بہتر دنیا میں کوئی بہتر صحبت نہیں بشرطیکہ پی پلا کر ان جیسا نہ بن جائے۔ منظر ہمیشہ دور سے اچھا معلوم ہوتا ہے کوہ ہمالیہ کی چوٹیاں کچھ دور ہی سے بھلی معلوم ہوتی ہیں تاج گنج کا جو لطف دروازہ میں سے ہے وہ پاس پہنچ کر گھٹ جاتا ہے۔ غرض اس طرح یاروں کی صحبتوں میں برسوں گزار دئے ہر قسم کی بیہودگیوں میں ان کا شریک رہا۔ ان کو پلائی مگر خود کبھی نہ پی۔ پھر بھی ایک دفعہ شراب میں نہا ضرور لیا۔

ہوا یہ کہ ایک دفعہ سب یاروں نے کہا کہ شامپین منگواؤ وسکی پیتے پیتے دل بیزار ہو گیا ہے۔ اسی وقت چندہ ہوا مجھے بھی بلا وجہ چندہ میں شریک ہونا پڑا۔ بارہ یا ساڑھے بارہ روپیے میں بوتل آئی۔ یعقوب نے کہا "یارو اس کا کھولنا مشکل ہے اچھلتی بہت ہے اور آجکل تو گرمیاں ہیں خدا جانے کیا رنگ لائے"۔ بڑی دیر تک بحث ہوتی رہی آخر قرار پایا کہ کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں ہم خود کھولیں گے۔ آخر تجربہ حاصل کرنا بھی تو انسان کا فرض ہے۔ الغرض بوتل پر تولیہ لپٹا گیا کہ کہیں پھٹ نہ جائے میز کے کنارے پر بوتل کو اس طرح لٹایا گیا جس طرح بکرے کو ذبح کرتے وقت لٹاتے ہیں۔ ایک صاحب گلاس لے کر سامنے کھڑے ہوئے۔ ہم نے بوتل کی کنجی لی اور ایک دفعہ "ریڈی" کہکر کنجی کو کئی چکر دے۔ اس کے بعد کچھ نہ پوچھو کہ کیا ہوا۔ بس یہ سمجھ لو کہ مہاوٹ برس گئے۔ یعقوب بوتل چھوڑ کر بھاگے۔ یاروں نے غل مچایا۔ میں سر سے پاؤں تک نہا گیا اور بوتل کو جو اٹھا کر دیکھا تو الٹنے پر بھی ایک قطرہ نہ نکلا۔ اس کے بعد اس نے اس پر الزام رکھا اس نے اس پر۔ اور آخر یہ جھک جھک اس وقت ختم ہوئی جب وسکی کی بوتل آئی اور تھوڑی تھوڑی پی کر سب کی طبیعت ذرا بحال ہوئی یعقوب کے بنگلے میں یہ واقعہ ہوا تھا اس لیے میں وہیں نہایا۔ اسی کے کپڑے پہن کر گھر آیا۔ کئی دن تک اس واقعہ پر ہنسی ہوتی رہی اور جب بھی وہ سین یاد آجاتا ہے تو بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

(جناب مولوی مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب۔

اقتباسات

مدرسوں کی عمارتیں مختلف طریق پر استعمال ہوسکتی ہیں۔ ان کے استعمال میں ایک خوبی یہ ہے کہ خاندانوں کے چھوٹے بڑے سب کے دل کو لگتی ہے حقیقت یہ ہے کہ مدرسہ معمولی شہر کے کسی دوسرے ادارے کی نسبت نہایت آسانی سے معاشری مرکز بن سکتا ہے ان عمارات کو ایسی صاف حالت میں رکھنا دشوار نہیں ہے کہ دن میں بچوں کے کام آئیں اور شام کو ان کے والدین کے۔ اکثر شہروں میں مدارس میں شام کو تقریریں ہوتی ہیں۔ یہ عام فہم قسم کی ہوتی ہیں۔ اور ان کو غیر تعلیم یافتہ اور مزدور پیشہ لوگ بھی سمجھ سکتے ہیں۔

موسیقی نہایت ہی جاذب توجہ شے ہے۔ میخانوں کے بجائے ایسے طرب خانوں کا کیوں نہ انتظام کر دیا جائے جن میں اعلیٰ درجہ کی موسیقی کا باقاعدہ طور پر انتظام ہو۔ ان طرب خانوں کو شہر کے ایسے حصوں میں قائم کیا جائے جن میں اونچے طبقوں کے لوگ رہتے ہیں بلکہ ان حصوں کے وسط میں قائم کئے جائیں جن میں غریب ترین لوگ رہتے ہیں یعنے انہیں حصوں میں جہاں پہلے میخانے تھے۔ گرجاؤں کے نوجوانوں کی ملکر گانے والی جماعتیں یا دوسرے لوگ جو گانے کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں اس کا مرکز بن سکتے ہیں۔ اور ان سے نغموں کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ دوسری موسیقی کی جماعتیں اپنے آپ کو شوق سے پیش کر سکتی ہیں جہاں عمدہ میوزیکل سوسائیٹی کا انتظام ممکن ہو اور روشن چوکی یا بینڈ کا بھی انتظام نہ ہو سکے تو ایک اعلیٰ درجہ کے فونوگراف یا باجے سے بھی کام لیا جا سکتا ہے

یہ کہا جاتا ہے کہ شادی شدہ آدمی میخانوں میں مجرد آدمیوں کی نسبت زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کیونکہ ازدواجی زندگی تو کہتے ہیں کہ انسان کو شراب سے بچاتی ہے کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام صورتوں میں اگر اپنا کام انجام دینے سے قاصر رہا ہے اس بات کو نہایت شد و مد سے بیان کر دینے کی ضرورت ہے کہ آخر کار گھر میخانے کا بہتر بدل ہونا چاہیے۔

یہ بات عموماً درست ہے کہ مرد گھر کو ایسا بنانے میں اپنا کام انجام نہیں دیتے جیسا یہ معاشری نقطۂ نظر سے ہونا چاہئے تھا اور غالباً اس بارے میں بہت کچھ کہا جا چکا ہے کہ بیویاں اپنے آپ کو اپنے گھروں کو جاذب نظر بنانے سے قاصر رہتی ہیں اور اس طرح سے اپنے غریب شوہروں کو شراب نوشی پر مجبور کرتی ہیں۔ غالباً مسئلہ کے اس خاص پہلو کا اس وقت تک کوئی تشفی بخش حل دستیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی نہ کسی طرح سے مزدور طبقہ کیلئے۔

ہوا۔روشنی کی گنجائش اور عام منظر کے اعتبار سے زیادہ بہتر مکانات مہیا کرنا ممکن نہ ہو۔اس کا تدارک بڑے درجے کے مردوں اور عورتوں کو کرنا چاہیے۔

"عمدہ حکومت" اور" اصلاحی تدابیر" کو تقریباً ہمیشہ عام انسانوں کا لگاؤ حاصل نہیں ہوتا یہ اوپر سے عائد کر دئے جاتے ہیں اور عام آدمی اس قسم کا سلوک پسند نہیں کرتا خود غرض دیر اس کو جانتا ہے اور وہ اپنا کھیل اسی کے مطابق کھیلتا ہے۔

بہترین قسم کی اصلاح وہ ہوتی ہے جس کی تحریک خود عوام سے اٹھتی ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہ ایک بڑے معاشری واقعہ کو اپنے طور پر دریافت کرتے ہیں اور ان میں اس کے متعلق جوش پیدا ہوتا ہے۔

میخانہ کے انسانی پہلو کا سمجھنا صرف میخانہ نشینوں کا کام ہے۔عوام تک پہنچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ عام جلسوں اور مباحثوں میں ان کے برابر بیٹھو ان کے معاشری مجموں میں شریک ہو ان کی دوکانوں اور ان کے گھروں پر جاؤ۔

میخانے کو ایسے تعلیمی عمل کے ذریعہ سے بے کار کر دینا جو انسانی واقعات اور روزانہ کے میل جول پر مبنی ہو ممکن ہے دیر طلب کام ہو۔مگر آخر کار یہی زیادہ یقینی اور مستقل طریقہ ہے۔تاریخ میں بڑی اصلاحی تحریکات ان شخصیتوں کے جوش و خروش کی وجہ سے کامیاب ہوتی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو ان میں منہمک کر دیا تھا۔

اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ یہ حضرات اپنے کام کے شروع کرنے سے پہلے شاذونادر ہی بڑے شمار کیے جاتے تھے لیکن ان کے عمل نے ان کے اصلی جوہر اور ان کی شخصیت کو نمایاں کر دیا۔

شراب کے کاروبار کے خلاف جنگ کرنے میں جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہر جماعت میں ایک آدمی اس بات کا ذمہ دار ہو جائے کہ لوگوں تک واقعات پہونچا دے اور یہ شخص ایسا ہونا چاہیے جو کل کام میں ایسی حرارت و قوت پیدا کر دے کہ یہ محض معمولی امر رسم بن کر نہ رہ جائے۔ایک حقیقی انسان صرف ایک انسان کی ضرورت ہے۔

بھوت کی روٹی

"یہ افسانہ روس کے مشہور افسانہ نگار ٹالسٹائی سے منشی پریم چند نے ترجمہ کیا ہے۔
کم سے کم ردو بدل کے ساتھ درج ہے"

ایک دن سویرے ایک غریب کسان گھر سے دو روٹیاں باندھکر ہل جوتنے چلا کھیت میں پہنچکر اسنے روٹی تو ایک جھاڑی تلے رکھدی اور آپ ہل چلانے لگا۔ دوپہر ہونے پر بیلوں کو چرنے چھوڑ دیا اور آکر روٹی اٹھانے لگا تو روٹی وہاں ندارد۔ اودھر دیکھا ادھر دیکھا کچھ پتہ نہیں۔ کوئی جاتا بھی دکھائی نہیں دیا پھر روٹی کس نے لی۔

حقیقت میں روٹی ایک بھوت نے اٹھائی تھی وہ جھاڑی کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا۔

کسان نے بولا کیا ہوا ایک دن روٹی نہ کھائی تو مر نہیں جاؤں گا کسی بھوکے نے ہی اٹھائی ہوگی بھگوان اس کا بھلا کرے۔ یہ کہکر کنویں پر پانی پی اس نے پھر کھیت جوتنا شروع کر دیا۔ بھوت مایوس ہوکر پھر اپنے راجہ کے پاس پہنچا اور سارا قصہ کہہ سنایا۔

بھوت کا راجہ (غصہ میں) تم احمق ہو۔ کام کرنا کیا جانو۔ اگر اہل دنیا اس طرح توکل پر زندگی بسر کرنے لگیں تو ہمارا تو بیڑا ہی ڈوب جائے گا۔ جاؤ فوراً جاکر کوئی ایسی تدبیر کرو کہ انسانوں میں توکل اور رحم کا احساس مفقود ہو جائے نہیں تو تمہیں پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔

بھوت لوٹ کر سوچنے لگا کہ کیا تدبیر کی جائے۔ سوچتے سوچتے اسے ایک نسخہ یاد آیا۔ اس نے کسان کا روپ بنایا۔ اور اس کسان کے پاس جاکر نوکر ہوگیا۔ پہلے سال تو اس نے کسان کو یہ صلاح دی کہ دلدل میں کھیتی بوئی جائے۔ خدا کی قدرت سے اس سال بارش نہ ہوئی سب لوگوں کے کھیتیاں جل گئی اس کسان کو بڑا لابھ ہوا۔ زمین بھیگی ہونے سے خوب پیداوار ہوئی۔

دوسرے سال اس نے کسان سے کہکر ایک اونچے ٹیلے پر کھیتی کرائی اتفاق سے اس سال خوب بارش ہوئی سب کھیتیاں ڈوب کر سڑ گئیں۔ اس کسان کو نقصان نہ ہوا۔

اب کسان کے پاس اتنے جو پیدا ہوے کہ کوٹھے بھر گئے۔ کرے تو کیا کرے بھوت نے جو سے شراب بنانا

سکھادیا بس پھر کیا تھا۔کسان شراب بنا بنا کر دوست احباب کے ساتھ خوب پینے لگا۔

بھوت نے اپنے راجہ کے پاس جاکر عرض کی کہ مہاراج اب چل کر دیکھیے میں نے کیا منتر چلایا ہے اب کسان کسی طرح نہیں بچ سکتا۔یہ دونوں کسان کے گھر گئے دیکھا کہ وہاں آس پاس کے کسان جمع ہیں کسان کی عورت سب کو شراب پلارہی ہے۔اتنے میں اس نے ٹھوکر کھائی اور شراب کا پیالہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔کسان (غصہ میں)۔ پھوہڑ کہیں کی کیا تو اسے ناریل کا پانی سمجھتی ہے۔

بھوت نے راجہ سے کہا یہہ وہی کسان ہے جو غریب ہونے پر بھی روٹی کی پروا نہ کرتا تھا۔کسان عورت کو جھڑک کر آپ شراب پلانے لگا اس وقت وہاں ایک سادھو بھوجن مانگنے آگیا کسان نے دھتکار کر بولا جاؤ یہاں سے کیوں اندر گھسے آتے ہو۔یہاں بھوجن کہاں کا۔

بھوت نے کہا ابھی دیکھتے جائے کیا ہوتا ہے۔

سب کسان پہلا پیالہ پی کر مست ہوگئے اور آپس میں چکنی چپڑی باتیں کرنے لگے۔

راجہ واہ بھائی بھوت کیا کہنا۔اگر یہ لوگ شراب کے متوالے ہوکر ایک دوسرے سے لومڑی کی طرح کپٹ کی باتیں کرنے لگیں گے تو ہمارا راج اٹل ہوجائے گا۔

بھوت۔مہاراج ابھی تو پہلا پیالہ ہے دوسرا پیالہ پینے دیجیے پھر آپ ان کو شیر کے جامے میں پائیں گے۔ دوسرا پیالہ پینے کی دیر تھی کہ وہ لوگ آپس میں گڑبڑ اور ہاتھا پائی کرنے لگے کسی نے کسی کی ناک کاٹ لی۔کسی نے کسی کا کان۔خود صاحب خانہ پر بے بہاؤ کی پڑی۔

راجہ واہ واہ کیا خوب۔

بھوت۔بس تیسرا پیالہ پیٹ میں گیا کہ سب کے سب سور بنے۔

کسانوں نے تیسرا پیالہ بھی پی لیا بس نظارہ ہی بدل گیا۔وہ حیوانوں کی طرح ننگے ہوکر ناچنے لگے کوئی ادھر بھاگا کوئی ادھر بھاگا کوئی کہیں گر پڑا کوئی کہیں۔کسان دوڑ کر موری میں گر پڑا اور وہاں پڑا اچھلتا رہا۔

راجہ۔بھائی بھوت تم نے تو بڑا کام کیا۔یہ منتر تو ایک ہی ہے۔میری سمجھ میں تم نے شراب بناتے وقت اس میں لومڑی۔شیر اور سور کا خون ضرور ملا دیا ہے جس سے یہ باری باری سے لومڑی۔شیر اور سور بن گئے۔

بھوت۔مہاراج یہ بات نہیں قاعدہ ہے کہ انسان کو روزانہ صرف پیٹ بھرنے کو رزق ملتا ہے۔یہ کوئی شرارت نہیں کرتا جونہی اسے زیادہ ملا کہ اس نے دھوم مچائی۔بس یہی منتر میں نے کسان پر چلایا ہے جب تک غریب تھا توکل پر زندگی گزارتا تھا میں نے اسے اتنا دیا کہ اس کی بدھی خراب ہوگئی۔شراب بنانا سیکھ کر اسنے پرمیشور کے دیے ہوئے نافع اشیا کو اپنے لطف کی خاطر شراب بنا ڈالا موقعہ آنے پر سب کچھ ظاہر ہوگیا۔اب یہ شراب کا بھگت بن کر ہمیشہ حیوان بنا رہے گا۔

جناب بی۔این۔چوبے صاحب۔بی اے ایل۔بی وکیل

مختصر روئداد انجمن

ذیل میں مجلس انتظامی انجمن منعقدۂ ۶ - ۲۹ - ۱۳ م ڈسمبر ۱۹۳۷ء کی روئداد ناظرین رسالہ کی واقفیت کے لئے درج کی جاتی ہے -

---

طے پایا کہ ان اصحاب کو جو ترک مسکرات میں دلچسپی رکھتے ہوں اس امر کی تحریری اجازت دیجائے کہ وہ پبلک کو ترک مسکرات پر مخاطب کریں اس طریقہ سے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جنہوں نے انجمن سے اجازت حاصل نہیں کی ہے وہ کسی تقریر کے مجاز نہیں ہوں گے - یہ بھی طے پایا ہے کہ چار پروپیگنڈا کرنے والوں کو معقول مشاہرہ پر چاروں صوبوں میں مقرر کیا جائے - علاوہ ازیں ایک خاص شخص پروپیگنڈہ کرنیکے لیے بلدہ میں مامور کیا جائے - علاوہ ماہانہ مشاہرہ (۳۰) کے اخراجات سفرخرچ علحدہ ایصال ہونگے جس کو کمیٹی مشخص کرے گی -
کمیٹی کے ایک رکن کی تحریک پر اس امر سے اتفاق کیا گیا کہ ہمارے پروپیگنڈہ کرنے والے سررشتہ امداد باہمی کی تنظیم دیہی کے کارکنوں سے تعاون کریں - تجویز کی گئی کہ ہرمہینہ پانچ روپیہ بد محفوظ تشہیر کے لیئے رکھے جائیں جو ریلوے بسس کے ذریعہ ہوگی -

---

طے پایا کہ پروپیگنڈہ کرنے والوں کا یہ بھی فریضہ ہوگا کہ وہ کلال خانوں اور شراب خانوں کا اچانک معائنہ کرکے کمیٹی میں اس امر کی رپورٹ کریں کہ فروخت شراب وسیندھی سے متعلق ان قواعد کی پابندی کی جارہی ہے جس کا اعادہ نظامت آبکاری کے موسومہ خط مورخہ ۲۷ ر سپٹمبر ۱۹۳۷ء میں کیا گیا ہے - کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ نو آبادی کے لئے دبیرپورہ کا انتخاب کیا جائے چنانچہ اس ضمن میں مولوی مہرعلی صاحب فاضل کو لکھا گیا ہے کہ وہ اس معاملہ میں یا مداد مسٹر سی پال رکن انجمن ہذا جگہ کا انتخاب کریں -

---

کمیٹی نے تجویز کی کہ ۲ ر مارچ ۱۹۳۸ء کو ممالک محروسہ میں یوم ترک مسکرات منایا جائے جس میں انجمن کے والنٹیرز مختلف مظاہرے کریں گے - پبلک سے التماس ہے کہ وہ رضا کارانہ خدمات پیش کریں -

---

محکمۂ آبکاری سے خط و کتابت

ذیل میں ان قواعد کو درج کیا جاتا ہے جو انجمن ہذا سے محکمۂ نظامت آبکاری کو روانہ کئے گئے تھے اور اس خط کا جواب بھی جو ۲۱ ؍آبان ۱۳۴۶ف مورخہ ہے۔

(سیندھی اور شراب کے فروخت سے متعلق قواعد)

۱۔ ایسے اشخاص جن کی عمر ۱۸ سال سے اندر نہ ہو شراب اور سیندھی فروخت نہ کرسکیں گے (دفعہ ۳۹ قانون آبکاری پنجاب عمر ۱۶) لیکن اجازت یافتہ کے رشتہ دار وغیرہ نگرانی کے مجاز ہوں گے۔ اور اجازت کی رو سے قواعد کی پابندی ضروری ہوگی (دفعہ ۲۳ قانون آبکاری یوپی عمر ۱۸) (دفعہ ۲۵ قانون آبکاری بنگال عمر ۱۴) (دفعہ ۲۲ برما عمر ۱۶)۔

۱ (الف) شراب یا سیندھی جس جگہ فروخت ہو اس مقام کو پختہ ہونا چاہئے اور اس طریق سے بنایا جائے کہ اگر کسی قسم کا پانی بہہ جائے یا گرجائے تو فوری اس نالی میں گرجائے جو اس کے لیے بنائی گئی ہے۔

۲۔ شراب اور سیندھی کی دوکانوں کی جانب بیت الخلا اور پیشاب خانوں کا معقول انتظام ہونا چاہیے اور ایسے بیت الخلا و پیشاب خانے سال میں دو مرتبہ ایک پاش ہوں۔

۳۔ شراب اور سیندھی کی ہر دوکان اس قدر ستھری رکھی جائے کہ کسی قسم کا گرد و غبار نہ آسکے۔

۴۔ ہر ہفتہ فنائل وغیرہ سے جگہ صاف کی جائے۔

۵۔ ایسا شخص جو نشہ میں مخمور اور حواس باختہ ہو حلقہ میں نہ رکھا جائے بلکہ سپرد پولس کیا جائے۔

۶۔ ۱۸ سال سے کم عمر کا شخص داخل حلقہ نہ ہو۔

۷۔ پولیس ہر وقت قریب ہو تاکہ انتظام حلقہ قائم رہے خصوصاً جہاں زیادہ اجتماع ہوا کرے۔

۷۔ (ب) پولس بصورت خلاف ورزی سختی کے ساتھ پیش آرے (۸) مسلح شخص داخل حلقہ نہ ہوسکیگا۔

۹۔ اجازت یافتہ اس امر کی کامل نگرانی کرے کہ مٹی کا برتن یا کوئی اور جس سے شراب یا سیندھی استعمال کیجائے دوبارہ استعمال میں نہ لائے جائیں۔ (۱۰) حلقہ میں پانی کے نل ہونے چاہئیں اور جہاں کہیں نہیں ہیں وہاں اس قسم کی کافی سہولت پہنچائی جائے۔

۱۱۔ کوئی دوکان کسی معابد یا تعلیمی ادارے سے دو سو گز فاصلے کے اندر نہ ہوگی۔

قانون ہذا کی خلاف ورزی کی علت میں ...... سزا تجویز کی جائے گی۔

نوٹ۔ ۱۸ سال سے کم عمر اشخاص کو ترغیب کرنے اس کے متعلق قانون میں صراحت موجود ہے۔

دفتر محکمہ آبکاری سرکار عالی حیدرآباد دکن

مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۷ء
م ۲۲ آبان ۱۳۴۶ف

منجانب غلام محمود قریشی ۔ ایچ ۔ سی ۔ یس ناظم آبکاری حیدرآباد دکن۔
خدمت معتمد صاحب سنٹرل ٹمپرنس کمیٹی حیدرآباد دکن۔

سلسلہ خط آندفتر نشان (۴۲۵) مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء مسودہ قواعد مرسلہ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جن کو شرائط لائسنس میں شریک کرنے کی خواہش کیگئی ہے غالباً آپ اس واقعہ سے واقف ہونگے کہ جب سے دوکانوں کے ہراج کا طریقہ رائج کیا گیا ہے آبکاری کے لائسنس کے شرائط کم وبیش انسداد مسکرات کے اصول پر مبنی ہیں۔ باستثنا ایک یا دو شرائط کے بقیہ تمام شرائط مجوزہ ٹمپرنس کمیٹی اسکے پیشتر ہی بلدہ کی دوکانات کے لائسنس کی شرائط میں داخل کر دی گئی ہیں بطور مثال شرائط نمبر ا تا ۳ شرط چہارم کی نسبت یہ شرط وضاحت سے مندرج نہیں کیگئی ہے کہ ہر ہفتہ فینائل چھڑکا جائے یا تارکول لگایا جائے لیکن عہدہ داران آبکاری اسکی نگرانی رکھتے ہیں کہ برابر وقفہ سے فینائل ہوتا رہے۔

شرط پنجم کا مضمون خود قابل قبول نہیں ہے اس لیے کہ عہدہ داران آبکاری کے فریضہ میں یہ داخل نہیں ہے کہ کسی مخمور انسان کو پولس کے حوالہ کیا کریں۔ شرط نمبر ۶ کی نسبت یہ احکام دیدیے گئے ہیں کہ ۱۶ برس سے کم عمر والے کسی حلقہ یا دوکان میں داخل نہ ہونے پائیں۔ شرط نمبر ۷ مجوزہ سررشتہ آبکاری کے اختیار سے خارج ہے لیکن اسکے باوجود یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ہر حلقہ پر ایک آبکاری کانسٹیبل کھڑا رہے شرط (۸) کو شرائط لائسنس میں داخل کرنیکے پیشتر اس پر کافی غور کرنیکی ضرورت ہے۔ اس لیئے کہ اس میں اس قسم کے مسائل قابل غور ہوجاتے ہیں کہ اسلحہ سے کیا مراد ہے اور کس قسم کے اسلحہ شراب پینے والے کو شراب خریدنے کے وقت اپنے پاس نہ رکھنے چاہئیں ملک کے قوانین میں اسلحہ رکھنے کی ممانعت نہیں ہے اور بعض فرقہ ایسے ہیں جو چوبیس گھنٹے اسلحہ رکھتے ہیں یکم از کم بالفعل شرط (۹) کو شرائط میں داخل کرنا مشکل ہے اس لیے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ لائسنس لینے والوں کو کثیر زائد مصارف برداشت کرنے کے لیے مجبور کرنا پڑے گا واقعہ یہ ہے کہ اکثر پینے والے پی لینے کے بعد مٹکے کو لطور خود پھینک دیتے ہیں اور بہت کم برتن ایک سے زیادہ مرتبہ استعمال ہوتے ہیں۔

آپکی شرط مجوزہ نمبر (۱۰) کے مطابق پہلے سے ہی ہر حلقہ میں پانی کے نل۔ پردہ کی دیواروں کی بلندی اور پھاٹکو پل پردہ کی دیواروں اور اس میں دوسرے امور کا انتظام پیشتر ہی سے کر دیا گیا ہے جو ختم بہمن ۱۳۴۷ف تک مکمل ہوجائیں گے اور دوکانات کے قیام کے نسبت بھی آئندہ سال کے لیے وہی انتظام کر دیا گیا ہے جو آپکی تجویز نمبر (۱۰) میں ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ انسداد مسکرات کی ترقی کے لئیے جو انتظامات سررشتہ آبکاری نے کئے ہیں وہ اطمینان بخش ثابت ہوں گے اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سررشتہ آبکاری پوری طرح ٹمپرنس کمیٹی کے ساتھ تعاون کے لیے تیار رہے۔

ہندوستان کی خوشحالی میں ایک نئے باب کا اضافہ

انگول مجلس بلدیہ انگول کیطرف سے حکومت مدراس کے وزرا آنریبل گوپال ریڈی اور آنریبل رام ناتھن کے اعزاز میں ایک شاندار جلسہ ترتیب دیا گیا جس میں آنریبل گوپال ریڈی نے حاضرین کو یقین دلایا کہ حکومت مدراس مسئلہ "ترک مسکرات" کے حل کرنے میں کوشاں ہے۔ زاں بعد آنریبل رام ناتھن نے حکومت مدراس کے مساعی جمیلہ کا ذکر کرتے ہوئے قوانین قرضہ اور ترک مسکرات کا خاص طور پر ذکر کیا اور فرمایا کہ کسان جن پر عالمی خوشحالی کا انحصار رہے پہلے ہی عالمی کسادبازاری سے پٹے جا رہے ہیں اور زرعی قرضہ انہیں غریب سے غریب تر بنا رہا ہے۔ اس لیے حکومت مدراس زرعی قرضہ کے مسودہ قانون پر غور کر رہی ہے اور چونکہ اس ناگفتہ بہ حالت کی ذمہ دار مسکرات بھی ہیں حکومت نے صوبہ کے ایک وسیع قطعہ میں قطعی ترک مسکرات کو عملی طور پر جاری کر کے ہندوستان کی خوشحالی میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔

چھ اضلاع میں ترک مسکرات

۲۰ لاکھ نفوس مسکرات کا استعمال نہ کرسکیں گے

کانگریس وزارتیں عہدہ قبول کرنے کے بعد ہی سے رعایا کی بہبودی کے لیے جو کچھ کیا ہے اس کا اعادہ کرتے ہوئے آنریبل گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم صوبہ جات متحدہ نے فرمایا کہ دیگر صوبہ جات یا ریاستوں کی سرحدوں سے ملحق ہونے والے چند اضلاع کا انتخاب مسئلہ ترک مسکرات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کیا گیا ہے اور وہ یہ ہیں :- مین پوری۔ ایٹا۔ ایٹاوا۔ علی گڑھ۔ بجنور۔ سلطان پورہ۔ اور بلند شہر۔ وزیر اعظم نے یہ بھی فرمایا کہ آئندہ موازنہ میں ترک مسکرات کے مصارف کی پابجائی کے لیے گنجائش رکھی جائے گی اور اس طرح صوبہ جات متحدہ میں اگر ترک مسکرات کا عمل درآمد ہو تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ۲۰ لاکھ نفوس مسکرات کے استعمال سے باز رہیں گے۔

عوام خود مسکرات ترک کرنے آمادہ ہیں

مدراس۔ چیتور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شریمان ایل سندرراج آئنگار نے ڈسمبر کے پہلے ہفتہ میں ترپتی کالاہتی وغیرہ جیسے مقدس مقامات کا سفر کیا دوران سفر میں ترک مسکرات کی تبلیغ کرتے رہے۔ اپنے سفر کے تاثرات وہ یوں بیان کرتے ہیں کہ عوام خود مسکرات کو ترک کرنے آمادہ ہیں۔

کلکٹر ضلع سیلم کی رپورٹ

جرائم میں انتہائی کمی

مدراس۔ آنریبل ٹی۔ ایس۔ ایس۔ راجن وزیر صحت عامہ حکومت مدراس نے چنتادری پیٹھ میں ایک بڑے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کلکٹر ضلع سیلم کی رپورٹ سے جرائم میں انتہائی کمی واقع ہونا ظاہر ہے۔ نیز جس کام کو ہزاروں کی تعداد میں عہدہ داران پولیس وکلاء اور نظماء عدالت نہ کرسکے وہ صرف دو مہینوں میں ترک مسکرات کی کامیاب تحریک کے ذریعہ ممکن ہو سکا۔

حکومت مدراس کے معتمد معلومات عامہ کا بیان ۔ ضلع سلیم دنیا کا مرکز توجہ بنا ہوا ہے

ضلع سلیم میں قانون ترک مسکرات کا نفاذ عمل میں آنیکے بعد حالات معلوم کرنے حکومت مدراس کی معلومات عامہ کے معتمد نے ضلع سلیم کا تفصیلی دورہ کیا اور اپنے دورہ کے تجربات وہ یوں بیان کرتے ہیں کہ

"کرشنا گری تعلقہ کی اکثر خواتین (یعنی ان نشہ بازوں کی بیویاں جواب پرہیزگار ہوگئے ہیں) مجھ سے ملیں جب میں نے ان سے ترک مسکرات کا ذکر چھیڑا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ وہ ہم زبان ہوکر کہہ اٹھیں کہ اس قطعی ترک مسکرات کی کامیاب تحریک نے ہماری خانہ جنگی کا قلع قمع کردیا ہے۔ آج ہماری جھونپڑیوں میں اگلے سے لڑائی جھگڑے ہیں اور نہ اداسی چھائی ہے۔ ہم خوش وخرم ہیں۔"

عام طور پر ضلع سلیم نے مفسد و فتنہ انگیز خاندانوں میں امن غریب خاندانوں میں کچھ دولت اور پانی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے والوں میں یکجہتی کی جھلک پیدا کردیکھنے میں آئی اور صوبہ مدراس کے دیگر اضلاع کے باشندوں کی زبردست خواہش ہے کہ انکے ہاں بھی قطعی ترک مسکرات کا عمل درآمد ہو۔ الغرض اس انقلاب کو نہ صرف ملحقہ اضلاع اور دیگر صوبجات ہند بلکہ ساری دنیا بڑی حیرت سے دیکھ رہی ہے۔ نیز ضلع سلیم ساری دنیا کا مرکز توجہ بنا ہوا ہے۔

ضلع سلیم

ضلع سلیم جہاں آج قطعی ترک مسکرات کی آزمائش ہو رہی ہے اس کا رقبہ سات ہزار مربع میل ہے۔ اور اس ضلع میں یہاں کی مردم شمارہ ہزار ہیں صوبہ مدراس کی کل آبکاری کی آمدنی (۴۲۱) لاکھ ہے اور صرف ضلع سلیم سے تیس ۳۰ لاکھ بدآبکاری وصول ہوتے تھے جس اب حکومت دستبردار ہوگئی ہے آبکاری کی آمدنی کے لحاظ کرتے ہوئے صوبہ مدراس میں پہلا شہر خود مدراس ہے جس کی آمدنی (۳۷) لاکھ ہے دوسرا ضلع کوئمبتور ہے جہاں کی آمدنی ۳۳ لاکھ ہے اور ضلع سلیم کا درجہ تیسرا ہے حسب کے آبکاری آمدنی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

بدیسی شراب	۳۰،۰۰۰	روپیہ کلدار	دیسی شراب	۴۲۲۰۸۳	روپیہ کلدار
ڈسٹلری کے ذریعہ	۲۵۲۹	؍؍ ؍؍	شراب کے ذریعہ	۳۳۶۴۸	؍؍ ؍؍
گانجہ کے ذریعہ	۱۲۲۶۹	؍؍ ؍؍	افیون کے ذریعہ	۳۰۰۰	؍؍ ؍؍

لائسنس یافتہ سیندھی تاسنے والوں کی تعداد (۶۰۶۰) ہے۔

دیسی شراب کی دوکانیں (۴۹۶) گانجہ کی دوکانیں (۱۵)

کچے افیون کی دوکانیں (۱۰)

اس رقبہ میں جہاں ایک ہزار کی آبادی ہے دیسی شراب کی دوکانیں (۱۳)، گانجہ کی (۱۱) اور افیون کی (۴ر) ہیں۔

قواعد و ضوابط

(۱)۔ انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین' افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی' اخلاق سے متعلق ہوں گے۔ بچوں کے لیے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ فرمائیں خط و کتابت صاف ہونا چاہیے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنے رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ رہو گا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط و کتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدر آباد دکن کے نام کی جائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز چار مینار حیدر آباد دکن

جلد ۲ ۔ نمبر ۵

رجسٹرڈ سرکار آصفیہ ۱۵۱

رسالہ ترکِ مسکرات (حیدرآباد دکن)

فروردی سنہ ۱۳۴۷ف ۔ فبروری سنہ ۱۹۳۸ء

باہتمام صدر انجمن ترکِ مسکرات حیدرآباد دکن

جلد ۲　　ماہ فروردی سنہ ۱۳۴۷ف　　نمبر ۵

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آرمدو آئنگار صاحب ایم۔ بی۔ ای۔ ایڈوکیٹ

ارکان

جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر
جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او۔ بی۔ ای
جناب راجہ بہادر جسٹس بشویشور ناتھ صاحب

جناب سی سی پال او۔ بی۔ ای ڈپٹی چیف انجنیر
جناب مسٹر ریوزنڈ الف ای ساکٹ ویسلین مشن سکندرآباد
جناب نواب لسمن جنگ بہادر۔

فہرست مضامین

اقوال زرین

مختلف ممالک کے مدبرین و بہی خواہان قوم کے زرین اقوال جوان کے تمام عمر کے تجربہ کا نچوڑ ہیں :-

نشہ بازی کی عادت قوم کی کلاہ میں ایک نہایت نجس پر ہے"۔

ڈیم برڈیلے لبال ۔ ڈی ۔ بی ۔ ایل ۔ جے ۔ پی ۔

"مجھے قدامت پسند کہنے سے میں برا نہیں مانتی ۔ میری دختر زندگی بھر شراب نوشوں کی محفل میں نہیں گئی ۔ مجھے ان لوگوں پر اعتماد نہیں ہے ۔ وہ تعداد میں بہت ہیں اور ان سے لڑکیوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا ۔"

مسز لو ویس لین

"الکحل سے قوت بصارت کمزور ہوتی ہے ۔ شعور میں انتشار پیدا ہوتا ہے، قوت صحیحہ متاثر ہوتی ہے اور تکان بہت جلد عود کرتی ہے"۔

میجر ٹی ۔ پی ۔ بنگھم ہال

"الکحل صحت اور قوئ دماغی میں خلل پیدا کرتا ہے"۔

دی رائٹ انریبل دی وایکونٹ سنوڈن

کہ تجاویز زیر عمل صرف ابتدا رہیں۔ اس عظیم الشان اصلاح کی جس کی وجہ سے ملک مسکرات کے تجارت سے جو اخلاقی اور مادی ترقی میں سنگ راہ بنی ہوئی ہے۔ آزاد کیا جائیگا۔

صوبہ مدراس کی یہ خاص خوش قسمتی ہے کہ وہاں موجودہ وزیر اعظم ایک ایسا شخص ہے جس نے کامل امتناع مسکرات و پرہیز کے نظریہ سے اپنی گہری دلچسپی کا ثبوت موجودہ ذمہ دارانہ عہدہ پر فائز ہونے سے کئی روز پہلے دیا ہے۔ مخالف جماعت کے رکن کی حیثیت سے مسٹر راج گوپال چاری نے جس بات کی اشاعت کی اب برسر عہدہ ہونے پر وہ اسی پر عمل کر رہے ہیں۔ زمانۂ گذشتہ میں قانون کی گرفت قید اور ظاہری ناکامی ان کی ہمت نہ توڑ سکے جس زمانہ میں وہ ہندوستانی مجلس ترک مسکرات کے اعزازی سکریٹری رہے انھیں بہت سختیاں برداشت کرنی پڑیں۔ اور اب حکومت کے وزیر اعظم ہونے پر انھوں نے اپنے وعدہ کی تکمیل کے لئے ہمہ تن کوشش کرنے کا عزم مصمم ظاہر کر دیا ہے۔ صوبہ مدراس میں قطعی ترک مسکرات عام ہونے کے راستہ میں جو رکاوٹیں ہیں۔ ان سے وہ بے خبر نہیں ہیں۔ لیکن ان کی ابتدائی کوششوں اور زاویہ نگاہ کی وجہ سے جو ہمدردی اور تائید ان کو حاصل ہے اس کی بنا پر وہ اپنا کام استقلال سے جاری رکھینگے۔ اور مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں ان کے مویدوں اور معاونوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا۔

بمبی اور دیگر صوبہ جات میں بھی آزمائشی تجاویز پر عمل کیا جا رہا ہے۔ زمانہ گذشتہ میں بوئے ہوئے بیج اب بار آور ہو رہے ہیں بعض اصحاب جنھوں نے ایسے زمانہ میں ترک مسکرات کے لئے کوشش کی جبکہ کوئی صلہ ملنے کی توقع نہ تھی۔ اب اپنے تخیل کو عملی جامہ پہنانے کے قادر ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر گلڈر جیسے قابل ذکر وزرا راب اپنے قول کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔ اس عظیم الشان اصلاحی جد وجہد کے لئے تمام ملک ان کا مرہون منت ہے۔ ان کے نقش قدم پر دوسرے لوگ بھی چلیں گے۔ اور ہندوستان کو نشہ کی قباحت سے جو اس کی قومی ترقی میں حائل ہے آزاد کریں گے۔

عوام کی پرجوش تائید

عوام نے کامل امتناع مسکرات کے اقدام کی جو پرجوش تائید کی ہے۔ وہ بھی واضح ہے۔ مدراس میں مجلس مقننہ نے کامل بحث کے بعد باتفاق آرا ترک مسکرات کا بل منظور کیا۔ تمام حلقوں نے اس بل کے غرض و غایت سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ مسٹر راج گوپال چاری اور ان کے شریک کار کا ضلع سیلم میں جو پرجوش استقبال کیا گیا وہ بھی قابل ذکر ہے۔ اس اقدام کے معترضین کے اعتراضات میں اگر کچھ بھی حقیقت ہوتی تو شراب نوش ضرور اس اقدام کے خلاف مظاہرہ کرتے لیکن صورت حالات بالکل اس کے برعکس ثابت ہوئی ترک مسکرات کے قانون کے بانیوں نے ہر جگہ خراج تحسین حاصل کیا۔ عوام نے ان کو مصلحان معاشرت تسلیم کیلیے۔ عوام کے

علیم الشان جلوس نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ترک مسکرات کے قانون کی غرض و غایت کی توضیح و تشریح کرنے کی بہی چنداں ضرورت محسوس ہوئی۔

سینڈہی کے برتن اور اس قبیح عادت کے دوسرے لوازمات کا قلع قمع کرنا بھی مظاہرات کا ایک دلچسپ پہلو ہے۔ ترک مسکرات کا قانون نافذ ہونے کے بعد سے یعنی یکم اکتوبر سے شراب خوار طبقوں کے رجحان میں ایک نمایاں تغیر واقع ہوا ہے اور سلیم ضلع میں سینڈہی کے دوکانیں بند ہونے پر عوام کی طرف سے کوئی مخالفانہ مظاہرہ نہیں ہوا ان کا مختصر سرمایہ زیادہ منفعت بخش لوازمات کی کارکرد پر صرف ہونے لگا مفلسی کی کلفتیں کم ہوئی۔ اور احساس خودداری کو نشو و نما پانے کا بہتر موقع ملا۔ عورتوں اور بچوں نے اس تبدیلی کو بہت جلد محسوس کیا۔ مردوں کے اس بری عادت کا تلخ ثمرہ سب سے پہلے انھیں کا حصہ ہوتا ہے۔ اور اس لئے وہ اس اصلاح کو جاری رکھنے کے لئے جو خاص طور پر ان کے لئے مفید ہے۔ بہت ہی مشتاق ہوں گے سلیم کی عورتوں کیلئے وہ ڈن مسرت آمیز تھا۔ مدراس اور بمبئی میں لوگوں کے لئے دیگر اقسام کے سامان تفریح طبع فراہم کرنے کی بھی کوشش ہو رہی ہے۔ اصلاح ترک مسکرات دوسری سماجی اصلاحات کے دوش بدوش ہی جاری رہتی ہے۔ جہاں نشہ کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کی زندگانیاں تباہ ہو رہی ہوں وہاں کی اخلاقی ترقی ممکن نہیں ہے۔ نشہ کا سنگ راہ اگر ایک مرتبہ ہٹا دیا جائے تو مختلف اسمات میں ترقی کی شاہ راہیں کھل جائیں گی۔

میتھوڈسٹ ریکارڈ کے ایک حالیہ اشاعت میں ریورنڈ سی۔ ایف اینڈ روز نے حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مہاتما گاندھی نے ایک خط ان کو لکھا تھا جس میں اونہوں نے اس کا حوالہ دیا ہے کہ چھے صوبوں میں کانگریس نے جملہ افیون اور الکحل کو بند کرنے کی تجویز کی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف سے انگلستان کے ارباب چرچ کو ہماری تائید کرنے کے لئے درخواست کریں یہ امر مسلمہ ہے کہ ہندوستان میں ترک مسکرات کا اقدام دنیا کی آبادی کے لئے پر اثر گیر ہوگا۔ وائسرائے بہادر نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آئندہ مردم شماری کے وقت تک ہندوستان کی آبادی ۵۰ کروڑ سے بھی بڑہ جائے گی۔ اس میں ۹۰ فیصدی دیہاتی ہیں۔ اور دیہاتیوں میں بھی ایک کثیر تعداد ایسے نفوس کی ہے جو بڑی مشکل سے اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے غذا فراہم کرتے ہیں۔ اور اس کے باوجود شراب اور افیوں پر صرف کرنے کے طرف ان کا میلان ہر سال بڑہ رہا ہے۔ اس کی خاص وجہ ان کی روزمرہ زندگی کی تلخی اور افلاس ہے۔ مذہب نے جواب بھی دیہاتی لوگوں کے دلوں پر مستحکم قابو کئے ہوئے ہے۔ نشی اشیاء کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔ اس بارہ میں ہندو

مذہب اور مذہب اسلام دونوں کے احکام صاف طور پر واضح ہیں۔ چنانچہ ہر وہ دیہاتی جو نشہ کا استعمال کرتا ہے۔ اور افیون کھانے کا عادی ہے جانتا ہے کہ وہ ارتکاب گناہ کر رہا ہے۔ ہندو اور اسلام ان ہر دو مذاہب کے احکام مبہم نہیں بلکہ قطعی ہیں۔ اور مہاتما گاندہی انہیں احکام کی بنا پر اپنی پوری اخلاقی قوت سے دیہات کے لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ نشہ کا استعمال کرنے والے اپنے مذہب کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور یہ خلاف ورزی ایک سنگین جرم ہے۔ وہ ہندوستان کے ذی اثر کرسچین طبقہ سے امداد کے طالب ہیں۔ اور اس طبقہ نے ان سے ہمدردی ظاہر کی ہے اسی بنا پر وہ اور بھی آگے بڑھے اور مجھ سے اس بات کی خواہش کی ہیں ان کی جانب سے برطانیہ کے کل گرجوں کو ان کی تائید کرنے کے لئے درخواست کروں۔ ہندوستان ایک زرعی ملک ہے۔ یہاں کی زیادہ تر آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ اور ان دیہاتیوں میں انتہائی افلاس کی گھٹا چھائی ہوی ہے۔ اگر منشی اشیاء کی فروخت بند کر دی جاے تو وہ دیہاتی جو نشہ کے عادی نہیں ہیں خوش حال ہو جائیں گے۔ اور معمولی دیہاتی شراب خوار کو افیوں یا شراب حاصل کرنا ایک دقت طلب امر ہو جائے گا۔

انہی وجوہات کی بنا پر ایک مرتبہ آبکاری کے آمدنی کا ایثار کرنے کا فیصلہ کیا جائے تو شراب اور سیندہی کی دوکانیں بند کرنے کا مسئلہ اتنا مشکل نہیں رہے گا۔ جیسا کہ وہ نظر اول میں معلوم ہوتا ہے۔ مگر گاندہی یہ بھی جانتے ہیں کہ روئے زمین کی کایا پلٹ کرنے والی اس عظیم الشان اصلاح کیلئے ہر نیک مرد اور عورت کی تائید اور دعا ضروری ہے۔ یہ ایک اخلاقی جنگ ہو گی۔ اور اس میں آخری امتحان ان تعلیم یافتہ لوگوں کا ہو گا جو اس قبیح عادت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اگر وہ حقیقی ایثار کا ثبوت دیں اور اپنے غریب بھائیوں کے خاطر نشہ کا استعمال ترک کریں جس کی ہندوستان کے افلاس کو مٹانے کے لئے سخت ضرورت ہے تو ترک مسکرات کا اقدام کامیاب ثابت ہو گا۔

نواب مرزا یار جنگ بہادر

صدر نشین کا خط

{جناب اڈنا بی کیسلر نے ایک خط انڈین ٹمپرنس نیوز کو بھیجا ہے جس کا خلاصہ ذیل
میں درج ہے}

گذشتہ مہینہ میں جب میں بمبئی واپس آئی تو صدر صاحبہ کی علالت کی خبر سن کر میں بے قرار ہوی۔ تاہم آج ہمیں یہ اطلاع دینے میں مسرت ہوتی ہے کہ دواخانہ سے آئی ہوی تازہ خبر تسکین دہ ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ معزز صدر صاحبہ جلد از جلد شفایاب ہو جائیں۔ صدر محترمہ نے اپنی غیر موجودگی کے زمانہ میں اپنے فرائض منصبی کی نگرانی میرے ذمہ کر دی ہے۔ میں امریکہ سے اس ملک کے
کی خواتین کا ہدیہ خلوص لائی ہوں۔ ہماری انجمن ہندوستان میں جو کچھ کام کر رہی ہے۔ اس سے ان کو گہری دلچسپی ہے۔ جہاز میں سوار ہونے کے ایک روز قبل میں نے دنیا کی W.C.T.V. کی صدر مسز ایلا۔ وے۔ لوے سے ملاقات کی۔ وہ ہندوستان کی تحریکات سے بدرجۂ اتم واقف ہیں انہوں نے اس عظیم ملک میں قطعی ترک مسکرات کو امتناع مسکرات کے لائحہ عمل کا ایک اہم جز بنا ہوا دیکھکر اظہار تشکر کیا ہماری انجمن کے لئے آج متعدد میدان عمل موجود ہیں عالمی امن اور اقوام کے مابین خوشگوار تعلقات سے متعلق عظیم تحریک سب سے زیادہ اہم ہے کہ ہم خواتین کی حیثیت سے موقع ملتے ہی جنگ کے خلاف اظہار رائے کرنا ہم پر لازم ہے۔ جنگ ختم ہونی چاہئے اور نیز اس کو آئندہ بین الاقوامی نزاع کی یکسوئی کے لئے بھی آلہ کار نہ بنانا چاہئے۔ دوسرا میدان عمل ہندوستان کے معرکۂ ترک مسکرات کا ہے W.C.T.V. کا ابتدا ہی سے یہی مطمح نظر رہا ہے مگر اتبک اس میدان میں ہماری انجمن تن تنہا کام کر رہی تھی۔ اب البتہ حکومت اور دوسری طاقتوں نے اس طرف توجہ مبذول کی ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم دوبارہ پورے جوش و خروش سے سرگرم عمل رہیں اور حتی الامکان حکومت کی امداد کریں تیسرا میدان عمل حفظان صحت کا ہے جس کے اصولوں پر نئے حالات کے روشنی میں عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ ہمارے معرکۂ ترک مسکرات میں فکر و سعی کی بنیاد اولین تیاری ہونی چاہئے۔ کوئی معرکہ ماہرانہ قیادت کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ذہین اور کافی معلومات رکھنے والے معلمین ترک مسکرات فراہم کئے جائیں جو جدید ترین علمی تحقیق کی روشنی میں الکحل کے متعلق معلومات بہم پہنچا سکیں۔ اس لئے ایسے معلمین تیار کرنا W.C.T.U کا موجودہ کام ہے۔ ہمارے غیر کرسچن معلمین بھی اس جہاد میں خوشی سے ہمارا ساتھ دیں گے۔ لیکن ان کے لئے یہی اولین تیاری اس قدر ضروری ہے۔ چنانچہ اس قسم کے ادارہ کی ترویج سے بہتر کوئی چیز نہیں ہوگی۔ آئندہ سال ہر علاقہ میں اس قسم کے ادارہ کا انتظام کیا جانا چاہئے۔ ایک حالیہ تصنیف موسومہ Boys and Girls learning about Alcohol ادارہ کی جماعتوں کے لئے بہترین نصابی کتاب ہو سکتی ہے۔ اس میں سلیس اور سادہ طرز بیان سے نئی معلومات پیش کئے گئے ہیں' ترک مسکرات کے گیت جنہیں مِس ہیملٹن کانٹیٹ مسز فالیٹ نے حال میں طبع کیا ہے بھی اس غرض کے لئے کار آمد اور مفید ہیں اور الکحل کے متعلق معلومات کو بہتر طریقہ پر پیش کرنے میں مزید امداد کا باعث ہو سکتی ہے۔ بعض مدارس اپنے دارالمطالعہ میں ان کتابوں کا اضافہ کر چکے ہیں۔ اپنے مستقر پر آپ بھی ان کتابوں کے پلبسٹی ایجنٹ ہو جائیں تو مناسب ہوگا۔ مسز فرگیوس جو اولین تیاری کے معرکہ میں ہماری مدد کرنے کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ آج ہمارے درمیان موجود ہیں۔ یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی ہے۔ موصوف نے امریکہ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ اور موصوفہ ہندوستان میں بروقت موجود ہیں۔ مسز مایا داس اپنے حالیہ دورہ میں ان طریق کے متلاشی ہیں جن سے کرسچن خواتین اپنی غیر کرسچن بہنوں کے لئے کار آمد بن سکتی ہیں۔ ہماری مہربان مسز لیمم نے بہت مستعدی سے ہیڈ کوارٹر میں کام کیا ہے جس سے ہمکو انتہائی مسرت ہوتی ہے۔ اور موصوفہ ہماری عین ضرورت کے وقت ہندوستان تشریف لائی ہیں جس کے لئے ہمارے قلوب تشکر سے لبریز ہیں ہم نئے سال میں مستحکم قوت ارادی اور جوش عمل کے ساتھ قدم رکھیں گے۔

نواب مرزا یار جنگ بہادر

ترک مسکرات

از نواب سر نظامت جنگ بہادر

(۱) بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں "ترک مسکرات" کی طرف بعض اعلیٰ عہدداروں کی توجہ مبذول ہوئی ہے اور خاص تدابیر جو انشاء اللہ موثر ہوں گی عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

میرے عزیز دوست اور انجمن ہٰذا کے صدر گرامی نواب مرزا یار جنگ بہادر نے اس اہم کام کو اپنے ذمہ لیا ہے اور ہم سب ان کے شکر گذار ہیں قوم پر ان کا بڑا احسان ہے۔

(۲) وہ اصلاح عمل جس کی فکر اخلاق کی درستی کے لئے یورپ اور امریکہ کی مہذب قوموں کو اب ہو رہی ہے۔ وہ ہمارے پاس تو تیرہ سو برس پیشتر عمل میں آچکی اب جس کے لئے وہ قانونی قوت سے کام لینا چاہتے ہیں وہ ہمارے لئے قرآنی حکم سے مکمل ہو چکی۔

(۳) اگر یورپ کے ڈاکٹر آج یہ کہہ رہے ہیں کہ شراب کی مضرت اس کے فائدہ سے بڑھ کر ہے تو یہ ہمارے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تیرہ سو برس پیشتر قرآن نے ہم کو یہ معلوم کرا دیا تھا۔

(۴) یہ تو ایک مذہبی بات ہے کہ قانونی قوت کا اثر جو کچھ ہوتا ہے ظاہری عمل پر ہوتا ہے اور وہ بھی ایک حد تک برخلاف اس کے مذہبی حکم دل پر اثر ڈالتا ہے یہی وجہ ہے کہ جن ممالک میں انسداد شراب خواری کے لئے قانون نافذ کرنا پڑا وہاں وہ زیادہ موثر نہیں ہوا البتہ جہاں اخلاقی طریقوں سے انسانی خواہشات پر اثر پڑے گا وہاں کسی قدر کامیابی ہوئی۔ جہاں مذہب نے ممانعت کی ہے جیسا کہ اسلام میں ہوا ہے وہاں سب سے زیادہ کامیابی ہوئی۔

(۵) اسلام کی کتاب میں اولاً شراب کی مضرت کی طرف انسان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ اس میں فائدہ سے زیادہ نقصان ہے اس کے بعد بحالت سکر نماز پڑھنے کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ نماز پڑھنے والا جو کچھ کہتا ہے' اس کو سمجھ نہ سکے تو نماز بے کار ہے ایسی حالت جس میں عقل پر پردہ پڑا ہوا ہو یقیناً انسان کو ذلیل کرتی ہے اور ایسی حالت میں وہ نماز ادا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

کیا ہم نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ انسان نشہ کی حالت میں حیوان کے درجہ سے بھی نیچے اتر آتا ہے۔

ف۶ جب قرآن شریف میں اشارہ ہوا کہ شراب خواری "رجس من عمل الشیطان" یعنی ایسی ناپاکی ہے جو شیطان کے عمل میں سے ہے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ جتنی شراب شہر میں اس وقت موجود تھی اس کی ندی بہا دی گئی یہ واقعہ مسلمانوں کے لئے ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔

ف ذرا غور کیا جائے کہ یہ "واقعہ ہمارے میراث میں نہیں ہے اور کیا ہم اوروں کو اصلاح کے راستہ پر لانے کی حیثیت نہیں رکھتے ہر شریف آدمی کو اپنی عقل سے کام لے کر فیصلہ کرنا چاہئے کہ عمل صالح کے اس پہلے زینہ پر قدم رکھنا اس کا فرض ہے یا نہیں۔

ف یہاں یہ بھی بتا دینا بے موقع نہ ہوگا کہ تین سو برس قبل انگلستان کے ایک اعلیٰ دماغ شیکسپیر نے شراب کے اثر کی نسبت یہ لکھا تھا۔

"اے روح شراب اگر تیرا اور کوئی نام نہیں ہے تو تجھے شیطان کہنا چاہیئے" اور انسان اپنے منہ میں داخل کرتا ہے جو اس کا دماغ چرالیتا ہے۔" دیکھئے یہ یورپ کی رائے ہے۔

الکحل کے مضرات

یوں تو کسے اس امر سے انکار ہو سکتا ہے کہ شراب کا متواتر استعمال آدمی کو معیار انسانیت سے نیچے کھینچ لاتا۔ اس کی اخلاقی کیفیت کو پست کر دیتا اور اس کی سماجی دنیا کو اجاڑ دیتا ہے لیکن یہ امراض جو زیادہ تر سوسائٹی سے متعلق ہیں اس قدر اہم نہیں جتنا کہ اس کی صحت کا مسئلہ ہے۔ دیگر سکر پیدا کرنے والی اشیاء کی نسبت شراب کے بارے میں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی قلیل مقدار صحت کے لئے مفید ہے یا یہ کہ وہ آدمی میں کام کرنے کی قابلیت بڑھا دیتی اور افعال دماغی کو تیز تر کر دیتی ہے۔ چنانچہ اس دعوے کے دلائل میں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ ایک سپاہی شراب پی کر زیادہ قوت محسوس کرتا ایک مصنف زیادہ لکھ سکتا اور ایک متفکر زیادہ سوچ سکتا ہے۔ چنانچہ فوجیوں کی شراب خواری شاعروں کی بادہ پیمائی ضرب المثل ہو گئی ہے۔

ایسے خیالات کا وجود طبقہ جہلا میں تو ہو سا تمدانوں کے یہاں کوئی وزن نہیں اس لئے کہ ان کی بنیادیں ٹھوس علمی تجارب اور صحیح سائنٹیفک اصولوں پر قائم نہیں ہیں۔ اور یوں ہی مشہور ہو گئی ہیں نیز چونکہ ہر عیب کرنے والا اپنے عیبوں میں کسی نہ کسی اچھائی کا حیلہ تراش لیتا ہے اور اسے اپنی صفائی میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے ایسی غلط باتوں کا مشہور رہ جانا کوئی عجیب بات نہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ طبی نقطہ نظر سے الکحل نہ صرف انسان کے عام قوائے جسمانی کو تباہ و برباد کر دیتی ہے اس کے ذہنی قوتوں کو بھی پایاب کر دیتی ہے۔ اعضائے رئیسہ خصوصاً دماغ۔ دل جگر اور معدہ اس کے مضر اثرات کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ گو مختلف امراض غدود مثلاً Reproductive Glands اور دیگر اعضا بھی اس کی ضرور سانیوں سے بچ نہیں سکتے۔ نیز ایسی ضمنی پیچیدگیاں اور ذیلی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کا ظہور بالواسطہ یا بلا واسطہ الکحل کا استعمال ہی ہے۔ اس سلسلہ میں بہتر یہ ہوگا اعضائے انسانی پر اس کے مضر اثرات کا علٰحدہ علٰحدہ تذکرہ کیا جائے

تخرماتی زہر کیمیائی طور پر چونکہ الکحل کو پانی سے زیادہ الف ہے اس لئے وہ خلوئی آب خلیہ سے خارج کر دیتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پروٹینس بستہ ہو جاتی ہیں۔ اور خلیہ فوراً گر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیرونی طور پر الکحل کا استعمال عمل جراحی میں Antiseptic کے طور پر کیا جاتا ہے۔ جہاں وہ جراثیم کو آناً فاناً میں تباہ کر دیتی ہے چنانچہ الکحل کی اس خاصیت سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اندرونی استعمال آنت اور امعاء کے زندہ خلیوں کو بے کار کر دیتا ہے۔ اور افرازی غدود کو قبل از وقت مرجھا دیتی ہے۔

معدہ اور امعاء الکحل کے جو اثرات معدہ پر مترتب ہوتے ہیں ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(ا) معدہ کے مافیہ پر کیمیائی عمل۔

(ب) افعال میں تبدیلی۔

(ج) غشا پر اثرات۔

دیکھا گیا ہے کہ غیر ہلکائی پروٹینس اور Pepsin وغیرہ کی تیزی سے ترسیب کرتی ہے لہذا غذا کے جذب کرنے میں معدہ کو دقتیں پیش آتی ہیں۔ چنانچہ شراب اور مالٹ کے مشروب نامیاتی ترشوں کی موجودگی کی وجہ سے ہاضمہ میں مخل ہوتے ہیں۔ اسی طرح سرخ شرابیں سپید الکحلی شرابوں کی نسبت چونکہ زیادہ Tannin رکھتی ہیں۔ اس لئے بہت تیزی سے Proteins کی ترسیب کر دیتی

ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ غذا جذب نہیں کر سکتا۔

اس کے علاوہ الکحل کی متواتر اور اکثر خوراکیں غشاؤں میں خراش پیدا کرتی۔ غشائی افراز میں از دیاد اور ہضمی افرازمیں کمی کرتی ہیں۔ چنانچہ اگر یہ سلسلہ عرصہ تک جاری رہے تو کہنہ الکحلیت معدہ کے جرابوں کی خرابی اور سوء ہضمی جیسے نتائج پیدا ہو جاتے ہیں۔

برانڈی یا وہسکی کی متوسط خوراک بھی معدہ میں پہنچنے کے بعد قلب کی حرکت کو تیز کر دیتی ہے۔

جس کے ساتھ خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے نبض تیز ہو جاتی اور تنفس عمل زیادہ ہو جاتا ہے

جگر

معدہ میں جذب ہونے کے بعد الکحل جگر میں داخل ہوتی ہے تو اس کا اثر بالراست جگر کے خلیوں پر ہوتا ہے جنھیں وہ متورم کر دیتی ہے ایسی صورت میں شراب کا استعمال بند کر دیا جائے تو یہ کیفیت چند دنوں کے آرام سے دور ہو جاتی ہے لیکن اگر اس کی مزید مقدار داخل بدن کی جائے تو پھر جگر کا یہ ورم مستقل ہو جاتا ہے جس حالت میں پیچیدہ امراض جگر رو نما ہو جاتے ہیں۔ (　　)

دوران خون

الکحل کے جذب ہونے کے بعد عموماً جلد کی شریانیں پھیل جاتی ہیں لیکن منطقے سکڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے خون کے دباؤ میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ اول اول قلب کے معمولی اعصاب متاثر نہیں ہوتے لیکن آخر کار وہ بھی ضعیف ہو جاتے ہیں جس سے حرکت قلب میں زیادتی تنفس میں تیزی اور کم وبیش دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ جس سے اختلاج ضعف اعصاب دل وغیرہ مہلک بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

عصبی نظام

بظاہر اعصاب پر الکحل کا اثر ایک طاقتور ہیج کا سا ہے جس کے نتیجہ کے طور پر نیند کا ظہور رہے قلیل مقدار میں وہ مفرح اور مسکن ہے اسباب تصور دور رس احساسات تیز اور ادراک روشن تر ہو جاتا ہے جو سب کے سب دماغ کے اعلیٰ افعال ہیں۔ علاوہ ازیں جو اس نز یار دہ حاس جسمانی عاملیت زیادہ چست اور بھوک کسیقدر تیز ہو جاتی ہے لیکن اگر خوراکیں بڑھا دی جائیں تو کہنہ الکحلی زہر کے اثرات رو نما ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ کے طور پر آدمی اپنا ذہنی توازن کھو دیتا ہے۔ وہ بغیر کسی حجاب کے بکواس کرتا ہنستا چلاتا اور روتا ہے۔ اور انواع واقسام کے بیہودہ حرکات کرتا ہے۔ گر رفتہ رفتہ ان حرکات سے بھی ان کا قابو اٹھ جاتا ہے۔ چنانچہ آخر آخر میں اسکی زبان موٹی ہو جاتی ہے۔ اور وہ بات تک نہیں کر سکتا۔

یوم ترک مسکرات کا خیال

ایک خبر ہے کہ

صدر انجمن ترک مسکرات عابد شاپ من نواب مرزا یار جنگ بہادر نے واعظین سرکار سے ملاقات فرمائی۔ یوم ترک مسکرات کو کامیاب بنانے کی جانب توجہ دلائی۔ آبادی بلدہ و بیرون بلدہ کو ۱۹ حلقوں میں تقسیم کیا گیا یوم ترک مسکرات میں ان مقامات مقررہ پر تقاریر کا انتظام بھی ہوا ہے۔

یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ یوم کس روز منایا جائے گا۔ مگر بلا تامل ہم یہ کہیں گے کہ یہ خیال اچھا ہے۔ نشہ کی عادت اقوام کو کہیں کا نہیں رکھتی۔ اول تو ڈاکٹروں یا طبیبوں کو بھی اس میں نوع انسانی کے لئے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ اور اگر اس ممتاز گروہ میں چند ایک ایسے ہیں بھی جو اس کے استعمال میں کچھ فائدے پاتے ہیں تو ان کی بھی یہ رائے ہے کہ اس میں حد درجہ اعتدال ہونا چاہیئے۔ ورنہ یہ مضر ہوجاتا ہے۔ اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ یہ اعتدال قائم نہیں رہ سکتا۔ نشہ کا اثر اعضائے رئیسہ اور اعصاب پر پڑتا ہے اور ان کی صلاحیت کو گھٹانے لگتا ہے نشہ نام ہی ہے۔ ان تمام اعصاب اور دماغ کے مغلوب ہوجانے کا جو محسوسات کے دماغ تک منتقل کرنے اور منتقلہ محسوسات کو شناخت کرنے کا آلہ ہیں مغلوب ہوتے ہوتے انکی حقیقی قوت گھٹنے لگتی ہے۔ اور ادھر معدہ اور جگر بھی خراب ہونے لگتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس مقدار میں پہلے نشہ ہوا کرتا تھا کچھ دنوں کے بعد نہیں ہوتا اور ضرورت ہوتی کہ اس کو بڑھایا جائے۔ اور اسی طرح بڑھتے بڑھتے یہ مقدار اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ڈاکٹروں کی حدود قائم نہیں رہتیں۔ انسان کے قویٰ مضمحل ہوجاتے ہیں وہ قبل از وقت ضعیف ہوجاتا ہے اس میں عمل کی صلاحیتیں گھٹنے اور پھر رخصت ہونے لگتی ہیں۔ اور اس کی علمی اور جسمانی دونوں قسم کی زندگیاں جلد ختم ہوجاتی ہیں۔ وہ جب تک زندہ رہتا ہے جب بھی مردہ ہوتا ہے۔ اور قبل از وقت موت تو اس کے اس مردہ وجود کو خاک میں ملا کر دم لیتی ہے۔ ایسا انسان نہ اپنے قابل ہوتا ہے نہ اپنے خاندان کے اور نہ قوم کے اور جس قوم میں ایسے انسانوں کی کثرت ہو اس کو مردہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

ہمارے پاس ہماری بدقسمتی سے نشہ بازی شراب وسیندھی نوشی کی بڑی کثرت ہے ہماری شہری اور دیہی دونوں قسم کی آبادیاں اس بری عادت میں مبتلا ہیں اور ہمارے وجود کو عدم بنائے ہوئے ہیں۔ ہمارے اندر امراض کی کثرت ہماری ذہنی خرابی اور ہماری بے عملی ان سب کی بڑی حد تک ضامن ہماری نشہ بازی ہی ہے۔ جب تک ہم اس سے اجتناب نہیں کریں گے حقیقی معنوں میں کوئی قومی زندگی حاصل نہیں کرسکیں گے۔

ہمارا ہمسایہ ہندی صوبہ مدراس حکماً ترک مسکرات کی طرف تجربتہً قدم بڑھا چکا ہے اور محسوس کر رہا ہے کہ اس کا تجربہ کامیاب ہو رہا ہے۔ اس کے بعد ہی صوبۂ بہار اور اب صوبہ بنگال نے بھی اپنا رخ اسی جانب کر دیا ہے۔ صوبہ ہائے مدراس و بہار اور صوبۂ بنگال کی حکومتوں میں فرق ہے۔ وہاں کانگریسی حکومتیں قائم ہیں اور یہاں پرجا پارٹی کی غیر کانگریسی حکومت با ایں ہمہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسکرات کے بارے میں ان دونوں قسم کی حکومتوں کی روش ایک ہی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں ترقی کے قدم اٹھائے جا رہے ہیں ہر اوس حکومت کو جو فی الحقیقت عوام کی ترقی و فلاح کی دل سے متمنی ہے۔ نشہ اور اشیاء میش رفت میں مائل دکھائی دے رہی ہیں۔

ہمارے ہاں حکومت نے ابھی تک کوئی حکم امتناع مسکرات تو جاری نہیں کیا ہے تاہم صدر المہام امور مذہبی اور واعظین سرکاری اور اکثر دیگر عہدہ داران سرکاری کی اس تحریک میں شرکت بلکہ اکی سرپرستی صاف دکھاتی ہے کہ سرکاری ہمدردیاں ترک مسکرات کے ساتھ ہیں۔ اور ہماری حکومت بھی بدل یہی چاہتی ہے کہ رعایائے دولت آصفی دشمن عقل و ایمان اور قاتل جسم و جان کی زد سے بچکر نکل جائے۔ اور اپنے کرنے کے کام کرے۔ وہ کام جو اس کو موجودہ حقیقی نکبت سے نکال کر بلند تر اقبال پر پہونچا سکتے ہوں۔ پس ہمیں چاہئے کہ اس کی اس کوششوں کو کامیاب بناتے میں دل سے اس کا ہاتھ بٹائیں اور حکومت کو امتناع مسکرات کا قانون نافذ کرنے پر آمادہ کرکے اغیار کو یہ کہنے کا موقع نہ دیں کہ ہم میں اس منہ سے لگے ہوئے کافر کو بہ ثبات عقل و ہوش ترک کرنے کی سکت ہی نہ رہی تھی۔

اقتباسات

معمولی قوت والے انسان میں جانوروں کے ایسے جذبات ہوتے ہیں اور اخلاق درست کرنے کے لئے اس کی روک تھام اور تربیت ضروری ہے نفس کشی سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان اندرونی قوتوں کو جن کے متحرک ہونے سے انسان زندہ کہا جا سکتا ہے۔ قاعدہ سے لگایا جائے۔ اس کی ضرورت ہے کہ سب سے پہلے صحیح طرز کا نصب العین قائم کیا جائے اور تب ان اندرونی جذبات کو اس کے مطابق کیا جائے۔ ان تمام قوتوں میں جن سے زندگی ظاہر ہوتی ہے اولاد پیدا کرنے کی خواہش سب سے زیادہ زور رکھتی ہے اور اہم ہوتی ہے۔ جوانی کے آغاز میں یہ خواہش نمو پاتی ہے اور یہی زمانہ بڑا نازک ہوتا ہے جبکہ نفس کے ضبط کی شدید ضرورت ہوتی ہے اگر مناسب طریقہ سے راستہ پر لگایا جائے تو ان فطری قوتوں سے زندگی میں نفیس ترین اور اعلیٰ نتائج حاصل ہوتے ہیں لیکن ان کا ایسا بُرا استعمال بھی ہو سکتا ہے کہ بدترین نتائج پیدا ہوں۔ الکحل یعنے شراب کے استعمال کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ روک تھام کی قوت کے اعلیٰ مرکز میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ جذبات کا اظہار بغیر کسی روک ٹوک کے ہو جاتا ہے تھوڑی مقدار میں نشہ کے استعمال کی پہلی منزل پر جبھی جذبات کو آزادی سے نکلنے کا موقع دیا جاتا ہے بڑے خطرات ہوتے ہیں جن کا گمان ہی نہیں ہو سکتا اغلب ہے کہ امریکہ اور یورپ میں پہلا جام شراب ہی ہزاروں بدکار عورتوں کی بدعصمتی کے عادت کا سبب ہوا۔ لندن کے رائل فری ہاسپٹل کی ایک مشہور لیڈی ڈاکٹر کا قول ہے کہ اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ کثیر التعداد بدکار عورتوں میں سے بڑی تعداد کی ایسی بری زندگی خواہ اس وجہ سے ہوئی کہ نشہ کے عادی نہیں یا اپنی افلاس کی وجہ سے ان کو نشہ باز ہونا پڑا بلیک ول جزیرہ کے ڈاکٹر سنگر' کا یہ تجربہ ہے کہ دو ہزار بدکار عورتوں میں ۲۸٫۵ فیصدی عورتیں ایسی پائی گئیں جو نشہ کی عادی تھیں ۴۶٫۵ فیصدی کی مائیں نشہ باز تھیں اور ۶۱٫۵ کے باپ نشہ کرنے والے تھے۔

× × × × × × ×

یہ سب جانتے ہیں کہ جہاں شراب فروخت ہوتی ہے اور زیادہ استعمال ہوتی ہے وہیں خفیف و سنگین جرائم کثرت سے ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ سارے جہان میں شراب کے فروخت کو کم کرنے یا ضابطے

کے اندر رلانسکی قوانین اسی تجربہ پر مبنی ہیں کہ نشہ کے لئے شراب پینے سے فطرتاً ہنگامہ برپا ہوتا ہے اور جرائم کا ارتکاب ہوتا ہے۔ جہاں الکحل کا استعمال ممنوع ہوتا ہے جرائم میں گرفتاریاں کم ہوجاتی ہیں یہ بات خاص طور سے سن فرانسسکو (SON FRANSISCO) کے ہولناک زلزلہ کے وقت دیکھی گئی۔ شہر کے MAYOR نے حکم نافذ کردیا تھا کہ کوئی منشی عرق نہ خرید سکتا ہے نہ بیچ سکتا ہے نہ لے سکتا ہے اور نہ دے سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بستی میں ہزاروں انسان بے گھر ہوگئے تھے اور ہزاروں انسان باہر سے آتے جاتے تھے۔ ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء سے ۴ جولائی ۱۹۰۶ء تک گرفتاریاں روزانہ صرف دو سے چھ تک ہوئیں۔ اگرچہ ہزاروں باشندوں کے گھر ویران ہوجانے اور ہزاروں غیر لوگوں کی آمدورفت رہنے کی وجہ سے بڑی گڑبڑ ہوگئی تھی انتظام اطمینان بخش رہا اور جمعیت پولس کا بیان ہے کہ ان کو کچھ نہ کرنا پڑا۔ مگر ۴ جولائی کو جوں ہی پہلی مرتبہ شراب خانہ کھلا مجسٹریٹ کے روبرو ۴۰ ملزمین پیش کئے گئے اس کی ضرورت ہوگئی کہ ان عورتوں اور بچوں کی حفاظت کے لئے جو بے گھر و سامان ہوگئے تھے زائد پولس متعین کی جائے اور کیمپوں میں جہاں بے گھرے ٹھرے تھے زائد گارڈ متعین کئے گئے۔

× × × × ×

مدرسوں میں ایسے بچوں کی تعلیم میں دشواری بڑھ جاتی ہے جن کے والدین شراب پیتے ہوں ایسے بچوں کے دماغ غیر معمولی طور سے دیر سے تربیت پاتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا تو پتہ چلا کہ ایسے والدین کے بچوں کو جو شراب نہیں پیتے تھے ½ ۴۲ فیصدی ۸ ماہ کی عمر میں دانت نکل آئے اور ایسے بچوں کو جن کے والدین ایک گلاس بیر سے زیادہ روزانہ پیتے تھے ۷۵ فیصدی اسی عمر میں دانت نکلے۔

× × × × × × ×

انڈیانہ میں ایک چرچ کے جلسے میں ایک استاد نے اپنا تجربہ اس طرح بیان کیا کہ جب تک شراب خانے کھلے رہے بچے مدرسے بھوکے آتے تھے۔ اور جب تک ان کو کھانا نہ ملا وہ کام نہ کرسکے۔ ایسے چھوٹے چھوٹے بچے چھ آٹھ سال کی عمر کے پائے گئے جن کو ایک دو دن سے کھانا نہیں ملا تھا سخت سردی کے ان کو اندر گرم کپڑا پہننے کو نہ تھا۔ جوتے نہ تھے۔ انگلیاں اور انگوٹھے اس طرح سکڑ گئے تھے کہ علاج کی ضرورت تھی۔ ان کے چہروں کا رنگ مار کھا کر اڑ گیا تھا۔ یہ سب اس لیے کہ اُن کے باپ پینے والے تھے یا بعض اوقات اس لئے کہ ان کی ماں پیتی تھیں۔ شراب خانہ بند ہوجانے کے بعد سے ایک بچے نے بھی بھوکے رہنے کی شکایت نہیں کی۔ بچوں کے جسم پر کپڑے کافی رہنے لگے۔ کتابیں وہ خرید لیتے ہیں۔ اور حاضری پابندی سے ہونے لگی۔ اُن کے رنگ ڈھنگ میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوگئی۔ پہلے کی طرح مار پڑنے کے خوف سے دبکر رہنے کی

عادت کے بجائے انھیں وہ ہمت پیدا ہوگی جو خودداری کے خیال سے ہوتی ہے۔

× × × × × × ×

NORTH EASTERN (امریکہ) میں جبکہ شراب خانہ بند ہوگئے تھے۔ پھاوڑے بنانے کے کارخانہ میں تین سو پچھتر کاریگر اس سے زیادہ کام تیار کرتے تھے جو بعد کو سیلون کی اجازت ملنے پر چار سو کاریگر کرسکے از۔ (LIQUOR PROBLEM By RICHARDSON

× × × × × × × ×

متعدد انسانوں میں ٹھیک سوچنے کی عادت اور قوت ارادی کی کمی سے طوائف اور دوسرے بہکانے والے اکثر فائدہ اٹھاتے ہیں ڈاکٹر ROSENFEILD قصہ بیان کرتے ہیں کہ بین الاقوامی طبی کانگریس کے موقع پر جو ۱۸۹۰ء میں بمقام ریاست برلن میں منعقد ہوئی تھی۔ چار ہزار اشخاص نے انگور کی شراب کی پندرہ ہزار بوتلیں اور جو کی شراب کی پانچسو بوتلیں اور برانڈی کے تین سو بوتلیں استعمال کیں ملا تعس کے باہر طوائف کا ہجوم رہتا تھا۔ جن کو مخمور مہمانوں میں باسانی مالدار شکار مل جاتے تھے۔

عورتوں کے مقابلے میں مرد تمباکو نوشی اور منشیات کے استعمال کے زیادہ عادی ہوتے ہیں اس کی وجہ سے مردوں میں میٹھا کھانے کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔ اکثر تمباکو اور الکحل نہ ملنے پر میٹھا کھانے لگتے ہیں یہ سب جانتے ہیں کہ شکر تازگی پیدا کرتی ہے اور طاقت لاتی ہے از۔ WEALTH & WELFARE

شرابی

از جناب مولوی فرحت اللہ بیگ صاحب (سلسلہ گزشتہ)

ناصر کا آنا میری حالت میں ایک انقلاب کا باعث ہوا۔ ناصر میرا دوست تھا اور دوست بھی کیسا کہ بچپن کا دوست۔ ملازمت کے چکر نے برسوں جدا رکھا۔ آخر وہ ہمارے شہر میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہوکر آیا۔ اس کی گفتگو میں جادو تھا۔ اس کی شکل میں جادو تھا اور سب سے زیادہ اس کے خلاق میں جادو تھا آتے ہی مجھ سے ملا۔ میں نے اپنے دوستوں سے اس کا تعارف کرایا اور چند ہی روز میں وہ ایسا گھل مل گیا گویا برسوں کا دوست تھا۔ پیتا تھا اور بہت پیتا تھا۔ مگر ضبط اس بلا کا تھا کہ کیا ممکن ہے جو بہک جائے اس کو بڑا تعجب تھا کہ میرے سب دوست پیتے ہیں اور میں نہیں پیتا۔ میری عدم موجودگی میں اس نے سب سے پوچھا۔ سبھوں نے کہا کہ "ہم تو بہت کہتے ہیں مگر یہ راضی نہیں ہوتے" "ناصر نے کہا" تو اس کے یہ معنی ہیں کہ

یہ حضرت ہمارا تماشا دیکھنے آتے ہیں۔ اگر ان کو نہ پلائی ہو تو میرا نام ناصر نہیں۔ سب نے کہا "وہ ظالم نہیں پیئے گا۔" ناصر نے کہا کہ "ان کو پینا ہو گا اور میں پلا کر چھوڑوں گا" اس حیث بحث میں اس نے یاروں سے سو سو روپیہ کی شرط بدلی۔ اتنے میں میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ ناصر نے مجھ سے کہا "یار۔ میں ایک بات پوچھتا ہوں۔ سچ بتانا" میں نے کہا "فرمائیے" وکہنے لگا "مجھے یہ بتاؤ کہ تم جو نہیں پیتے۔ کیا مذہبی خیال سے نہیں پیتے" میں نے کہا "نہیں" اسنے کہا "بیوی سے ڈرتے ہو" میں نے کہا "نہیں" اس نے کہا "مزوح کرتے دم نکلتا ہے" میں نے کہا "نہیں" کہنے لگا "پھر بندۂ خدا وہ کونسی چیز ہے جو تم کو پینے سے روک رہی ہے" میں نے کہا "میرا پینے کو جی نہیں چاہتا" ہنسکر کہا "واہ۔ ہوئے تمہارا جی۔ نماز پڑھنے کو تمہارا جی نہیں۔ روزے رکھنے کو تمہارا جی نہیں چاہتا۔ شراب پینے کو تمہارا جی نہیں چاہتا۔ آخر جی چاہتا ہے تو کس چیز کو چاہتا ہے۔ تو سنو یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے پیتے ہو تو ہمارے ساتھ رہو اگر نہیں پیتے تو سلام علیکم تمہارا وہ راستہ ہمارا یہ راستہ۔ ہم پی کر تمہارے سامنے بے وقوف بننا نہیں چاہتے۔ یہ آپ کے دوست ان ہی جو ابتک آپکے سامنے پی کر اپنا تماشا دکھاتے رہے۔ میں جناب دوسری طرح کا آدمی ہوں۔ یا ادھر یا اودھر۔ اب فرمائیے کیا ارشاد ہوتا ہے" میں نے کہا "میاں ناصر۔ تم کچھ آج دیوانے ہو گئے ہو۔ میں تمہارے لطف میں خلل انداز تھوڑی ہوتا ہوں۔ برابر کا چندہ دیتا ہوں۔ اگر میں خود نہیں پیتا تو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ ناصر نے کہا نہیں جناب یہ نہیں ہونے کا آپ چندہ دیجئے یا نہ دیجئے۔ مگر پینے میں ہمارے شریک رہئے ہم کوئی تمہارے پیسوں کے بھوکے ہیں" میں نے کہا "ناصر مجھے آج دق نہ کرو میں کام کرتے کرتے بہت تھک گیا ہوں" ناصر نے کہا "تو پھر آج سے بہتر پینے کا کونسا موقع ہو سکتا ہے"۔ اگر منٹ بھر میں پوری تکان نہ اتر جائے تو میرا ذمہ لاؤ جی لاؤ آج ان کی "نا" توڑ دیں۔ میں نے کہا ناصر اگر زبردستی کی تو لڑائی ہو جائے گی" کہنے لگا "ہو جانے دو میں نے تو تہیہ کر لیا ہے کہ آج تمکو پلاؤں گا نہیں تو ہمیشہ کے لئے الفط۔

مجھے ناصر کی گفتگو بہت بری معلوم ہوئی سمجھا کہ پئے ہوئے ہے نشہ اتر جائیگا تو یہ ضد بھی باقی نہیں رہے گی اس وقت یہاں سے کھسک جانا ہی بہتر ہے یہ سوچ کر میں گھر چلا آیا۔ دوسرے دن پھر شام کو یاروں کا مجمع ہوا۔ میں بھی پہونچا۔ مگر اس دن بھی ناصر نے اپنی وہی ضد شروع کی دوسرے دوستوں نے اس کا ساتھ دیا۔ اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ سبھوں نے کہا یا تو پیو یا چلے جاؤ اور اگر تم نہیں جاتے تو ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں۔" ان کی یہ حالت دیکھکر میں نے دل میں کہا کہ لعنت بھیجو ان پر یہ مجھے ہوں گے کہ بغیر ان کے میں زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔ ایسے ہزاروں دوست مجھے مل سکتے ہیں یہ بھی اچھی

ہوی کہ بیوی تو رہو نہیں تو نکل جاؤ میں نے بگڑ کر کہا کہ یوں ہی سہی تو یوں ہی سہی ہمیشہ کے لئے رخصت اب بلاؤ گے بھی تو نہیں آؤں گا۔ یہ کہہ میں وہاں سے چلا آیا ہے۔

کسی نے سچ کہا ہے آپ بھلے اپنا گھر بھلا اگر آدمی اپنے گھر کو اپنی دنیا بنالے تو پھر مرتے دم تک کسی مصیبت میں نہ پھنسے نہ کسی کی غیبت ہو نہ کسی کی برائی ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ٹنٹا میں نے اس اصول پر عمل کرنا شروع کیا بیوی نے جو میرا رنگ دیکھا کہ دفتر سے آکر جو گھر میں گھستے ہیں تو پھر دوسرے ہی دن دفتر جانے کو نکلتے ہیں تو ایک دن پوچھ ہی بیٹھیں کہ کیا دوستوں سے لڑائی ہو گئی میں نے واقعہ تو بیان نہیں کیا گر اتنا ضرور کہا کہ اب صحبت کا رنگ ناصر کے آنے کی وجہ سے کچھ بدل گیا ہے۔ کہنے لگیں مجھے خود ناصر کی طبیعت کچھ اچھی نہیں معلوم ہوتی سنتی ہوں پیتے بہت ہیں۔ میں نے کہا پیتے ہی نہیں پلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہنے لگیں توبہ یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ خود شرابی ہیں تو دوسروں کو بھی شرابی بنادیں۔ تمنے اچھا کیا جو ان سے ملنا جلنا چھوڑ دیا چلو گئی گزری بات ہوئی مگر میں گھر میں ضرور رہتا تھا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کچھ کھویا کھویا سا ہوں یاروں کا لطف صحبت یاد آتا گفتگو کے مزے یاد آتے گلنے بجانے کے نقشے یاد آتے یہ یاد آتا کہ کس طرح ہم اپنی مشکلات ان سے بیان کرتے تھے اور وہ اپنے دشواریاں ہمسے کہتے تھے۔ اور کس طرح آپس کی بات چیت اور ایک دوسرے کے صلاح مشورہ سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا تھا۔ اور ہم دوسرے دن گویا بالکل تازہ دم اٹھتے تھے۔ اور اب؟ اب وہی کانڑ اٹھو بدہو نفر ہم ہیں اور بیوی ہیں ان سے بات کریں تو کیا بات کریں اور صلاح مشورہ کریں تو کیا کریں یہاں سوائے بچوں کے پڑھائی لکھائی اور گھر کے خرچ کے حساب کے اور کوئی مضمون ہی نہیں چلتا۔ آخر دس بارہ دن میں طبیعت زچ ہو گئی۔ ایک دن گھر سے کوئی رات کے آٹھ بجے نکلا کہ دیکھوں تو اب دوستوں کا کیا رنگ ہے ناصر کے مکان کے سامنے سے گذرا مگر چال ذرا دھیمی کر دی اس کا کمرہ لب سڑک ہے دیکھا کہ سب یار بیٹھے ہیں۔ گپیں اڑ رہی ہیں۔ شراب کا دور بھی چل رہا ہے۔ غرض جو ہے دنیا وما فیہا سے بے خبر ہے۔ چونکہ سڑک کی طرف ذرا اندھیرا تھا۔ اور کمرہ میں بجلی کا لیمپ جل رہا تھا اس لئے وہ تو مجھکو نہ دیکھ سکے۔ مگر میں ان کو بڑی دیر تک دیکھتا رہا۔ دل میں آیا بھی کہ چل اندر چل مگر میں نے ضبط سے کام لیا کیونکہ جانتا تھا کہ جاتے ہی وہی فرمایش ہو گی اور اگر انکار کیا تو بات بڑھ جائے گی دوسری یہ کہ جب ان سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو کر آیا ہے تو اب خود جانے میں بڑی سبکی ہے بہرحال رات کے کوئی ساڑھے نو بجے گھر آیا اور پڑ کر سو رہا۔

دیکھا جائے تو دنیا میں نہ کوئی چیز اچھی ہے۔ اور نہ بری اچھے کا اور برے کا فرق مقابلے نے پیدا کر دیا ہے۔ دو تین روز تک چپ چپ کر یاروں کی صحبت دیکھنے اور گھر کی صحبت سے اس کا مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ واقعی ہمارے گھر کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔ رہ رہ کر یہی شعر زبان پر آتا ہے۔ ؎

میرے دل کی کلی کھلی ہی نہیں زندگی میری زندگی ہی نہیں

جب تک یاروں میں بیٹھکر دل نہ بہلایا جائے اس وقت تک دل کیا بشاش ہو سکتا ہے یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ سارے دن سخت مشقت کرکے آئے اور شام کو جانوروں کی طرح گھر میں باندھ دئے گئے۔ یہ خیال دل میں آتا تھا کہ جو تھوڑا بہت لطف گھر میں بیٹھکر بیوی کے ساتھ باتیں کرنے میں ملتا تھا وہ بھی جاتا رہا اور گھر میں ایک ایک منٹ گذرنا مشکل ہو گیا۔ آخر اس کا نتیجہ کیا ہوا بس یہی ہوا کہ ایک دن شرمندہ شکل بنائے ہم یاروں کے جلسے میں پہونچ ہی گئے۔ ہاے میرحسن نے کیا خوب کہا ہے

دل کو جاناں سے حسن سمجھا بجھا کر لائے تھے
دل ہمیں سمجھا بجھا کر سوے جاناں لے چلا

(باقی دارد)

کولمبو میں تحریک ترک مسکرات

کولمبو۔
بجائے قانون کے اخلاقی دباؤ سے قطعی ترک مسکرات کو عمل میں لانے کی تحریک بہت جلد کولمبو کے اسٹیٹ کونسل میں پیش کی جانے والی ہے۔

ہفتہ ترک مسکرات

کولمبو۔
South Indian United Church
منجانب سوتھ انڈین یونائیٹڈ چرچ بمقام ناردرن پن سولا، ہفتہ ترک مسکرات، آب و تاب سے منایا گیا۔

انجمن ترک مسکرات کے قیام کی تحریک

ڈورنگل:۔

حال میں ڈیوسی سن کونسل کا اجلاس بمقام دورنگل منعقد ہوا جس کے منظور شدہ ایک قرارداد میں قانون ۱۹۳۷ء کو عمل میں لانے پر حکومت مدراس کی ستائش کی گئی۔ اور حکومت کو یقین دلایا گیا کہ ترک مسکراتی اقدام میں "ڈیوسی سن کونسل حکومت کی امداد کے لئے ہمیشہ تیار رہے۔

ایک اور قرارداد بھی منظور کیگئی جو ذیل میں درج ہے۔

اضلاع میں بعجلت ممکنہ مسکرات کو ترک کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور ایسے اصلاحی کاموں میں چرچ کو چاہئے کہ ممکنہ امداد دے اور اس مقصد براری کے لیے ہر ڈیوسی سن میں ایک انجمن ترک مسکرات قائم کی جائے۔ جس میں غریب عیسائی اصحاب کو بھی شریک کیا جائے تاکہ ان انجمنوں کے ذریعہ عوام میں مسکرات کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاسکے۔

ہندوستان میں قطعی ترک مسکرات کی ترقی کا ذکر

مینچسٹر گارڈن میں

ہندوستان میں قطعی ترک مسکرات کے ترقی کا ذکر کرتے ہوئے "مینچسٹر گارڈین" کا نامہ نگار رقم طراز ہے کہ اب تک بہت ہی ہمت افزا نتائج حاصل کئے جاچکے ہیں اور کثیر التعداد دیہات کی وہ رعایا جو آج تک ساہوکاروں کے رحم وکرم پر زندگی بسر کرتی تھی اب ماہانہ تقریباً ۶-۷ روپیہ پس انداز کرنے پر مجبور ہیں جو اس سے پہلے کلال خانوں کے نذر کئے جاتے تھے۔ گھریلو جھگڑے اب نہیں رہے

ایک دیہی ساہوکار نے جس کا مکان کلال خانہ کے قریب تھا۔ ترک مسکرات کے متعلق یوں خیال ظاہر کیا ہے کہ گو چار فیصدی آبادی کو پہلے کی آمدنی نہیں رہی باقی ۹۶ فیصدی خوش وخرم ہیں۔ اب قرضہ مانگنے والے نہیں رہے۔ نیز کلال خانے اب مطالعہ گھروں میں تبدیل کئے جارہے ہیں۔ اور معمر اشخاص کو تعلیم دلوانے کا انتظام کرنے کے لئے عہدہ داران اضلاع (۲۳۰۰) مدرسین کو فراہم کر رہے ہیں۔

اچانک معائنہ

لکھنو۔

اسوشئیٹڈ پریس۔ کے ایک اضلاع سے منظر ہے کہ شاک کا معائنہ کرنے کے لئے لکھنو کے آبکاری انسپکٹر صاحب نے دیسی شراب کے مکانوں کا اچانک معائنہ فرمایا۔

ضلع نوکھالی میں قطعی ترک مسکرات

اسوسی ایٹڈ پریس۔ کی ایک خبر منظر ہے کہ حکومت بنگال یکم اپریل سے ضلع نوکھالی میں قطعی ترک مسکرات کا عمل کرنے کا ارادہ کی ہے اور سر رشتہ معلومات عامہ نے ان مصدقہ انجمنوں کو جو عوام میں ترک مسکرات کی تبلیغ کریں اخلاقی امداد دینے اور ان کی ہمت افزائی کرنے کی پالیسی اختیار کی ہے۔ ضلع نوکھال کے موجودہ آبکاری کی آمدنی (۳۰۶۲۲۶) اور اخراجات (۸۲۳۲۸) ہے۔ دیسی شراب کی دوکانیں چار ہیں۔ ضلع بھر میں تاری یا پچوائی کی ایک دوکان بھی نہیں ہے۔ بدیسی شراب کی دوکان صرف ایک ہے (سوائے ریلوے اسٹیشنوں پر کے ریفرش منٹ روم کے جو غالباً اس سے متاثر نہ ہوں گے)۔

افیوں کی دکانیں ۱۵ ہیں۔ اور گانجہ کی دوکانوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے مگر بھنگ کی تو صرف تین ہی دوکانیں ہیں۔ اس طرح آبکاری آمدنی ذریعہ دیسی شراب (۲۹۶۸) اور لیسنس فیس (۴۶۷) روپیہ ہے۔

ایک کانفرنس کی قرارداد

مدراس۔

پالاکوتو رجبکا کانفرنس منعقدہ ۱۱-۱-۱۹۳۷ء میں مندرجہ ذیل قرارداد متعلقہ ترک مسکرات بہ اتفاق آرا منظور کی گئی۔ یہ کانفرنس حکومت سے مستدعی ہے کہ۔

وہ قانون ترک مسکرات جو ضلع سیلم میں نافذ کیا گیا ہے اس ضلع میں بھی نافذ کر دیا جائے تاکہ یہاں کے ہم جیسے غریب و مزدور طبقہ کو ہر طرح ترقی کرنے اور خوش حال رہنے کا موقع ہاتھ آئے۔

قواعد وضوابط

(۱)۔انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے بچوں کے لیے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ فرمائیں خط وکتابت صاف ہونا چاہیے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنے رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ رہو گا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط وکتابت صدرنشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز چارمینار حیدرآباد دکن

جلد ۲، نمبر ۱۰ | رجسٹرڈ سرکار آصفیہ نمبر ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھوڑا کریں گے ہم

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

خورداد ۱۳۴۷ ف اپریل ۱۹۳۸ء

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

جلد ۲ ماہ خورداد ۱۳۴۷ ف نمبر ۷

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی و سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آر مدوا آنگار صاحب ایم اے بی ایل ایڈوکیٹ

ارکان

جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او بی ای

جناب راجہ بہادر جسٹس بشویشور ناتھ صاحب

جناب سی سی ہال او بی ای ڈپٹی چیف انجنیر

مسٹر ریونڈ ایف ای ساکٹ ویسلین مشین سکندرآباد

جناب نواب یسین جنگ بہادر

فہرست مضامین

ترجیع بند

عالیجناب مولوی سید ابوالحسن صاحب قیصر مددگار صدارت العالیہ سرکارعالی

سمجھو کہ نشہ باز کی سیرت خراب ہے | سیرت کی طرح دیکھئے صورت خراب ہے
جب دیکھئے تو چہرہ کی رنگت خراب ہے | جب پوچھئے کہیں گے طبیعت خراب ہے

سچ تو یہ ہے کہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

نشہ کسی طرح کا بھی کرنا نہ چاہیے | مدہوش ہوکے جاں سے گزرنا نہ چاہیے
دریائے معصیت میں اترنا نہ چاہیے | انساں کو اپنے ہاتھوں سے مرنا نہ چاہیے

سچ تو یہ ہیکہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

عادی نہیں جو نشہ کے وہ تندرست ہیں | نشہ نہیں جو کرتے وہ چالاک وچست ہیں
مے نوشوں کے حواس بھلا کب درست ہیں | دل ان کے پست ہیں تو دماغ انکے سست ہیں

سچ تو یہ ہیکہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

پی کر شراب مرگئے صدہا شباب میں | زندہ بھی ہیں تو جان ہے انکی عذاب میں
دل اضطراب میں تو جگر پیچ وتاب میں | اک آگ ہے بھری ہوئی گویا شراب میں

سچ تو یہ ہیکہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

ہوتے ہیں بیوقوف عجب بادہ نوش بھی | جو روپیہ بھی دیتے ہیں کھوتے ہیں ہوش بھی
سن لو اگر ہے گوش حقیقت نیوش بھی | مے نوش کی طرح سے ہے بدمے فروش بھی

سچ تو یہ ہیکہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

ان میکشوں کی دشمن جانی یہی تو ہے　　جو چھنتی ہے لطف جوانی یہی تو ہے
بس مرگِ ناگہاں کی نشانی یہی تو ہے　　پانی میں آگ آگ میں پانی یہی تو ہے

سچ تو یہ ہیکہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

جب ہوش بھی نہ ہو تو کسی کا خیال کیا　　ہو وصل بھی نصیب تو لطف وصال کیا
جب حس نہیں تو فکر عروج و زوال کیا　　یہ حال ہے تو پوچھتے ہو اس کا حال کیا

سچ تو ہیکہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

ہر نشہ کرنے والے کی ذلت اسی سے ہے　　ہر گھر میں بال بچوں پہ آفت اسی سے ہے
دنگہ فساد کرنے کی عادت اسی سے ہے　　مردوں کی عورتوں کو شکایت اسی سے ہے

سچ تو یہ ہیکہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

بہتر یہ ہیکہ ساغر و مینا کو توڑ دیں　　بازار میں صراحیٔ مے لا کے پھوڑ دیں
تر اشک معصیت سے ہے دامن نچوڑ دیں　　اب نشہ باز نشہ کی عادت کو چھوڑ دیں

سچ تو یہ ہیکہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

کس کس طرح عذاب انہوں نے دیا نہیں　　مدہوش ہونیوالوں نے کیا کیا کیا نہیں
یہ دیکھ کر کہ رند بہت دن جیا نہیں　　قیصرؔ نے ایک قطرہ بھی ابتک پیا نہیں

سچ تو یہ ہیکہ نشہ کی عادت خراب ہے
بربادی روپیہ کی ہے صحت خراب ہے

حیدرآباد میں ترک مسکرات کی عدیم المثال پالیسی۔ سزاؤں کے بجائے ترغیب کا استعمال اور انقلاب ذہنیت کی کوشش

(از جناب مولوی عبدالرحمن خانصاحب)

گزشتہ مہینہ حیدرآباد میں یوم ترک مسکرات جس دھوم دھام سے منایا گیا اس کی کچھ تفصیل حیدرآباد کے اخبارات نے شایع کی مگر جس نادر المثال حکمت عملی سے اس اسلامی سلطنت نے ترک مسکرات کی تحریک شروع کی ہے اس کی تفصیل حیدرآباد کے باہر بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ ترک مسکرات کی تحریک کچھ حیدرآباد کیلیے مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ ساری دنیا ام الخبائث کی بیخ کنی کے درپے ہے اور ہندوستان کے مختلف صوبوں میں امتناع مے نوشی وانسداد نشہ بازی کی کوشش بڑی سرگرمی سے ہورہی ہے نشہ کا اثر انسان کی قوت جسمانی پر جیسا تباہ کن ہوتا ہے اس کا تجربہ گزشتہ جنگ عظیم میں بہت اندوہناک طریقہ پر ہوا اور برٹش گورنمنٹ نے نشہ بازی کے تباہ کن اثرات کو دیکھ کر ایک کمیٹی قائم کی جس نے بڑے بڑے ڈاکٹروں کارخانہ داروں اور ماہرین صحت جسمانی کی شہادتیں لینے کے بعد یہ رائے قائم کی کہ جسمانی اور روحانی طاقت کی حفاظت کیلیے انسداد نشہ بازی لازمی ہے چنانچہ اس وقت سے امتناع مسکرات کی تحریک شروع ہوئی جو اب قومی حکومت کے تعمیری پروگرام کا جزو لاینفک بن گئی ہے۔ چنانچہ ہمارے صوبہ میں بھی چند اضلاع مخصوص کرلیے گئے ہیں جس میں نشہ آور چیزوں کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی گئی ہے۔

حیدرآباد کی نادر المثال حکمت عملی

لیکن حضور نظام کی فراست و دانشمندی کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے کہ انہوں نے انسداد مے نوشی کی جو تدبیر سوچی ہے وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ برٹش انڈیا کی طرح حیدرآباد میں نشہ اور چیزوں کی خرید فروخت کی ممانعت نہیں نہ نشہ بازوں کے لیے کوئی سزا مقرر ہے۔ حضور نظام دیکھ چکے تھے کہ امریکہ نے نشہ بازی کی انسداد کے لیے سخت تعزیری کارروائی کی لیکن سخت سے سخت

سزائیں اور خرید فروخت کی ممانعت نشہ بازی کو روکنے میں ناکارہ ثابت ہوئیں کیونکہ جب انسان کو کسی چیز کی لت ہوجاتی ہے تو بڑی مشکل سے وہ چھوٹتی ہے ایک شاعر نے کہا ہے۔

اے ذوق دیکھ دختر رز کو نہ منہ لگا
چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

حکومت چین نے افیون نوشی کی سزا موت مقرر کی ہے مگر اس عادت قبیحا کو نہ مٹا سکی اسلیے حکومت نظام نے تعزیری کارروائی کے بجائے ترغیبی کوشش شروع کی نشہ بازی کی برائی اس طرح ذہن نشین کی جائے کہ انسان ام الخبائث کو زہر سمجھ کر اس سے دست کش ہوجائے۔

ذہنیت کو بدلنے کی کوشش

اعلیحضرت نے انسداد مے نوشی کے لیے ہمارے شہر کے نامور ایڈوکیٹ مرزا سمیع اللہ بیگ حال وزیر سررشتہ عدالت دولت آصفیہ کی ماتحتی میں ایک کمیٹی مقرر فرمائی کہ وہ نشہ بازی کی عادت قبیحا کو سلطنت آصفیہ سے مٹا دے۔ مرزا سمیع اللہ بیگ المخاطب نواب مرزا یار جنگ بہادر نے یورپ جا کر ترک مسکرات کی تحریک کو بغور دیکھا اور جانچا تھا۔ انہوں نے اعلیحضرت کے منشا کو بھی بخوبی سمجھ لیا کہ انسداد نشہ بازی کے لیے تعزیری کارروائی سے زیادہ ترغیبی کوشش کارگر ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کانگریس حکومتوں کی طرح ممانعت مے نوشی کا کوئی قانون نہ بنایا اور نشہ آور چیزوں کے خرید و فروخت کی ممانعت نہ کی بلکہ اسکے بجائے ایسی ذہنیت پیدا کرنے کی کوشش کی کہ نشہ بازی کی برائیاں خود بخود ذہن نشین ہوجائیں اور لوگ ام الخبائث سے خود بخود متنفر ہوجائیں۔ انہوں نے اس نکتہ کو سمجھ لیا کہ نوجوان طبائع پر اس اخلاقی تعلیم کا زیادہ اثر پڑ سکتا ہے اور انکی ذہنیت آسانی سے ایسی بنائی جاسکتی ہے کہ وہ نشہ بازی سے پرہیز کریں۔ بہ نسبت اس کے کہ جن لوگوں کو نشہ بازی کی لت ہے ان سے نشہ بازی کی عادت چھوڑائی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تحریک کا افتتاح یوم ترک مسکرات سے کیا۔ جبکہ مدرسہ کے طلبہ دیہات اور شہروں میں نشہ بازی کی برائی بیان کرتے پھرے۔ جلسے ہوئے جلوس نکلے اور مشاعرہ ہوئے جن میں نشہ بازی کی مذمت میں ملک کے نامی شعراء کی نظمیں پڑھی گئیں اس کا جو خوشگوار اثر ہوا اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ آج ریاست کا بچہ بچہ نشہ بازی کی مذمت کے اشعار گاتا پھرتا ہے۔

انسداد مسکرات کی نمائش

اب حکومت حیدرآباد ایک نمائش کرنے والی ہے جس میں یہ دیکھایا جائے گا کہ نشہ آور چیزوں کا

انسان کے دل و دماغ اور اعصاب پر کیا تباہ کن اثر ہوتا ہے۔ اور کس طرح چرس سیندھی یا شراب سے انسان کے دل و دماغ اور قوت تولید پر زہریلا اثر ہوتا ہے۔ اس کے لیے بڑی کوشش کیجا رہی ہے کہ دنیا کے نامور ڈاکٹروں کی تحقیقات اور انکشافات کو اس نمائش میں دکھایا جائے تاکہ ہر شخص اپنی آنکھ سے دیکھ لے کہ نشہ آور چیزوں سے انسان کی قوت جسمانی اور قوت مردمی کس طرح تباہ ہو جاتی ہے اور نسل کمزور نکلتی ہے۔ یہ ایسی موثر تدبیر ہے کہ لاکھوں انسان نشہ آور چیزوں کے زہریلے اثرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور قدرتی طور پر اس سے پرہیز کریں گے۔ ساتھ ہی ساتھ ترک مسکرات کے نام سے ایک رسالہ اردو۔ مرہٹی اور تلنگی زبان میں نکالا جاتا ہے جن میں مسکرات کے زہریلے اثرات اور نشہ بازی کی برائیاں ایسے دلنشین پیرایہ میں بیان کی جاتی ہیں کہ یہ رسالہ انقلاب ذہنیت کیلیے نہایت کارآمد ثابت ہو رہا ہے۔

برٹش انڈیا کیلیے سبق

جس سرگرمی اور مستعدی سے حیدرآباد میں ترک مسکرات کی تحریک شروع ہوئی ہے اگر برٹش انڈیا میں بھی اس اصول پر کام کیا جائے تو ہم کو یقین ہیکہ تعزیری کارروائی کے بہ نسبت وہ زیادہ مفید و کارآمد ثابت ہوگی۔ نواب مرزا یار جنگ نے اس خام خیال کا بھی ازالہ کیا ہیکہ ترک مسکرات سے گورنمنٹ کی وہ آمدنی موقوف ہو جائے گی جو اس وقت اکسائز ڈپارٹمنٹ سے ہو رہی ہے انہوں نے بتلایا ہیکہ حیدرآباد کو اس وقت ایک کروڑ اسی لاکھ کی آمدنی مسکرات کے محصول سے ہو رہی ہے اور ریاست کا پانچ کروڑ روپیہ نشہ آور چیزوں کی قیمت میں ضایع جاتا ہے اگر ترک مسکرات کی کوشش کامیاب ہوئی تو یہ پانچ کروڑ روپیہ جو مسکرات کی خرید و فروخت میں برباد ہو رہا ہے اہل ملک کے پاس محفوظ رہے گا۔ اور اس کا کچھ حصہ گورنمنٹ کسی نہ کسی صورت سے رعایا سے وصول کرے گی۔ لیکن ترک مسکرات سے رعایا کے جسمانی و دماغی طاقت کی جو اصلاح ہوگی اس کا فائدہ ایسا ہوگا کہ پانچ کروڑ روپیہ ضایع کرنے کے بجائے وہ اس کی دوگنی رقم اپنی ذہنی و جسمانی قوت سے پیدا کریں گے اور گورنمنٹ اس نئی آمدنی میں قدرتی طور پر حصہ پائے گی۔ کاش برٹش انڈیا کی صوبجاتی حکومتیں حیدرآباد کی اس انوکھی تجویز کو نظر تعمق سے دیکھیں اور اپنے یہاں بھی ترک مسکرات کی تحریک اسی طرح چلائیں جس طرح کہ حیدرآباد میں کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔ (ہمدم لکھنؤ)

ہماری تاریخ کا ایک یادگار دن

بلدہ حیدرآباد ۲ مارچ

اندہرا یووتی منڈلی۔ ملک پیٹھ (اعظم پورہ) میں منجانب اندہرا یووتی منڈلی یوم ترک مسکرات منایا گیا تقریباً ایک سو مزدور پیشہ خواتین اور پچاس بچے جلسہ میں شریک تھے۔ شریمتی سرسوتی دیوی جی۔ شریمتی مڈمیا تا یا رما جی اور شریمتی یلا پرگڈا ایستا کماری جی نے تلنگی زبان میں نشہ کے برائیوں پر تقریریں کیے۔ اور حاضرین سے التجا کی کہ کم از کم از عورتیں نشہ کا استعمال ترک کریں۔ خصوصاً خوشی والم کے موقعوں پر تقاریر کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ نتیجہ کے طور پر (۴۸) خواتین نے عہد کیا کہ وہ نشہ کا استعمال نہیں کریں گے۔ اور نہ اپنے بچوں کو پلائیں گے اقرارناموں پر دستخط کے بعد حاضرین کی تواضع چائے بسکٹ سے کی گئی۔

(گولکنڈہ پتریکا)

سری سناتن دہرم سبھا سری سناتن دہرم سبھا بیگم بازار کے زیر اہتمام راجہ پرتاب گیرجی بہادر کی کوٹھی میں ترک مسکرات پر لالہ شیو رام جی سیوک ایڈیٹر ویر بہارت اور دیگر اصحاب نے تقریریں کیں۔ حاضرین کی تعداد تقریباً (۵۰۰) تھی۔

نام پلی۔ نام پلی ہائی سکول کی زیر تعمیر عمارت کے احاطہ میں "یوم ترک مسکرات" ساڑھے تین بجے سے ۸ بجے رات تک منایا گیا۔ بوائے اسکوٹس کے جلوس اور کھیل کے بعد تقریباً ۵ بجے بصدارت مولوی محمد عبدالرحمن خاں صاحب سابق پرنسپل جامعہ عثمانیہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی سالم محمد صاحب واعظ اکنے پلی رام راؤ جی دیسکہ نے بزبان تلنگی تقریر کی اور ارشاد خسروی کی تعمیل کیلیے عوام کو توجہ دلائی گئی جو سلور جوبلی کے موقع پر شرف صدور لایا تھا۔ اس کے بعد مولوی بہاوالدین صاحب نے اردو میں تقریر کی۔ پنڈت شام راؤ جی نے رنگین تصاویر کے ذریعہ تلنگی میں دلپذیر تقریر کی۔ پنڈت ستیا نارائن جی کی نظم اور پنڈت کے سبا راؤ جی کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے تقریر کی۔ میتھوڈسٹ ہائی سکول کے طلباء نے "ترک مسکرات" کا ڈرامہ اسٹیج کیا۔ سرکار کیلیئے دعا مانگی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔

باکارم۔ طلباء لکشمی نرسمہوان اندہرا پاٹھ شالہ (زمستان پور) اور طالبات گرلز اسکول (مشیرآباد) کا ایک جلوس شام کے ۴ بجے نکلا۔ پنڈت رام راؤ جی اور پنڈت لکشمی نرسمہوان راؤ جی نے عوام کو نشہ کے برائیوں سے

سے آگاہ کیا۔

اطراف بلدہ

(گولکنڈہ پتریکا)

شرقی۔ مولوی محمد نذیر اللہ صاحب بی اے تحصیلدار تعلقہ شرقی کے زیر اہتمام جلسہ منایا گیا۔ (۴۶) اشخاص نے اقرار ناموں پر دستخط کیے۔

جنوبی۔ مستقر تحصیل پر باشندگان قصبہ شاہ آباد نے جلسہ منایا۔ مولوی سید محمد صاحب پیشکار تحصیل نے صدارت کی۔ محمد محمود علی صاحب اور شبیر حسین صاحب نے سر مہاراجہ بہادر اور نواب فصاحت جنگ بہادر کی نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ انتیا جی جوشی نے تلنگی میں تقریر کی صدر نشین کی اردو تقریر کے بعد حضرت بندگانعالی کیلیے دعا مانگی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔

شمالی۔ مواضع جلال پور اور بنڈے کاڑپلی کی رعایا نے جلسہ منایا۔ تلنگی اردو تقاریر ہوئیں جلوس نکالا گیا۔ اور لوگوں نے اقرار ناموں پر دستخط کیے۔

دھارور عام رعایا کو جمع کر کے جلوس نکالا گیا جس میں طلبا مدرسہ خوش الحانی سے نظمیں پڑھ رہے تھے۔ مولوی سید وجہ الدین احمد صاحب تحصیلدار کی صدارت میں جلسہ منایا گیا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً (۵۰۰) تھی۔ قاضی بدرالدین صاحب گتہ دار مولوی غلام مصطفےٰ صاحب صدر مدرس نے نظمیں پڑہیں۔ نارائن جی شمبھو لنگم جی۔ سنگیا جی۔ رام راجہ جی نے تلنگی میں مولوی محمد خواجہ خانصاحب نظامی صاحب نے اردو میں تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر کے بعد ترانہ دکن گایا گیا۔ اور مہمان منتشر ہوئے۔

میدک

میدک حسب اعلان چار بجے شام سے دفتر تحصیل میں لوگ جمع ہونا شروع ہوئے جس میں مشن اسکول اور ہائی اسکول کے اس کاوٹ بھی شریک تھے یہاں سے جلوس نکلا جو آبادی میں گھومتا رہا۔ گلشن کلب کے کمپونڈ میں ایک جلسہ ترتیب دیا گیا جس کی صدارت نواب سید شہاب الدین خاں صاحب دوم تعلقدار نے کی۔ تلنگی اور اردو تقاریر کے بعد اقائے ولی نعمت اور خانوادہ شاہی کے عمر و اقبال کی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

سداشیو پیٹھ۔ قصبہ سداشیو پیٹھ میں دو تین مقامات پر جلسے منعقد ہوئے جس میں عوام کو اشیاء

منشی کے بڑے نتائج ذہن نشین کرائے گئے۔ چار بجے شام مڈل اسکول کے لڑکوں نے گلی کوچوں میں گشت لگایا۔ گیت گائے گئے۔ تقاریر ہوئیں نتیجہ کے طور پر دھیڑ۔ مانگ۔ کمہار۔ دھوبی۔ دھنگر اور جوالوں نے بڑی خوشی سے اقرار ناموں پر دستخط کیے اور عہد کیا کہ وہ آیندہ سے سیندھی شراب کا استعمال نہیں کریں گے۔ دستخط کرنیوالوں کی تعداد (۱۷۰) تھی۔

پٹن چیرو انجمن ترقی دیہی کی سرپرستی میں یوم ترک مسکرات نہایت شاندار اور کامیاب طریقہ پر منایا گیا جس کے انتظامات مولوی میر مظہرالدین صاحب مہتمم مرکز ترقیات دیہی کی صدارت میں ایک کمیٹی کے سپرد تھے جو مقامی عہدہ داران۔ سیٹھ ساہوکاران اور سربرآوردہ اصحاب پر مشتمل تھی۔ پروگرام کا آغاز طلباء مدرسہ تحتانیہ کے جلوس سے ہوا جو تمام آبادی میں گشت لگاتا ہوا شراب خانہ کے سامنے میدان میں پہنچا۔ جہاں جلسہ منعقد کیا گیا اس جگہ مرکز ترقیات دیہی پٹن چرو کی جانب سے میجک لنٹرن۔ تقاریر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور ڈرامہ بھی اسٹیج کیا گیا۔ عکس کے بعد بسویا جی ساہوکار نے جو اس قصبہ کے سوشیل کاموں میں نمایاں حصہ لیتے ہیں تلنگی میں تقریر کی اور ایک کثیر مجمع کو سیندھی اور شراب کی خرابیوں سے آگاہ کیا گیا۔ وی راؤجی گتہ دار۔ سدانندم جی مددگار مدرس نے بھی تقاریر کیں۔ مولوی یوسف علی صاحب صدر مدرس نے اپنی پرجوش تقریر میں ترک مسکرات پر کافی روشنی ڈالی جس کا حاضرین پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے سیندھی اور شراب خواری سے توبہ کر لی۔ دودھ کی تواضع اور پھول پان کی تقسیم کے بعد حضرت بندگانعالی و خانوادہ شاہی کی صحت و سلامتی کیلیے دعا کی گئی۔ ہنمنت ریڈی جی مقدم پٹواری کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔

اندول۔ مستقر تحصیل جوگی پیٹھ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں اہالیان تعلقہ۔ طلبہ مدرسہ۔ عملہ تحصیل کے علاوہ دیگر عہدیدار بھی شریک تھے۔ تقاریر کے بعد جلوس نکالا گیا لوگوں نے اقرار ناموں پر دستخطیں کئے

نلگنڈہ

دیورکنڈہ انجمن اسلامیہ کے زیر اہتمام مولوی محمد غوث صاحب کے زیر صدارت جلسہ منایا گیا جس میں تقریباً چار ہزار اشخاص شریک تھے۔ جناب صدر نے انجمن ترک مسکرات کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ مرلی دھر راؤجی نے تلنگی میں مولوی علی احمد صاحب نے اردو میں تقاریر کیں۔ ڈگمبر راؤجی۔ بالکشن راؤجی اور تپہ تیا جی نے تلنگی مضامین پڑھے۔ سید عمر صاحب۔ دین محمد صاحب۔ عزیز احمد صاحب طلبا مدرسہ نے اپنے اردو مضامین سنائے۔ علی احمد صاحب کی نظم کے بعد مولوی ابراہیم محمد صاحب صدر مدرس نے انجمن

ترک مسکرات کیلیے اپیل کی حضرت بندگانعالی کیلیئے دعا کی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔

حضورنگر مولوی سید عثمان جعفر صاحب بی لے۔ ایچ۔ سی۔ یس منصف حضورنگر کی صدارت میں جلسہ منایا گیا جس میں حاضرین کی کثیر تعداد شریک تھی۔ تحصیلدار صاحب کے مکان سے جلوس نکلا اور آبادی میں گشت لگاکر چوپال گھر پہنچا۔ تلنگی اردو نظموں کے بعد مولوی عبدالمجید صاحب پیشکار تحصیل بوین پلی ۔ وینکٹ رام راؤجی وکیل درجہ اول اردو اور تلنگی تقاریر کیں۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب تحصیلدار نے مسکرات کے مضر اثرات بیان کیے۔ اقرارناموں پر دستخطیں لی گئیں اور اعلیٰحضرت خسرو دکن و برار کیلیئے دعاء عمرو اقبال کی گئی۔

چپل کنڈور (جاگیر). جاگیر کے برجنوں نے ترک مسکرات کا دن بڑے جوش سے منایا۔ ایشور پرارتھنا سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بھجن گائے گئے۔ اور مسکرات کی برائیوں پر تقاریر ہوئیں پنڈت للتا پرشادجی سکرٹری نے انجمن ترک مسکرات کے اغراض اور مقاصد بیان کیئے۔

نظام آباد

نظام آباد انجمن ترک مسکرات نظام آباد کے زیر اہتمام یوم ترک مسکرات منایا گیا مستقر پر تین مقامات سے تین بجے تین جلوس نکلے گئے پہلا ٹاؤن ہال باغ عام سے دوسرا عاشورخانہ پھولانگ سے تیسرا قلعہ سے۔ یہ تینوں جلوس آبادی کے مختلف مقامات سے گشت لگاتے ہوئے دفتر مہتممی لوکل فنڈ پر پانچ بجے شام پہنچے۔ یہاں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں حاضرین کی کثیر تعداد شریک تھی۔ عہدہ داران و وکلاء و سیٹھ ساہوکاران وغیرہ کے علاوہ مولوی قاضی زین العابدین صاحب اول تعلقدار ضلع۔ صاحبزادہ مولوی میر محمد علیخاں صاحب ناظم عدالت پنڈت ہنمنت راؤجی منصف۔ مولوی محمد طاہر صاحب صدیقی دوم تعلقدار۔ مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مددگار مال اور مولوی محمد عبدالسلام صاحب صدر مدرس قابل ذکر ہیں۔ پنڈت سرنیواس چاری جی مدرس۔ ناشر صاحب انجمن امداد باہمی۔ ڈی۔ دی سوامی جی مدرس نے تلنگی میں۔ مولوی محمد علیخاں صاحب وکیل۔ پنڈت کاشی ناتھ راؤجی وکیل نکپال کر۔ مولوی محمد اکبر صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب وکیل (کاشانہ) مولوی محمد عثمان صاحب اور مولوی حامد حسین صاحب نے اردو میں تقاریر کیں۔ ہادی صاحب نے نظم پڑھی آخر میں پنڈت سوکشن راؤجی وکیل ہائیکورٹ (معتمد انجمن ترک مسکرات نے قیام انجمن اور اس کے اغراض و مقاصد پر تقریر کی۔ شکریہ کے بعد حاضرین کی تواضع دودھ

اور چائے سے کی گئی۔ جلسہ (۳۰/۶) پر ختم ہوا۔

بودھن۔ دن کے تین بجے دفتر تحصیل سے جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے آگے ترک مسکرات کا جھنڈا یوم ترک مسکرات کا اعلان کر رہا تھا۔ طلباء مدرسہ حضرت جلیل کی نظم گا رہے تھے۔ ۳۰/۵ شام سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ تحصیلدار صاحب بودہن نے افتتاحی تقریر کی۔ مولوی عبد المعبود صاحب محافظ دفتر تحصیل نے نواب فصاحت جنگ بہادر کی نظم سنائی۔ مسٹر فریڈرک کی تلنگی تقریر۔ پنڈت باپوراؤ جی کی مرہٹی تقریر کے بعد مولوی محمود الرشید صاحب نے مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کی نظم سنائی جس سے حاضرین کے دلوں پہ بڑا اثر ہوا۔ پنڈت لچھمن راؤ جی کی تلنگی تقریر کے ختم پر طلباء مدرسہ نے ڈرامہ اسٹیج کیا۔ دوم تعلقدار صاحب صدر جلسہ کی اختتامی تقریر کے بعد دو ہزار حاضرین کی تواضع شربت سے کی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔

پرگل۔ آبادی کے باہر ہفتہ واری بازار کے متصل کھیل میدان میں جلسہ منایا گیا جلسہ گاہ رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ تھا۔ حاضرین دو ہزار کی تعداد میں شریک تھے۔ کارروائی حمد اور ایشور پرارتھنا سے شروع ہوئی۔ مولوی عبد الرزاق صاحب مدرس نے قیام جلسہ کے وجوہات پر روشنی ڈالی طلباء مدرسہ نے حضرت جلیل کی مسدس کو اپنی سریلی آواز میں سنایا۔ مہاراجہ بہادر حضرت شاد مدظلہ العالی کی نظم پڑھی گئی نرسہوان ریڈی جی اور نرسو جی نے تلنگی بھجن گائے۔ شیخ محی الدین صاحب طالب علم نے اردو میں نشہ کی برائیوں پہ تقریر کی۔ دیگر اردو تلنگی تقاریر کے بعد تقریباً (۹۰) اشخاص نے اقرارناموں پر دستخط کیے۔ پنڈت بھگونت راؤ جی صدر جلسہ کی تقریر کے بعد چا، نوشی ہوئی اور جلسہ ترانہ دکن "الہٰی تاجہاں باشد شہنشاہ جہاں باشی" پر ختم ہوا۔

دھرپلی دھرپلی ضلع نظام آباد کا ایک موضع ہے۔ یہاں کے نوجوانوں نے قومی ترانہ گاتے ہوئے سارے گاؤں میں گشت لگایا۔ تقریباً ۲ بجے گاؤں والوں نے باجہ کے ساتھ ایک شاندار جلوس نکالا۔ پانچ بجے شام جلسہ عام ترتیب دیا گیا جس میں نشہ کی برائیوں پر کافی روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین نے ترک مسکرات کا اقرار کیا۔

(گولکنڈہ پتریکا)

ورنگل

شمنچی خوپیٹ مسافر بنگلہ رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ تقریباً (۴) بجے ایک جلوس نکلا جس میں گاؤں کے سارے باشندے شریک تھے۔ مختلف باجوں

کے علاوہ طلباء مدرسہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ آبادی سے گشت لگاتا ہوا جلوس جلسہ گاہ پہنچا۔ حاضرین کی تعداد تخمیناً ایک ہزار تھی۔ کارروائی کا آغاز حمد اور پرارتھنا سے ہوا۔ ترک مسکرات سے متعلقہ نظمیں پڑھی گئیں پنڈت بسوا رجم جی مددگار۔ پنڈت چلاپنیّا جی ساہوکار۔ اور مولوی محبوب علیصاحب مقدم کوتوالی موضع جوبہل راؤپیٹ کے تلگی تقاریر اور عبدالنبی صاحب کی اردو تقریر کے بعد صدر جلسہ نے مذہبی روشنی میں امتناع مسکرات پر تقریر کی۔ حضور پرنور کی ترقی عمر و اقبال کیلیے دعا مانگی گئی۔ محمد مولنا صاحب مقدم پٹواری موضع ہذا نے اپنے ذاتی صرفہ سے شیرینی تقسیم کی۔

اس جلسہ کی خصوصیت ایک ڈرامہ کا اسٹیج کرنا ہے جس سے حاضرین بے حد محظوظ اور متاثر ہوئے۔

پورگم پہاڑ۔ مقامی عہدیداروں کی ترغیب پر تحصیل کچہری میں عوام کا اجتماع ہوا جہاں سے ایک جلوس نکلا جو گاؤں کے گلی کوچوں میں نظمیں گاتے ہوئے گشت لگاتا رہا۔ سر بازار جلسہ منعقد کیا گیا۔ مسکرات کی برائیوں پر کئی تقریریں ہوئیں صدر انجمن کی خواہش پر تلگو اکیڈیمی کے اراکین کی لکھی ہوئی نظمیں پڑھی گئیں۔ کئی لوگوں نے اقرارناموں پر دستخط کیے۔

(گولکنڈہ پتریکا)

کارے پلی۔ عہدیداران دیہی۔ اراکین بھارت یوجن سنگھ (ینگ مینس انڈین اسوسی ایشن) اساتذہ و طلباء مدرسہ تحتانیہ بوائے اسکاوٹ اور دیگر مقامی اصحاب کی متحدہ کوشش سے یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ کارپردازان جلسہ کی خواہش پر (۴) بجے شام کو گتہ دار نے سیندھی کی دوکان بند کردی۔ ایک جلوس نکالا گیا اور شام کے چھ بجے چوک میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا نشہ کی برائیوں پر تقریریں کی گئیں۔ آیندہ مسکرات کا استعمال ترک کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے (۱۳) اشخاص نے دستخط اور ابہام کیے۔

(گولکنڈہ پتریکا)

مدھرہ۔ منجانب ورتک سنگھم (انجمن تجاران) مدھرہ پنڈت مریال نارا ین گپتا جی کے زیر اہتمام یوم ترک مسکرات نہایت کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ دفتر ورتک سنگھم سے ایک بڑا جلوس باجہ کے ساتھ نکلا بسنسکرت اندہرا کلاشالا کے ودیارتھی۔ مدرسہ تحتانیہ کے طلباء نظمیں پڑھ رہے تھے۔

یہ جلوس اس مقام پر پہنچا جہاں منجانب عہدیداران مقامی جلسہ ترتیب دیا گیا تھا۔ تقریباً (۳۰/۶) بیوپاری تمام بیوپاری ایک جگہ جمع ہوئے اور یہ طے پایا کہ مزدور وغیرہ جو ان کے تحت کام کرتے ہیں ان کو اس لت سے دور کرنے کوشش کیجائے۔

(گولکنڈہ پتریکا)

مدھیرہ ۔ منجانب تحصیل مدھیرہ زیر صدارت جناب منصف صاحب عدالت یوم ترک مسکرات منایا گیا جس میں اطراف واکناف کے لوگ شریک تھے بمتعدد اصحاب نے نشہ بازی کی برائیوں پر اردو تلنگی تقاریر کیں۔ پنڈت شیشگیر راؤجی وکیل نے تلنگی میں عام فہم اور موثر تقریر کی جلسہ کامیاب رہا۔

مدور ۔ محرر صاحب پولیس کے زیر صدارت مدرسہ تحتانیہ کے احاطہ میں یوم ترک مسکرات منایا گیا حاضرین کی تعداد تقریباً (۴۰۰) تھی پنڈت کے بسپا جی صدر مدرس اور پنڈت دھنجیاجی۔ پنڈت جوشی اور پنڈت جیاچاری جی مدرس کے تقاریر ہوئے۔ اس کے بعد ایک جلوس ترتیب دیا گیا۔　　(گولکنڈہ پتریکا)

کلور ۔ تحصیلدار صاحب تعلقہ مدھیرہ کے زیر اہتمام (جو یہاں دورہ پر آئے ہوئے تھے) یوم ترک مسکرات منایا گیا تعلقہ کے مواضعات کی رعایا شریک جلسہ تھی۔ پنڈت وینکٹ کرشنیا جی۔ پنڈت رام چندریا جی اور مسٹر ڈیوڈ پادری کے تقاریر ہوئے۔ صدر انجمن ترک مسکرات کے اشتہارات کو تقسیم کرنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

یلندو ۔ ایک جلوس نکالا گیا۔ جو بستی سے گشت لگاتا ہوا سہ پہر میں جلسہ گاہ پہنچا۔ اس جلوس کے آگے بوائے اسکاوٹ نظم پڑھ رہے تھے۔ پروگرام جلسہ اردو تلنگی تقاریر اور نظموں پر مشتمل تھا حاضرین کی تعداد کا اندازہ ایک ہزار کیا جاتا ہے۔

کریم نگر

سلطان آباد　جناب منصف صاحب تعلقہ ہذا کے زیر صدارت یوم ترک مسکرات منایا گیا شام کے چار بجے ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں طلباء مدرسہ جھنڈیاں لیے ہوئے نواب فصاحت جنگ بہادر کے اشعار پڑھ رہے تھے۔ موسیقی کا بھی انتظام تھا۔ یہ جلوس سیندھی اور شراب کی دوکانوں پر ٹھہرتا رہا جہاں مولوی برہان الدین صاحب مدرس نے ترک مسکرات پر تلنگی زبان میں تقریریں کیں۔ جلوس آبادی میں گشت لگاتا ہوا جوبلی پارک پہنچا جہاں جلسہ ترتیب دیا گیا تھا۔ طلباء مدرسہ نے سیندھی کی ٹٹی کو منظر عام پر لاکر نشہ بازوں کے حالت زار کی نقل اتاری پیشکار صاحب تحصیل پنڈت پرشوتم راؤجی وکیل۔ پنڈت پی۔ پاپیا جی صدر مدرس۔ محرر صاحب پولیس۔ منتظم صاحب پولیس ٹھانہ چھگاؤں اور سیٹھ

محمد علی صاحب وغیرہ نے اردو وتلنگی میں پرزور تقریریں کیں اور اشعار بھی سنائے۔ صدارتی تقریر کے بعد اعلیٰحضرت بندگان عالی وخانوادہ شاہی کی سلامتی عمر و اقبال کی دعا پر جلسہ ختم ہوا (۹۷) اشخاص اقرار ناموں پر دستخط کیے۔

گنٹپلی۔ متقر تعلقہ سے صرف ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر یہ ایک آباد قصبہ ہے۔ حسب ہدایت جناب منصف صاحب تعلقہ سلطان آباد باہتمام مولوی عبدالنعیم صاحب وکیل یوم ترک مسکرات منایا گیا پنڈت راجیشور راؤجی مقدم کوتوالی نے تلنگی رسالہ ترک مسکرات کو پڑھ کر سنایا۔ پنڈت ورہال راؤجی صدر مدرس نے تقریر کی۔ مولوی شاہ مختار احمد صاحب مددگار مدرس نے حضرت جلیل کے اشعار پڑھ کر سنائے۔ صدارتی تقریر کے بعد اعلیٰحضرت بندگانعالی وخانوادہ شاہی کیلیے دعا کی گئی۔ (۱۹) اشخاص نے اقرار ناموں پر دستخط کیے۔

سرسلہ۔ منصفی وتحصیل کی متفقہ کوشش سے زیر صدارت جناب منصف صاحب تعلقہ ہذا یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ مدرسہ کے وسیع میدان میں جلسہ ترتیب دیا گیا تھا۔ اساتذہ و وکلا و صاحبان نے اردو وتلنگی میں تقریر کرتے ہوئے نشہ کے خبائث بتلائے۔ ان تقریروں کا اتنا اچھا اثر ہوا کہ حاضرین نے نشہ کو ترک کرنے کا عہد کرلیا۔ صدارتی تقریر کے بعد حضور پرنور کیلئے دعا مانگی گئی۔ زاں بعد جلوس آبادی کی بڑی بڑی سڑکوں سے گھومتا ہوا منتشر ہوا۔ اس روز کلال خانے بند رہے۔

حضور آباد۔ بصدارت مددگار صاحب پولیس ضلع کریم نگر کلب میں جلسہ ترتیب دیا گیا۔ مقامی عہدیداران۔ معزز حضرات مقامی اور اہلیان موضع شریک جلسہ تھے۔ حاضرین کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی۔ اکثر اصحاب نے اردو وتلنگی تقاریر کیے۔ شب میں ایک ڈرامہ اسٹیج کیا گیا جو بہت دلچسپ تھا۔

جگتیال۔ آصفیہ کلب جگتیال میں جلسہ ترک مسکرات منعقد کیا گیا اور جلسہ گاہ کے قریب ایک ٹی اسٹال بھی کھولا گیا تھا تاکہ عوام اشیاء منشی استعمال نہ کریں۔ قبل جلسہ طلباء مدرسہ کا جلوس کلب سے نکلا آبادی میں گشت لگاتا ہوا چھ بجے شام جلسہ گاہ پہنچا۔ دوم تعلقدار صاحب ڈیژن جگتیال کی صدارت میں کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا پنڈت مورتی جی صدر مشن اسکول نے تلنگی زبان میں تقریر کی اور عملی تجربہ سے شراب کے مضر اثرات پیش کرکے عوام کو متاثر کیا۔ مہاراجہ بہادر اور حضرت جلیل کی نظمیں پڑھی گئیں۔ زاں بعد پنڈت مورتی جی مددگار فوقانیہ۔ مولوی عظیم الدین صاحب وکیل۔ اور پنڈت رام راؤجی وکیل نے اردو وتلنگی زبانوں میں تقریریں کیں شکریہ پر جلسہ برخاست ہوا۔

عادل آباد

عادل آباد۔ تحصیل کچہری سے ایک جلوس نکالا گیا جس میں عہدہ داران مقامی وکلاء دیسمکھ دیسپانڈیہ۔ سیٹھ۔ ساہوکار اساتذہ اور طلباء شریک تھے جلوس کے آگے ترک مسکرات کا جھنڈا تھا۔ طلباء نظمیں پڑھ رہے تھے۔ جلوس آبادی میں گشت لگاتا ہوا مدرسہ کے کھیل میدان میں پہنچا۔ جہاں بہ صدارت جناب منصف صاحب و بہ اہتمام محکمہ تحصیل جلسہ منعقد کیا گیا۔ عربی۔ مرہٹی میں خدا کی تعریف کی گئی ترک مسکرات کے متعلق ارد و مرہٹی ہندی او تلنگی زبانوں میں نو بجے رات تک تقاریر ہوتے رہے۔ شاہ دکن و برار کی عمر و اقبال کیلیے دعا کی گئی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔

اسی رات کو ایک تلنگی ڈرامہ اسٹیج کیا گیا ناظرین کی تعداد پانچ ہزار سے کم نہ تھی ڈرامہ کے ختم پر جناب مہتمم صاحب کاٹن مارکٹ نے تلنگی زبان میں ایک موثر تقریر کی۔

لکشٹی پیٹہ لکشٹی پیٹہ میں یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ مقامی مدرسہ سے ایک جلوس نکلا جس میں طلباء و اساتذہ وعوام شریک تھے۔ طلباء نے ترک مسکرات کی نظمیں عام جلسہ میں پڑھ کر سنائیں۔ مختلف تقاریر ہوئے تقاریر کے بعد ترک مسکرات کے اقرار ناموں پر حاضرین کی دستخطیں لی گئیں۔ اور رسالہ ترک مسکرات کی خریداری کیلیے بھی اپیل کی گئی۔

کنوٹ کارروائی جلسہ کا آغاز تین بجے دن ہوا جلوس نکالا گیا جو بازار میں گشت لگا تا رہا مدرسہ کے بچے حضرت شاد اور حضرت جلیل کے کلام خوش الحانی سے سنا رہے تھے جلوس تقریباً پانچ بجے تحصیل کچہری پہنچا۔ جہاں ڈیروں میں جلسہ کیا گیا تھا پیشکار صاحب تحصیل کی نظم کے بعد تحصیلدار صاحب نے مضمون سنایا اور دیگر حضرات نے اردو۔ تلنگی مرہٹی میں تقاریر کیں۔ تقریباً (۲۰۰) اشخاص نے اقرار ناموں پر دستخط کیے۔ صدر مدرس صاحب نے مدرسہ کے بچوں سے ایک ڈرامہ تیار کروایا جو تلنگی اور مرہٹی زبانوں میں اسٹیج کیا گیا جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا پنڈت گوبند راؤ جی منصف کی صدارتی تقریر کے بعد حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی۔ طلباء مدرسہ نے سنتروں کے علاوہ انعامات بھی حاصل کیے۔

آصف آباد جلوس نکالا گیا جو آبادی میں گشت کرتا رہا۔ طلباء مدرسہ۔ اساتذہ عہدہ داران دیہی اور اہلیان قصبہ بھی ہمراہ تھے۔ جلسہ میں اردو۔ تلنگی اور مرہٹی تقاریر ہوئیں۔

نظمیں پڑھی گئیں۔ ڈیڑھ ہزار اشخاص نے مسکرات سے توبہ کی اور اقرار ناموں پر دستخط کیے۔ چاء نوشی کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

راجورہ مانک گڑھ جلوس جو ایک ہزار اشخاص پر مشتمل تھا نکالا گیا۔ بوائے اسکاؤٹس نظم پڑھ رہے تھے۔ جلوس آبادی میں گشت لگاتا ہوا مدرسہ کے کمپونڈ میں ٹھہر گیا جو جلسہ کیلیے آراستہ کیا گیا تھا۔ مہتمم صاحب پولیس نے صدارت کی۔ صدر مدرس صاحب۔ ڈاکٹر صاحب۔ پنڈت گنجانند راؤ جی وکیل اور نارائن راؤ جی وکیل نے تقاریر کیں۔ سیندھی اور شراب کے دوکانوں کے پاس چاء خانہ کا افتتاح صدر جلسہ نے کیا۔ حاضرین کو چائے مفت پلائی گئی اور جلسہ (۹) بجے شب برخاست ہوا۔

چنور مدرسہ کے کھیل میدان پر خیمہ نصب کیے گئے تھے جو حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ عہدیداران سرکاری۔ وکلاء ساہوکار و دیگر معززین شریک جلسہ تھے۔ طلباء مدرسہ اور بوائے اسکاوٹس کا جلوس آبادی میں گشت لگاتا ہوا (۴ بجکر ۳۰) پر جلسہ گاہ پہنچا۔ حمد اور پرارتھنا سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ نواب فصاحت جنگ بہادر کا مسدس پڑھا گیا۔ طلباء کے مکالمہ کو حاضرین نے غور سے سنا۔ تحصیلدار صاحب کی نظم موسوم بہ "نالہ منصور" پڑھی گئی۔ پنڈت سرنیواس راؤ جی مدرس نے تلنگی زبان میں تقریر کی۔ ازاں بعد مہاراجہ سر یمین السلطنت بہادر کی نظم سناتے ہوئے شراب کے مضرا ثرات ظاہر کیے گئے۔ مولوی ابو فتح نصر اللہ صاحب صدر مدرس نے تقریر کی۔ پنڈت ای رمیا جی کی تلنگی نظم اور مولوی عبد المجید صاحب ماہر مولوی محمد عبد القادر صاحب مولوی سید اسد اللہ شاہ صاحب کی اردو نظمیں پڑھی گئیں۔ اقرار ناموں پر دستخط لیے گئے۔ اس کے بعد صدر جلسہ تقریر کرتے ہوئے ہندو مسلم سب کو اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے اور خرافات کو چھوڑنے کیلیے توجہ دلائی۔ دعائیہ نظم کے بعد جانب تحصیل حاضرین کی ضیافت چاء اور پان سے کی گئی۔

بیلہ۔ سر مہاراجہ بہادر کی نظم گاتے ہوئے طلباء مدرسہ نے ایک جلوس نکالا جو آبادی میں گشت لگا رہا اتفاق سے اس روز بیلہ کا ہفتہ واری بازار بھی تھا جس کی وجہ سے حاضرین کی ایک کثیر تعداد شریک جلسہ تھی۔ منتظم صاحب پولیس اور پنڈت نرسہوان راؤ جی مدرس نے نشہ کی برائیوں پر تقاریر کیں۔ مولوی سید افضل علی صاحب۔ پنڈت وٹھل راؤ جی اور پنڈت باپو راؤ جی ساہو کی تقریریں بھی ہوئیں۔

نرمل۔ ٹھیک چار بجے مدرسہ فوقانیہ سے طلباء اور عوام کا ایک جلوس نکلا جو آبادی سے گزرتا ہوا کھیل میدان میں پہنچا جہاں جلسہ منعقد کیا گیا۔ پنڈت جگناتھ راؤ جی منصف نے جلسہ کی صدارت کی۔ طلباء مدرسہ نے مہاراجہ بہادر اور حضرت جلیل کی نظمیں پڑھیں۔ مولوی عبد المجید صاحب

اور مولوی عبد الغفور صاحب نے بھی نظمیں سنائیں۔ مقامی مستورات نے بھی اس خصوص میں دلچسپی کا اظہار کیا چنانچہ جنابہ آتمہ صاحبہ کا کلام حاضرین کو متاثر کیا۔ مولوی صدیق خانصاحب اردو میں اور پنڈت سدرشن راؤ جی جاگیردار تلنگی میں انعقاد جلسہ کے مقاصد بیان کیے۔ پنڈت شیشا چاری جی صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ اور شیخ امام صاحب مدرس نے تلنگی میں تقاریر کیں اقرار ناموں پر دستخط لی گئیں۔ پنڈت شیشاچاری جی صدر مدرس نے تقریر کرتے ہوئے تحریک کی کہ ہر محلگان سے چند اراکین ہر قوم و ملت کے مقرر کیے جائیں جو ایک کمیٹی کی صورت اختیار کرے اور یہ تبلیغی کام حکمت عملی سے جاری کیا جائے۔ زاں بعد تمام حاضرین نے انجمن ترک مسکرات کا شکریہ ادا کیا۔ سرکار کیلیے دعا کی گئی۔ جلسہ (۷/ ۳۰ پر ختم ہوا۔

چنور۔ پنڈت نارائن راؤ جی تحصیلدار تعلقہ ہذا کے زیر اہتمام مواضعات انا ا رم سیارم۔ سومن پلی پار پلی۔ اور اسنادمیں یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ جلوس نکلے اور جلسے منعقد کیے گئے۔ اقرار ناموں پر بھی دستخطیں لی گئیں۔ مواضعات اندلارم۔ گنگی پلی۔ یگراپلی۔ اور جے پور وغیرہ سے رعایا آکر شریک جلسہ ہوئی۔ مولوی غلام دستگیر خانصاحب قادری صدر مدرس نے مختصر سی تقریر میں جلسہ کے مقاصد ظاہر کیے۔ خواجہ معین الدین صاحب طالب علم نے ایک رکوع تلاوت کیا۔ پنڈت رام کشٹیا جی پٹواری نے مقاصد جلسہ بیان کرتے ہوئے تلنگی میں ایشور پرارتھنا کی۔ مولوی عبد الغنی صاحب تاجر نے نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل کی نظم پڑہی۔ صدر مدرس صاحب نے مہاراجہ بہادر کی نظم پڑہی من بعد اور بھی اشعار پڑھے گئے۔ صدارتی تقریر کے بعد جن لوگوں نے ترک مسکرات کا حلف اٹھایا تھا انہوں نے اقرار ناموں پر دستخطیں کیں۔ طلباء کو شیرینی اور حاضرین کی پان سپیاری سے تواضع کی گئی۔

اٹنور۔ مولوی محمد حسن علیصاحب تحصیلدار کے زیر اہتمام دو تین مواضعات میں یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ نواحی مواضعات سے لوگ جوق در جوق آتے رہے چار بجے تک تحصیل کچہری پر عوام کا کافی اجتماع تھا اتنے میں ترک مسکرات کی جھنڈیاں لیے ہوئے نظم پڑھتے ہوئے طلباء مدرسہ کچہری پہنچے تب ایک جلوس ترتیب دیا گیا جلوس آبادی میں گشت لگاتا ہوا ہفتہ واری بازار کے کھلے میدان میں ٹھیر گیا۔ حمد و ثنا اور تلاوت قرآن سے کارروائی آغاز کی گئی۔ مولوی عبد الصمد صاحب۔ مولوی عبد السمیع صاحب۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب کی اردو تقریریں ہوئیں۔ طلباء مدرسہ نے مقالہ پڑھا۔ ڈاکٹر صاحب اور صدر مدرس صاحب کی تلنگی تقریر کے بعد پیشکار صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ رسالہ ترک مسکرات سے چند مضامین پڑھ کر سنائے گئے۔ سرکار کی عمر و اقبال کیلیے دعا مانگی گئی اور جلسہ تقریباً سات بجے برخاست ہوا۔

گلبرگہ

سیڑم۔ چار بجے شام مدرسہ سے جلوس نکلا۔ طلبا، اور اسکاوٹس نظم پڑھ رہے تھے جلوس آبادی کے متعدد محلہ جات میں گشت لگاتا ہوا دواخانہ پہنچا جو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ مولوی سید اسلم خانصاحب منصف نے جلسہ کی صدارت کی۔ کارروائی کا آغاز قرآن شریف کی تلاوت اور پرارتھنا سے کیا گیا۔ صدر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بتلائی۔ مولوی سید علیصاحب رضوی نے سرمہاراجہ بہادر کی نظم سنانے کے بعد اپنی طبع زاد نظم بھی سنائی۔ پنڈت پی۔ راگھویندر راؤجی ڈاکٹر نے طبی نقطہ نظر سے مسکرات کے مضر اثرات پر روشنی ڈالی۔ پنڈت کشن راؤجی نے کنڑی زبان میں تقریر کی۔ مولوی سید نذر عباس صاحب واعظ سرکار عالی نے مقالہ پڑھا۔ اور کئی تقاریر ہوئیں۔ اقرار ناموں پر متعدد دستخطیں لیے گئے اور جلسہ برخاست ہوا۔

شاہ پور دو ہزار اشخاص کا ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ طلبا، واسکاوٹس نظم پڑھ رہے تھے۔ آبادی میں گشت لگا کر جلوس جلسہ گاہ پہنچا۔ طلبا، مدرسہ کی نظم خوانی سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا مولوی نامی صاحب کی نظم کے بعد پنڈت تماجی وکیل۔ پنڈت شیشگیر راؤجی امیدوار۔ پنڈت نرملاچاری جی ودیا رتھی کے تقاریر کنڑی زبان میں ہوئے۔ مولوی صدرالدین صاحب اور مولوی کریم الدین صاحب کے اردو تقاریر کے بعد مولوی سید غلام محبوب صاحب نگرانکار تحصیلدار نے صدارتی تقریر کی۔ اقرار ناموں پر دستخطیں لی گئیں۔

جیورگی تعلقہ اندولہ کے مستقر جیورگی میں یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ پانچ بجے تحصیل سے ایک جلوس نکالا گیا جس میں ملازمین سرکار، معززین قصبہ۔ طلبا اور اساتذہ شریک تھے۔ جلوس آبادی میں گشت لگاتا ہوا چوپلی گراونڈ پہنچا۔ اردو۔ کنڑی زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔ سرمہاراجہ بہادر اور حضرت جلیل کی نظمیں پڑھی گئیں۔ صدارتی تقریر کے بعد سرکار کیلیے دعا مانگی گئی۔ (١٠٥) اشخاص نے اقرار ناموں پر دستخط کیے۔ قصبہ جات اندولہ۔ ایجری۔ ستلوگی۔ یڈرامی اور نلی میں صدر مدرس صاحبان مقامی کے زیر اہتمام یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ جلوس نکالے گئے۔ جلسے منعقد کیے گئے۔ زبان ملکی میں نشہ کی برائیوں پر تقریریں ہوئیں۔ (٥١) اشخاص اقرار ناموں پر دستخط کیے۔

چنچولی۔ یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ تقریریں ہوئیں جلوس نکالا گیا اور بہت سے لوگ

اقرار ناموں پر دستخط کیے۔

کوڑنگل۔ مدرسہ وسطانیہ سے جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں عہدیداران و وکلاء و معززین شریک تھے آبادی کے تقریباً ہر راستہ سے جلوس گزرتا ہوا واپس مدرسہ ہوا جہاں جلسۂ عام ترتیب دیا گیا تھا ترک مسکرات کے متعلق منصف صاحب کی تقریر ہوئی متعدد اشخاص نے اقرار ناموں پر دستخط کیے۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

عثمان آباد

پرینڈہ۔ پنڈت گوبندراؤجی قائم خانی بی۔ اے تحصیلدار کے زیر نگرانی یوم ترک مسکرات کا انتظام کیا گیا۔ دو جلوس نکالے گئے جو آبادی میں گشت لگاتے ہوئے چوک منڈی پہنچے جہاں جلسہ کا انتظام کیا گیا حاضرین میں عہدہ دار اور وکلاء کے علاوہ دیسمکھ سیٹھ۔ ساہوکار اور عوام بھی شریک تھے۔ مولوی محمد غازی بخش۔ لال محمد صاحب۔ پنڈت نند کشور جی اور مولوی محبوب علیصاحب نے اردو اور ہندی تقاریر کیں پنڈت گوبندراؤجی قائم خانی صدر جلسہ کی تقریر مرہٹی میں ہوئی۔ جلسہ ختم ہوا۔ اس کے بعد حلقۂ حاضرین ورضا کاران کا جلوس بستی میں گشت لگاتا ہوا حلقہ منگلوارہ پہنچا۔ وہاں بھی جلسہ ترتیب دیا گیا تھا۔ تقاریر ہوئیں اور اقرار ناموں پر دستخط لئے گئے۔ اس کے علاوہ تانڈول واڑی ڈونجہ اسٹیشن بھوم۔ بہ نظام الدین۔ اوپلائی۔ اور دیگر مقامات میں بھی جلسہ منائے گئے۔

کلم تعلقہ کلم کے (۱۴) بڑے مواضعات میں یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ حضرت شاد اور حضرت جلیل کی نظمیں بوائے اسکاؤٹ نے پڑھیں۔ صدر جلسہ مولوی اکبر علیخاں صاحب۔ قائم خانی بی۔اے تحصیلدار نے صدر انجمن کے مقاصد بیان کئے پنڈت بھگوان راؤجی وکیل۔ مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل کی تقریر کے بعد سالہ ترک مسکرات سے ایک مضمون وبھوت کی روٹی حاضرین کو پڑھ کر سنایا گیا۔ مرہٹی نظم پڑھی گئی صدر صاحب کی اختتامی تقریر کے بعد اقرار ناموں پر دستخط لئے گئے۔ اعلیٰ حضرت بندگانعالی کے لئے دعا رمانگی گئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

تلجاپور۔ شام کے پانچ بجے طلباء مدرسہ کا شاندار جلوس نکلا جو مدرسہ سے تحصیل کچہری پہنچا۔ جناب صدر مدرس صاحب کی تقریر سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ پنڈت سری پت راؤجی وکیل نے مرہٹی میں حاضرین کو ترک مسکرات کے فوائد سے آگاہ کیا۔ صدارتی تقریر کے بعد طلباً

شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ اسی طرح نلدرگ میں بھی باہتمام جناب تحصیلدار صاحب یوم ترک مسکرات منایا گیا

بیدر

ہمناباد۔ زیراہتمام مدرسہ وسطانیہ یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ صبح کے دس بجے سے شام کے چار بجے تک مدرسہ کے طلبا نے نظم پڑھتے ہوئے آبادی میں گشت لگایا اور عوام کو ترک مسکرات کی تفہیم کی پنڈت ورپاجی وکیل کے زیرصدارت کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ طلباء مدرسہ نے ترک مسکرات سے متعلقہ ڈرامہ اسٹیج کیا۔ اور تقاریر ہوئیں۔ صدر مدرس صاحب نے طلباء کو مخاطب کیا۔ اور ترغیب دلائی کہ نہ صرف وہ خود مسکرات کو ترک کریں بلکہ اپنے والدین کو بھی مسکرات کے ترک کرنے پر مجبور کریں۔ چنانچہ تمام طلباء نے ترک مسکرات کا عہد کیا۔ اعلیحضرت کی عمر و اقبال کی دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

جنواڑہ۔ محکمہ تحصیل کے زیراہتمام مستقر اور قصبہ جات میں یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ ملازمین سرکار اور رعایا شریک جلسہ رہی۔ اردو مرہٹی اور کنڑی زبانوں میں تقاریر ہوئے اور عوام نے اقرارناموں پر دستخط کئے

بیدر۔ منجانب تحصیل مستقر اور جملہ مواضعات میں جن کی آبادی دو ہزار یا اس سے زائد ہے کامیاب طریقہ پر یوم ترک مسکرات منایا گیا۔

احمدپور۔ شام کے ۴ بجے جوبلی پارک سے ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں بلالحاظ قوم و ملک و ملت سیکڑوں اشخاص شریک تھے۔ جلوس آبادی میں گشت لگاتا ہوا ۶/۳۰ پر پہنچا جہاں ایک کثیر مجمع جلوس کا انتظار کر رہا تھا۔ آیات قرآنی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب وکیل۔ پنڈت سری پت راؤجی۔ مولوی امام الدین صاحب کے اردو میں تقاریر ہوئے اور پنڈت رتن لال جی وکیل کی مرہٹی تقریر کے بعد مولوی قاضی سراج الرحمٰن صاحب صدر جلسہ نے اختتامی تقریر کی اور سرکار کے لئے دعا مانگی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔

رائچور

گنگاوتی۔ تعلقہ گنگاوتی کے چار مقامات کنک گیری، کارٹگی۔ ہیرور، چنگل کلاں وغیرہ

اور دیگر مواضعات میں یوم ترک مسکرات منایا گیا چاڈی پر لوگ جمع ہوئے وہاں سے جلوس نکالا گیا جلوس تھوڑی دور گذرنے کے بعد دو حصوں میں منقسم ہوکر آبادی کے مختلف محلوں میں گشت لگاتا ہوا آمد پہنچا جہاں جلسہ منعقد کیا گیا اردو کنڑی زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔ نظمیں پڑھی گئیں جلسہ تقریباً آٹھ بجے شب برخواست ہوا۔

کشٹگی

کلب گراونڈ پر جلسہ منعقد ہوا۔ پنڈت پی۔ ین۔ ہندو جی میڈیکل آفیسر نے صدارت کی۔ مدرسہ کے طلبا رسر مہاراجہ بہادر اور نواب فصاحت جنگ کے نظمیں پڑھتے ہوئے آبادی میں گشت لگاتے رہے۔

اس کے بعد طلبا ر نے ایک ڈرامہ اسٹیج کیا۔ پنڈت شام راؤ جی وکیل نے کنڑی زبان میں تقریر کرتے ہوئے رسالہ ترک مسکرات سے " بھوت کی روٹی" کا ترجمہ سنایا۔ ایک طالبعلم کی کنڑی تقریر کے بعد پنڈت بھیمش چاری جی وکیل۔ پنڈت اڑویا چاری جی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پنڈت وٹھل راؤ جی وکیل نے کنڑی میں تقریریں کیں۔ پنڈت سوکن راج جی وکیل۔ مولوی شمس الدین صاحب کے اردو تقاریر کے بعد صدر جلسہ نے طبی نقطہ نظر سے تقریر کی۔ جناب منصف صاحب کی اختتامی تقریر کے بعد طلبا ر نے ترانہ سنایا۔

آخر میں پنڈت رائے رگھوناتھ پرشاد جی منصف نے اعلیحضرت بندگانعالی کے لئے نعرہ ہائے مسرت بلند کیے

مانوی۔

ایک جلوس شام کے چار بجے مسجد کوناپور سے نکل کر آبادی میں گشت لگاتا ہوا لوکلفنڈ کے میدان پر پہنچا۔ جہاں مدرسہ کے بچے اور قاضی صاحب۔ نے ترانہ ترک مسکرات پڑھا۔ پنڈت ورنیا جی ساہو۔ پنڈت سرینواس راؤ جی وکیل۔ پنڈت انبا داس راؤ جی بس کی کنڑی تقاریر اور عبدالرشید صاحب طالب علم۔ شام راؤ جی طالب علم تلجارام جی وکیل مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس اور مولوی سید شہاب الدین صاحب نائب قاضی کے اردو تقاریر ہوئے۔ پنڈت رائے مہذر کتور جی بی اے ایل۔ ایل۔ بی۔ منصف نے اپنی صدارتی تقریر میں تحریک کی کہ ترک مسکرات کی کمیٹی مستقر مانوی پر بھی قائم ہونی چاہئے جو صدر انجمن بلدہ حیدرآباد کی ایک شاخ کہلائیگی۔

اعلیحضرت بندگانعالی کے عمر و اقبال کے لئے دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

سندھنور

پنڈت واسدیو راؤ جی بی۔ اے۔ تحصیلدار سندھنور کے زیر اہتمام جلوس نکالا گیا مدرسہ وسطانیہ کے طلبا ر بیانڈ کے ساتھ نظم پڑھتے ہوئے "چلڈرن پارک" پہنچے۔

جہاں جلسہ منایا گیا۔ نظمیں پڑھی گئیں۔ تقاریر ہوئے۔ ترک مسکرات کے اقرارناموں پر دستخطیں لی گئیں
سواضعات مُنگا نور جو لگرہ۔ سال گندہ اور گورے ہال میں بھی جلوس نکالے گئے اور جلسہ منعقد کئے گئے۔

پربھنی

جنتور مستقر پر یوم ترک مسکرات منایا گیا اور ایک جلسہ عام بمقام مدرسہ وسطانیہ منعقد ہوا۔ جلوس نکالا گیا۔ طلباء مدرسہ نواب فصاحت جنگ بہادر کی مدرس خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔

۵ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مولوی خواجہ محمد الیاس قریشی صاحب نے جلسہ کی صدارت کی مولوی محمد عالم صاحب نے اردو تقریر کی۔ بعد میں راؤجی مدوگار مدرس مدرسہ وسطانیہ نے بزبان مرہٹی شراب نوشی کے مضرا ثرات پر روشنی ڈالی۔ نارائن راؤ جی طالب علم نے مرہٹی ڈرامہ ایکچ پیالہ کا ایک حصہ پڑھکر سنایا۔ اور ترمبک راؤجی مدوگار مدرس نے ڈرامہ کا آخری حصہ پڑھا۔ مولوی نذیرالدین صاحب مولوی عبدالحمید صاحب۔ پنڈت گنپت راؤجی وکیل نے اردو مرہٹی۔ تقریریں کی۔ آخر میں اپا راؤجی طالب علم مدرسہ جنتور رسالہ ترک مسکرات مرہٹی سے دو نظمیں پڑھیں۔ جلسہ کے اختتام پر صدر جلسہ نے تقریر کی

قصبہ بانوت یوم ترک مسکرات کی تقریب میں جلوس نکالا گیا۔ میڈیکل افیسر صاحب نے جلسہ کی صدارت کی جلسہ میں حاضرین کی کثیر تعداد شریک تھی۔ ترانہ دکن سے کارروائی شروع ہوی سیتارام جی نے بزبان مرہٹی شراب کی برائیاں بیان کی۔ مولوی عبدالکریم صاحب صدر مدرس نہایت دلچسپ و پرزور تقریر کی۔ مانولعل جی دلال اور مسٹر نند لال جی ساہو ہندی زبان میں تقاریر کیں حضور پرنور کے لئے دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

جھری جلوس نکالا گیا۔ مسکرات کے مضرا ثرات پر تقاریر ہوئے۔ اقرار ناموں پر تخطیں لی گئیں۔

چارٹھانہ دیول کے پاس جلسہ منعقد ہوا۔ مسکرات کے مضرا ثرات پر روشنی ڈالی گئی اقرار ناموں پر دستخط لئے۔

بوری یوم ترک مسکرات منایا گیا حاضرین جلسہ کو فرمان خسروی کا مضمون سمجھایا گیا اور

شراب نوشی کے مضراثرات پر تقاریر ہوئیں اقرارناموں پر دستخطیں لی گئیں۔ طلبا مدرسہ نے نظمیں پڑھیں ترک مسکرات پر ایک نقلی جلوس نکالا گیا طلبا نے سر مہاراجہ بہادر اور نواب فصاحت جنگ جلیل کی نظمیں پڑھتے ہوئے آبادی میں گشت لگایا۔ چار بجے شام میں عام جلسہ ہوا جلسہ میں کثیر مجمع تھا نشہ بازی کے مضراثرات پر تقاریر ہوئے مولوی احسن احمد صاحب رشید وکیل نے اردو زبان میں تقریر کی۔ لنگا رام جی گونڈراؤ جی۔ دبا وے گنڈے راوجی نے مرہٹی میں تقاریر کیں آخر میں حضور اقدس کے لئے دعا کی گئی۔

سیلو

بہیڑ

گیورائی

پے گرونڈ مستقر گیورائی پر زیر صدارت مولوی عبدالعلی صاحب قیومی بی۔اے۔ ایل ایل بی منصف تعلقہ گیورائی ضلع بیڑ ترک مسکرات کے متعلق عام جلسہ قرار دیا گیا مدرسہ کے طلبا اشعار پڑھتے ہوئے پہنچے جلسہ میں اننت رامیا جی تحصیلدار تعلقہ اور ہیڈ ماسٹر مولوی غلام طاہر علی صاحب نے خاص طور سے حصہ لو دلچسپی لی۔ متعدد تقاریر ہوئیں نظمیں پڑھی گئیں اعلحضرت خسرو دکن کے لئے دعا پہ جلسہ ختم ہوا۔

منجلے گاؤں

بصدارت جناب تحصیلدار صاحب یوم ترک مسکرات مستقر منجلے گاؤں پر منایا گیا۔ ٹھیک چار بجے محکمہ تحصیل سے جلوس نکلا ۵ بجے احاطۂ عدالت منصفی میں بصدارت جناب تحصیلدار صاحب منجلے گاؤں جلسہ عام کا آغاز ہوا۔ حضرت جلیل کی نظم پڑھی گئی مولوی عبدالسلام صاحب محافظ دفتر عدالت منصفی منجلے گاؤں نے اپنا طبعزاد کلام سنایا۔ پنڈت نارائن راؤ جی مولوی غلام احمد صاحب اہلکار تحصیل و پنڈت کوسل سنگھ جی وکیل بمنصف صاحب و تحصیلدار صاحب کی تقریریں بزبان مرہٹی واردو ہوئیں۔ شرکاء جلسہ کے منجملہ (۵!) حضرات نے رسالہ ترک مسکرات خریدنے کا اقرار کیا لوگ سیکڑوں کی تعداد میں جلسہ میں شریک تھے مستقر منجلے گاؤں پر ایک شاخ انجمن ترک مسکرات کی قائم کی جانا قرار پایا۔ شکریہ کے بعد یہ کامیاب جلسہ ختم ہوا۔

تعلقہ بہیڑ

جلوس نکلا۔ ہائی اسکول میں ایک جلسہ شام کے ساڑھے چھ بجے سے بصدارت ناظم صاحب ضلع منعقد کیا گیا اردو مرہٹی تقریریں ہوئیں۔

تعلقہ آشٹی

۵ بجے شام جلوس نکالا گیا۔ بصدارت مولوی میر شمس الدین علی خاں صاحب منصف جلسہ کی کارروائی انجام پائی۔ متعدد اصحاب نے اردو مرہٹی میں تقریریں کیں۔ اقرارناموں پر حاضرین جلسہ نے دستخط کئے۔ جلسہ برخاست ہوا۔

قواعد و ضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہونگے۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ فرمائیں خط و کتابت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپئے چار آنے رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ ر ہوگا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین و جملہ خط و کتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز چار مینار حیدرآباد دکن

رسائل

جلد (۲) نمبر (۱۱)

رجسٹرڈ سرکار آصفیہ ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا

پس اس بلا کو چھوڑ چھوڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترکِ مسکرات (حیدرآباد دکن)

مہر ۱۳۴۷ف اگسٹ ۱۹۳۸ء

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدرالمہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آرمدو آئینگار صاحب ایم۔ بی۔ ای۔ ایڈوکیٹ

ارکان

جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر	جناب سی سی پال او۔ بی۔ ای ڈپٹی چیف انجنیر
جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او۔ بی۔ ای	جناب مسٹر ریونڈ ایف۔ ای ساکٹ ویسلین مشین سکندرآباد
جناب راجہ بہادر جسٹس بشویشور ناتھ صاحب	جناب نواب یسین جنگ بہادر

فہرست مضامین

مترشدہ ۱۷ ؍ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ ھ

تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے جائیں اور عام طور پر اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے اور کمیٹی مجوزہ کو اس کے کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی مناسب اعانت ملے گی۔

اداریہ

خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

اس خدائے برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے آقائے ولی نعمت حضرت بندگانعالی شہریار دکن جیسا بیدار مغز بادشاہ ہمکو عطا فرمایا اس عہد میمنت مہد میں سلطنت دکن نے جس قدر ترقی کی اظہر من الشمس ہے۔

مملکت کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جو اس سرچشمہ فیض کی توجہات گرامی سے بہرہ یاب نہ ہوا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس نے اپنی عزیز رعایا، کی حالت زار پر ترس کھاکر انجمن ترک مسکرات کے قیام کا حکم محکم صادر فرمایا اور کمیٹی کی صدارت نواب مرزا یار جنگ بہادر صدرالمہام عدالت وامور مذہبی کو عطا کی جو ملک کے سچے ہمدرد اور مالک کے وفادار خادم ہیں۔ انجمن نے اس قلیل مدت میں جو خدمات انجام دی ہیں ان سے اہل ملک خوب واقف ہیں۔

اس مبارک موقع پر جب ہم اپنے سرکار کی (۴۵) ویں سالگرہ منا رہے ہیں ارشاد خسروی کے ان زرین الفاظ کو نہ بھولنا چاہئے کہ۔

حتی الامکان ملک میں شراب خواری اور نشہ بازی کو بڑھنے سے روکا جائے

ہم برادران دکن کو اس حاکمانہ نکتہ کی جانب متوجہ کرتے ہیں جو سلور جوبلی شاہانہ کے موقعہ پر ہز اکسلنسی مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت صدر اعظم سرکار عالی کے پیش کردہ اڈریس کے جواب میں شرف اصدار لایا تھا۔ اہل دکن کا فرض اول ہے کہ اپنے آقا کے اس ارشاد کی تعمیل کریں اور اپنے بھائیوں کی زندگی تباہ ہوتی ہوئی بچائیں اور انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کریں جو اس بری لت میں مبتلا ہیں۔

خدائے عز وجل سے دعا ہے کہ ہمارے ہر دلعزیز بادشاہ ہزاروں سال ہم پر سلامت و حکمران رہیں۔

بحق حضرت خیر الوریٰ یارب زمانے میں
ہمیشہ شادماں رکھ میر عثمان علی خاں کو خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

آمین

یوں تو انجمن کو قائم ہوئے تین سال ہو چکے اور اس کی پالیسی کو ہم نے کافی وضاحت سے اہل ملک کے آگے ظاہر کر دیا ہے یعنی ہم نے کھلے طور پر اعلان کر دیا ہے کہ ہمارا طریقہ کار محض ترغیبانہ ہے نہ کہ تشددانہ۔ چنانچہ اسی اصول کے تحت ہمارا کام جاری ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یقین کلی ہے کہ یہی طریقہ ضرور کامیاب ثابت ہوگا۔ اب ہم ان اصحاب سے کچھ کہنا چاہتے ہیں جو قانون کے ذریعہ ترک مسکرات کے حامی ہیں۔ ان لوگوں کی عموماً یہ حجت ہوتی ہے کہ ادہر تو گورنمنٹ آبکاری کے ہراج بڑھا کر بڑی بڑی رقمیں وصول کر رہی ہے اور ادہر انجمن ترک مسکرات لوگوں کو نشہ چھوڑانے کی ترغیب دے رہی ہے۔ یہ بظاہر ایک معمہ ہے جو ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ ہمارے خیال میں جو برائی افہام و تفہیم کے ذریعہ سماج سے خارج کیجاتی ہے وہ دیرپا ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ قانون کے ذریعہ اس کی روک تھام کیجائے۔

ہمیں یاد پڑتا ہے کہ معاصر پیام نے بھی قانون کے نفاذ پر زور دیا تھا اور ہماری انجمن کی موجودہ پالیسی سے بیزاری کا اظہار کیا تھا اور چونکہ اس سے عوام میں ایک غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ تھا مدیر رسالہ ہذا کو اخباری بیان جاری کرنے کی ضرورت ہوئی اور نیوز ایجنسی کے ذریعہ اشاعت کی غرض محض یہ تھی کہ مقامی خبریں ہر اخبار میں شائع ہو جاتی ہیں ظاہر ہے کہ اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ہمارے معاصر ہی کا حصہ تھا کہ اس نے بات کا بتنگڑ بنا دیا پھر بھی ہم نے اس کا جواب دینا اس لئے پسند نہیں کیا کہ سوال و جواب تضیع اوقات کا باعث ہوا کرتے ہیں اور یہہ عموماً مدیروں اور اہل صحافت کے راز و نیاز ہوا کرتے ہیں جس میں کوئی سنجیدہ نظر و فل دینا کچھ پسند نہیں کرتا یا یہہ سمجھکر خاموش ہو جاتا ہے کہ ایک آدہ آواز ایسی اٹھ جایا کرتی ہے۔

سینڈہی اور شراب کی درامد میں کمی

محکمۂ آبکاری کی مرتبہ رپورٹ پر گورنمنٹ نے سال ۱۳۴۵ف کی بابت جو تبصرہ شائع کیا ہے کہ بلدۂ حیدرآباد میں سینڈہی کے استعمال میں کمی واقع ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے اس کی آمدنی میں بقدر تیرہ ہزار سات سو چالیس روپیہ کمی ہوگئی ہے۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ستاون ہزار آٹھ سو اسی گیالن دیسی شراب کے استعمال میں کمی ہوی اس میں سے منجملہ ستاون ہزار آٹھ سو اسی کے پینتیس ہزار نو سو بائیس گیالن بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد میں کمی واقع ہوئی یعنی جس طرح کمی واقع ہوی ہے۔ نصف سے زائد بلدہ و سکندرآباد میں۔ رہ گئے باقی اضلاع تو ان میں سے وہ

جس میں سے دس فیصدی یا زائد کمی ہوئی ہے۔ اطراف بلدہ نلگنڈہ۔ نظام آباد۔ میدک۔ ورنگل
محبوب نگر۔ گلبرگہ میں۔ البتہ صرف اورنگ آباد۔ عثمان آباد۔ بیدر۔ اور کریمنگر میں اضافہ ہوا لیکن
مجموعی حیثیت سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں (۱۲٫۸) فیصد کم ہو جانا یقیناً ایک فال نیک ہے
یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کے اداروں کی کوششوں کے نتائج بیک وقت ظاہر نہیں ہوتے
بلکہ عرصہ درکار ہوتا ہے۔ تاہم ممالک محروسہ سرکار عالی میں صرف ایک سال میں اتنی کمی ہو جانا
اس بات کی دلیل ہے کہ اہل دکن بسرعت بیدار ہو رہے ہیں۔

——— مولوی مظہر حسین صاحب ناظم اعداد و شمار کی مرتبہ رپورٹ بابتہ سال سنہ ۴۵ف
پڑھئے تو ظاہر ہوگا کہ سال مذکور میں بیرون ملک سے شراب کی درآمد میں معتد بہ کمی ہو گئی۔ سال
سنہ ۴۴ف میں چھ لاکھ ۴۶ ہزار روپیہ کی شراب ممالک محروسہ سرکار عالی میں بیرون ملک سے
آئی تھی لیکن سال سنہ ۴۵ف میں چالیس ہزار روپیہ کی کمی ہو گئی۔ یعنی چھ لاکھ چھ ہزار روپیہ کی شراب
آئی۔ یہ ایک ہمت افزا شگون ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اسی طرح ہر سال اس ام الخبائث کی درآمد میں کمی ہوتی رہیگی۔
مقامی شراب اور سیندھی کی بابت ممکن ہے یہ کہا جا سکے کہ اس کی قیمت کا روپیہ
اس ملک میں رہتا ہے لیکن جو شراب باہر سے آتی ہے اس کے متعلق ایک رہرو بھی کہہ سکتا ہے
کہ یہ روپیہ اہل ملک دیدہ و دانستہ دریا میں بہا رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ چھ لاکھ ۴۶ ہزار روپیہ کی شراب جو باہر سے آئی اور جس پر تین ہزار روپیہ کروڑگیری عائد
کیگئی۔ اسکے خریدنے میں ہمارے ملک نے (۲۰-۲۲) لاکھ روپیہ سے کم نہ خرچ کیا ہوگا۔ اس لئے کہ جو شخص بھی اسکی
تجارت کرتا ہے وہ علاوہ قیمت کے اپنے دیگر اخراجات و نیز منافعہ خریداروں سے وصول ہی کرتا ہوگا ہمارا تخمینہ یہ ہے
کہ بیرون ملک سے جو شراب آتی ہے اس سے تقریباً اٹھارہ انیس لاکھ روپیہ ہمارے ملک کی گاڑھی کمائی کا ضائع ہوتا
ہے جن لوگوں نے یہ روپیہ شراب کے خریدنے میں صرف کیا اگر ذرا غور سے دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ اس روپیہ کے
ذریعہ وہ کتنے اچھے اور مفید کام کر سکتے ہیں۔ اٹھارہ لاکھ روپیہ سالانہ صرف کر کے ہم ہزاروں لڑکوں کو تعلیم دلا سکتے ہیں۔
صنعت و حرفت کے بڑے بڑے کارخانے کھول سکتے اور مسئلہ بیروزگاری کو آسانی سے حل کر سکتے ہیں افسوس ہے ان لوگوں پر
جو ان مسائل پر غور نہیں کرتے دولت کے ساتھ اپنی عزت و آبرو و زندگی برباد کر رہے ہیں۔

اس مرتبہ صدا انجمن کے قواعد شائع کر دئے گئے ہیں جنکو کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۵ اجولائی سنہ ۳۸ف میں منظور کیا تھا
نفاذ کی غایت یہ ہے کہ ملک کا ہر شخص انجمن کا رکن بنجا سکے اور ایک فرض شناس ہمدرد شہری کی طرح ان کی پابندی کر کے ہماری مدد کرے۔

ہند میں بلائے میخواری کا آغاز کیونکر ہوا

وہ بلا جو ہر سال تقریباً دو ارب تینتیس کروڑ روپیہ برباد کراتی ہے

نواب مرزا یار جنگ بہادر

ہوشمندوں کے لئے تاریخ کے مطالعہ میں یہ بات بہت مرغوب ہوا کرتی ہے کہ دور حاضر کو ماضی کی روشنی میں دیکھیں یا اس بات کا اندازہ لگائیں کہ عہد گذشتہ نے زمانہ حال پر کس کس طرح اثر ڈالا ہے۔ ترک مسکرات کی تحریک جو آج ہندوستان کے طول و عرض میں آندھی کی طرح اٹھی ہے، عالم معاشرت میں ایسا تلاطم پیدا کرے گی کہ نہ صرف ہمارے وطن بلکہ کچھ عجب نہیں کہ تمام نوع بشر کی زندگی کا رخ بدل دینے میں ایک نمایاں ذریعہ ثابت ہو، میرا مضمون اس مادہ پر ہے کہ اس تحریک کا آغاز کیونکر ہوا۔ میں ایک لندنی دوست مسٹر فریڈرک گرب کا نہایت ممنون ہوں کہ واقعات بہم پہونچانے میں مجھکو اُن سے بہت مدد ملی۔ موصوف نے اس مسئلہ پر مدت العمر تفحص کیا ہے اور اپنا ایک مضمون مہربانی سے مجھے ارسال فرمایا جو اس مادہ میں حقائق و معارف سے لبریز ہے۔ تحریک حاضرہ کے محرکات کو سمجھنے کے لئے ہمیں کوئی ڈیڑھ سو سال پیچھے جانا ہوگا۔ جبکہ ۱۷۹۰ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے یہہ فیصلہ کیا کہ آبکاری کو محاصل کی ایک مستقل مد بنا دیا جائے اور اس غرض سے اپنے اولین ضوابط آبکاری نافذ کئے۔ اس وقت سے یہ خواہش بڑھتی گئی کہ اس مد کی آمدنی میں اضافہ ہوتا رہے۔ اور ایسے ہر اضافہ کے معنی یہ تھے کہ شراب خواری میں ترقی ہو اور ایسی ہر ترقی کا لابد نتیجہ یہ تھا کہ اسی نسبت سے شراب خواروں کی اخلاقی حالت میں زوال آتا گیا۔ قریب قریب نوے برس تک یہی صورت قائم رہی اور حالات بد سے بدتر

ہوگئے یہاں تک کہ اہل ہند کو صاف نظر آنے لگا کہ حکومت کا یہ طریق عمل ہا ور وطن کو کس کس درجہ جسمانی و روحانی زبون حالی کے جانب جارہا ہے۔ اس وقت کشیب چندر سین جیسی طبیعت کے لوگ میدان میں آگئے اور اس طریق عمل کے خلاف جنگ پر تیار ہوگئے۔ ہندوستان کی حکومت اور اصلاح معاشرت کے داعیوں کے درمیان واقعی مقابلہ گزشتہ صدی کے عشرہ ہفتم کے ابتدائی سنین میں شروع ہوا ہندوستان کے لئے شراب خواری محض اخلاق و معاشرت کی خرابی کا مسئلہ نہ تھا بلکہ سچ پوچھئے تو یہاں یہ مسئلہ تھا کہ کیا یہ بات ان کے مذہب کے خلاف کیجا رہی ہے۔ چنانچہ یہاں والوں نے تحریک ترک مسکرات کو ایک مذہبی فریضہ سمجھکر اس کا ساتھ دیا اور اس تحریک کی پشت پر جو اخلاقی قوتیں کام کر رہی تھیں بالاخر انہیں نے حکومت کو مجبور کیا کہ ۱۸۸۳ء میں اس مسئلہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ حق کا میاب ہوکر رہا اور کمیشن نے بھی حکومت کے خلاف فیصلہ صادر کیا۔ یعنی شراب خواری کی بدولت جسمانی نقائص اور اخلاقی انحطاط کی جو مصیبت قوم پر نازل ہوئی تھی اس کا ذمہ دار حکومت کے اصول آبکاری کو قرار دیا۔ اس فیصلہ سے اہل انگلستان کے دل ہل گئے۔ اور ان کا ضمیر ملامت کرنے لگا۔ مسٹر کین اور سیم یول اسمتھ جیسے مزاج اور مرتبہ کے لوگ ہندوستان کی حمایت پر کمر بستہ ہوگئے۔ یہ دونوں صاحب پارلیمنٹ کے رکن تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ہوز آف کامنس یعنے دارالعوام نے ۳۰ کے مقابلہ میں ۱۱۳ آراء سے حکومت ہند کے آبکاری کے مسلک کو قابل الزام ٹھیرایا۔ پھر تو یہ رنگ دیکھکر حکومت ہند کو بھی اپنی روش بدلنی پڑی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ آئندہ سے حکومت کا مسلک یہ رہیگا کہ شراب کا استعمال گھٹانے اور محصول بڑھانے کی کوشش کی جائے گی لیکن یہ نیا اصول عمل بھی مفید ثابت نہ ہوا۔ اور ملک کی اخلاقی انحطاط کا سدباب کرنے میں کچھ کام نہ آیا۔ جب عہدداران آبکاری کی قدر افزائی تو فیر محاصل ہی پر منحصر ٹھیری تو وہ اپنے آپ کو انسانی معمولی کمزوریوں سے بالاتر نہ کرسکے اور اپنی کارگزاری دکھلانے کے لئے ایسی ایسی تدبیروں پر اتر آئے کہ محاصل آبکاری میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا رقوم محاصل کے نقشہ میں وہ خط جو محصول آبکاری کو دکھاتا تھا، برابر بلند تر ہوتا رہا اور اسکی ترقی میں کوئی فرق نہ آنے پایا حتیٰ کہ یہ رقم ۱۸۷۵ء میں اگر تین کروڑ تھی تو ۱۹۰۵ء میں بڑھتے بڑھتے سہ گنی یعنے (۹) کروڑ اور ۱۹۲۳ء میں شش گنی یعنی کوئی سترہ کروڑ روپیہ ہوگئی۔ حالت اضطراب میں لوگوں نے کئی بار وزرائے ہند کی خدمت میں با اثر وفود روانہ کئے مگر ان کی فریاد صدا بصحرا ثابت ہوی۔ عہدہ داران مال اور ان کے ماتحتوں کی آنکھیں کسی طرح نہ کھلیں ۱۹۲۵ء میں مجلس وضع قوانین ہند نے حکومت کے اصول آبکاری کے خلاف ایک تحریک منظور کی اور اس طریقہ سے

اہل ہند کی سخت ناراضی کا پھر اظہار کیا لیکن حکومت نے رائے عامہ کے اس مظاہرہ کا پھر بھی کچھ لحاظ نہ کیا۔ تعلیمات ایسے محکموں تک کے مصارف کو مداخل آبکاری سے وابستہ کرکے سب سے قوی حجت یہ پیش کی کہ تعلیم عامہ کے اخراجات کو کم کرنا ممکن نہیں ہے۔ حامیان اصلاح نے جواب میں یہ کہا کہ ایسی تعلیم کس کام کی جس پر اخلاقی خرابی کا دھبہ ہو۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اگر ذریعہ محاصل ہی غلط ٹھیرا تو پھر اس کے قائم رکھنے کا اصرار بھی غلط ہوگا۔ انہوں نے حکومت کے ایسے اصول و مسلک کی مخالفت کی جس کے تحت خود حکومت شراب ساز و شراب فروش بن گئی اور اپنا فائدہ اسی میں دیکھنے لگی کہ اس کاروبار کو فروغ ہو۔ حکومت کی یہ خواہش رعایا کے حقیقی مفاد کے صریحاً خلاف تھی حالانکہ حکومت تو رعایا کی نگہبان و ولی ہوا کرتی ہے اور اس کا اصلی منصب یہ ہوا کرتا ہے کہ رعایا کی فلاح و بہبودی میں کوشاں رہے لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ حکومت کا مسلک رعایا کے مفاد کے مطابق ہونا چاہئے۔ لہذا اس کا فرض ہے کہ ملک میں کسی کو شراب سازی اور شراب فروشی نہ کرنے دے۔ نہ یہ کہ خود شراب کی دوکان لگائے جو ہرگز اس کے لئے زیبا نہ تھا۔ پھر حکومت نے یہ عذر پیش کیا کہ مے نوشی سے روکنا لوگوں کی شخصی آزادی میں مداخلت ہوگی۔ حامیان اصلاح نے اس کا جواب یہ دیا کہ کسی شخص کو ایسی آزادی کا حق نہیں دیا جا سکتا جس سے قومی مفاد میں خلل واقع ہو۔ جملہ انسانی قوانین شخصی آزادی کی تحدید کرتے ہیں۔ قانون ستی اور قانون ازدواج وغیرہ اس قاعدہ کی تمثیلات ہیں۔ مگر ان دلیلوں کا بھی حکومت پر کچھ اثر نہیں ہوا اور آدھر مایوس لوگوں کے صبر و تحمل کا پیمانہ چھلک پڑا اور آخرکار مہاتما گاندھی اور مدراس کے موجودہ وزیر اعظم مسٹر راج گوپالہ چاری جیسے لوگ حکومت کے مقابلہ میں اتر آئے مسٹر راج گوپال نے اسی کارن جیل خانہ بھگتا۔ اسی زمانہ میں ہندوستان کے لئے جدید دستور وضع کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ اس موقع پر تمام سیاسی گروہوں نے ۱۹۲۸ء میں ملکر جو میثاق مقرر کیا۔ اس میں بھی امتناع مسکرات کو قومی دستور کی ایک بنیادی شرط کے طور پر پیش کیا گیا۔ ترک مسکرات کی تحریک اس نوبت پر بھی جب کہ انگلستان نے ۱۹۳۵ء میں ہندوستان کے صوبوں کو حکومت خوداختیاری دینے کا فیصلہ کیا اور ۱۹۳۷ء میں اہل ہند نے اسے قبول کر لیا۔ جو لوگ کانگریس کی طرف سے بوقت انتخاب امیدوار ہوئے تھے انہوں نے کانگریس ہی کے نظام عمل کو پیش کرکے اپنا انتخاب چاہا جس کی اہم دفعات میں امتناع مسکرات بھی شامل تھا۔ وہی حامیان اصلاح جو کل تک حکومت سے کشاکش کر رہے تھے اور اس مقصد کی

خاطر قید میں جانے پر تیار رتھے۔ آج چھے صوبوں میں خود صاحب اقتدار ہوگئے۔ اس لازم کالمز و م
اسی طرح لابد تھا۔ جس طرح طلوع آفتاب سے روشنی کا پھیل جانا۔ لہذا کانگریسی وزارتوں کی اولین
مساعی کا اظہار اس طرح ہوا کہ امتناعی قوانین مسکرات نافذ ہونے لگے اور اب غیر کانگریسی وزارتیں
بھی اس باب میں وزارت عامہ کے خلاف چلنے کی جرات نہیں کر سکتیں چنانچہ وہ امتناع مسکرات
کی تائید میں کانگریس پر بھی سبقت لے جانے میں کوشاں ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ہم میں بعض حضرات
کو ان قوانین کی کامیابی میں شبہ ہے لیکن انہیں چاہیئے کہ چند ضروری حقائق کو ذہن نشین فرمائیں
کسی قوم کے قوانین کا رنگ روپ اس کے افراد کی خلقت و افتاد مزاج ہی کے مطابق ہوا
کرتا ہے اور جس نسبت سے جذبات عامہ کسی قانون کی پشت پر ہوتے ہیں اُسی قدر یہ قانون
با اثر و کارگر ہوسکتا ہے۔ ہندوستان کے ممتاز مذاہب شراب نوشی کو ناجائز قرار دیتے
ہیں اور مزاجاً کسی مالک کی فطرت میں مذہب اس درجہ رچا ہوا نہیں ہے۔ جس قدر ہندوستان
میں یہاں کے پکے شراب نوش بھی اگر مذہب وملت کی عدالت میں طلب کئے جائیں تو اپنے
گناہ کا اعتراف کرتے ہیں اور کبھی اس عادت بد کی کوئی صفائی نہیں پیش کرتے۔ جس چیز کو
یورپ نے آج سیکھا ہے اور جس کی تلقین آج ان (۶۰) ملکوں میں کی جا رہی ہے۔ جو مجلس
اقوام کے ارکان ہیں۔ اس کا سبق ہندوستان کے بزرگوں نے ہزاروں سال پہلے اور
پیغمبر عربی (علیہ التحیاۃ والصلواۃ) تے تیرہ سو برس قبل دنیا کو دیا تھا۔ ہندو ویدوں میں برہمن
شرابی کے لئے سزائے موت تک دی جانی جائز ہے۔ دین اسلام شراب خوار مسلمان کو خدا
کے حضور میں آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ اس کا رفیق شیطان اور اس کا ٹھکانا دوزخ
بتاتا ہے۔ غرض پرہیزگاری کا عقیدہ اہل ہند کے رگ و پے میں پیوست ہے اور یہی وہ
حقائق ہیں جس کی تہہ زمین پر ہندوستان کے اہل تدبیر ترک مسکرات کا نقشہ تیار کر رہے ہیں
اسی لئے واثق امید ہوتی ہے کہ وہ تخم جو امریکہ کی مٹی میں جڑ پکڑ نہ سکا۔ ہندوستان کی
سرزمین میں جمیگا اور خدا نے چاہا تو خوب پھولے پھلیگا۔ کیا عجب ہے کہ ترک مسکرات کا
علم ہندوستان کے ہاتھ میں ہو۔ اور وہی اس مقدمہ میں تمام عالم کی رہنمائی کرے خصوصاً
اس وقت جب کہ اہل دنیا کو صاف نظر آ جائے۔ جیسا کہ اب نظر آنے لگا ہے کہ بلائے میخواری
نوع انسان پر کیا کیا آفتیں ڈھا رہی ہے۔

اپنے دوسرے مضمون میں میں نے یہہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ اس بلائے

صرف ممالک محروسہ حیدرآباد کے باشندوں کو ہر سال قریب قریب دس کروڑ روپیہ کا اقتصادی و مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ یہاں کی کل آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ ہے لہٰذا اربعہ متناسبہ کے سادہ قاعدہ سے حساب لگائیے تو یہ نتیجہ برآمد ہوگا کہ ہندوستان کی جملہ تینتیس کروڑ آبادی میں جس کا حال حیدرآباد سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے تخمیناً دو ارب تینتیس کروڑ روپیہ سالانہ اسی عادت بد کی نذر ہو جاتے ہیں۔

انگلستان کے شراب فروشوں کا ایک وفد وزیر اعظم وقت مسٹر گلیڈسٹون کی خدمت میں حاضر ہوا جو ترک مسکرات کی تحریک کے حامی تھے اور اس کے خلاف یہ حجت پیش کی کہ ہم ایک رقم کثیر سرکاری خزانہ میں ادا کرتے ہیں جو امتناع مسکرات کی صورت میں موقوف ہو جائے گی۔ اس وقت وزیر موصوف نے جواب دیا تھا کہ ترک مسکرات کی بدولت اہل انگلستان کی کمائی کی قوت اور ثروت میں جو اضافہ ہوگا بے شبہ مداخل و مخارج سلطنت کے ذمہ دار مدبرین انگلستان اس دولت کا ایک جز خزانہ عامرہ کے لئے وصول کرنے کی کوئی نہ کوئی صورت نکال لیں گے اور یہ وہ مالی مسئلہ ہے جس سے شراب فروشوں کو کوئی سروکار رہنا چاہئے۔ اب اگر قوانین امتناع سے ہندوستان کی دولت میں اتنا کثیر اضافہ ہو اور یہاں کے باشندے اس قدر روپیہ پس انداز کرنے لگیں تو اس میں کچھ شک نہیں کہ یہاں کے مدبرین مالیات بہت جلد ایسی صورتیں اور وہ طریقہ نکال لیں گے کہ محصول ابکاری سے جو نقصان ہوا تھا اس کی ان جدید وسائل دولت کو کام میں لانے سے بالکل تلافی ہو جائے۔

۲۔ بلائے شراب نوشی کے نتائج

ریاست حیدرآباد میں تقریباً دس کروڑ روپیہ سالانہ کا مالی نقصان

اب میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ بلائے مے نوشی نے ممالک محروسہ کے معاشی حالات پر کیا اثر ڈالا ہے۔ شروع ہی سے یہ بات ذہن نشین رہنا چاہئے کہ ترک مسکرات ملک کی دولت کو باہر نہیں جانے دیتی بلکہ اسے محفوظ کرتی اور ترقی دیتی ہے برخلاف اس کے مسکرات کی عادت اسے خراب و ضائع کرتی ہے ہماری آبکاری اور محصول درآمد شراب کی سالانہ آمدنی ایک کروڑ

اسی لاکھ روپیہ ہوتی ہے۔ شراب فروش علاوہ اس محاصل کے اصل قیمت اور دوسرے متعلقہ مصارف بھی لا محالہ اپنے خریداروں گاہکوں سے وصول کرتے ہیں۔ اس کے ماسوا خود اُن کا نفع لازماً گاہکوں ہی کی جیب سے آتا ہے۔ ان جملہ امور کو پیش نظر رکھئے تو میں سمجھتا ہوں میرا یہ کہنا کسی طرح بعید از صواب نہ ہوگا کہ شراب فروش کم و بیش ۵ کروڑ روپیہ ہر سال ممالک محروسہ کے شرابخواروں سے وصول کرتے ہیں جس کے معنی یہہ ہیں کہ ہمارے ہم وطن اتنی کثیر دولت سال بسال اس حرام پانی میں ڈبو دیتے ہیں۔ یہ خالص اسراف زر ہے کیونکہ اس سے نہ کوئی جسمانی نفع حاصل ہوتا ہے نہ روحانی۔ یہ معاشی نقصان کا پہلا عنوان ہوا۔

ثانیاً وقت کا ہر لحظہ مادی قیمت رکھتا ہے۔ لہذا تضیع اوقات کو بھی مذکورہ بالا اسراف میں شامل کیجئے۔ ریاست کی آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ کے قریب ہے اور شراب خواری پر پانچ کروڑ روپیہ خرچ کرتے ہیں تو ہمارا یہ اندازہ لگانا کچھ بیجا نہ ہوگا کہ زیادہ نہیں تو پانچ فی صدی آبادی یعنی سات لاکھ نفوس ضرور اس عادت بد کا شکار ہیں۔ اب اگر حالت سکر اور بعد کے اثرات کو ملائیے تو ایک معمولی شرابخوار روزانہ قریب قریب دو گھنٹہ کام کرنے کی قابلیت کھو بیٹھتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ سال بھر میں اس کی تخمیناً ۳۰۰ گھنٹہ کی کمائی کی قوت ضائع ہو جاتی ہے۔ اور اگر (۷) لاکھ آدمی اسی طرح اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں تو مجموعی طور پر ہماری ریاست بلائے شراب کی بدولت ہر سال (۲۱۰۰۰۰۰۰) گھنٹہ کے کام اور ان کی کمائی کے فوائد سے محروم ہو جاتی ہے۔ مشہور ہے کہ ممالک محروسہ تلنگانہ کے علاقہ میں مشکل سے کوئی شخص ایسا ملے گا جسے دن میں ایک بار مخمر تاڑی یا سیندھی پینے کی عادت نہ ہو اگر فی کس فی گھنٹہ کمائی کی اوسط قیمت صرف ایک آنہ بھی قرار دی جائے تو ضرب کے معمولی قاعدہ سے یہہ نتیجہ نکل آئے گا کہ اس مد میں ممالک محروسہ کا سالانہ مالی نقصان کسی طرح تین کروڑ روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اسے مےخواری کے نقصان کی دوسری مد قرار دینا چاہئے۔

پھر قومی ثروت کا بڑا ماخذ افراد قوم کی صحت و توانائی ہے جنگ عظیم کے زمانہ میں انگلستان کو معلوم ہوا کہ وہاں کے ۱۰ فیصدی جوان جنگ میں حصہ لینے کی قابلیت نہیں رکھتے کیونکہ شراب نوشی کی عادتوں نے انکی اعصابی صحت غارت کر ڈالی تھی۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں اس مسئلہ کی تحقیقات کے لئے ایک شاہی کمیشن مقرر ہوا اور اس نے جو طبی شہادتیں قلمبند کیں ان سے اندازہ ہوا کہ شراب خواری سے دل و دماغ، گردہ و جگر اور اُن غدود میں جن پر نسل پیدا کرنے کا دارومدار ہے، جو طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے انسانی توانائی اور جسمانی قابلیت کا کتنا بے قیاس نقصان قوم کو اٹھانا پڑتا ہے جسے دیکھکر آدمی کا دل دہل جائے۔ مزید برآں اُن جرائم کا تصور کیجئے جو اس بلائے بد سے تلازم رکھتے ہیں۔ ۱۸ سال سے

زیادہ ریاست حیدرآباد کی عدالت عالیہ کا پیر مجلس رہا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر بوثوق بیان کرسکتا ہوں کہ اس ریاست میں قتل کی واردا تیں بہ تعداد کثیر کسی نہ کسی شراب یا مسکر کے نشہ میں سرزد ہوتی ہیں۔ نشہ کی حالت میں قیمتی اشیاء کو توڑ پھوڑ دینا غیر ضروری چیزوں میں روپیہ لٹانا شرابیوں کا کبھی کبھی بیوی اور بچوں پر تعدی کرنا جس سے گھر کی زندگی ایک مصیبت بن جاتی ہے پھر شراب خواری کے سلسلہ میں جو جرائم ہوتے ہیں ان کی دریافت تحقیق تفتیش اور عدالتی کارروائیوں میں سرکار کے گراں اخراجات یہہ سب آفتیں اسی شراب خانہ خراب کے شاخسانے ہیں۔ افیون وبھنگ وغیرہ منشیات بھی مخلوق کو نقصان پہونچانے میں حصہ دار ہیں۔ اب اگر ان سب اسباب سے جو امراض پیدا کرتے اور قابلیت کار کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مالی خسارے کا تخمینہ دو کروڑ روپیہ سالانہ کیا جائے تو کیا اسمیں کوئی مبالغہ ہوگا۔ پھر ان تینوں مدات کو ملائے تو ریاست کے مجموعی مالی نقصان کا اندازہ کم و بیش دس کروڑ روپیہ سالانہ ہوگا۔

مسٹر بھروچہ کو سرکار عالی نے مقرر فرمایا تھا کہ ریاست کے مزارعین کے قرضوں کی تحقیقات کریں ان کی قابل قدر رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف زراعت پیشہ آبادی ۶۰ کروڑ کے قرض کی زیر بار ہے۔ اور میں باور کرتا ہوں کہ اگر تمام آبادی کو لیا جائے تو تعجب نہیں کہ ممالک محروسہ کے باشندوں پر قرضہ کی کل مقدار ایک ارب روپیہ ثابت ہو۔ یہی آبادی جو اتنے کثیر قرضہ کے بوجھ میں دبی ہوئی ہے ہر سال اپنا دس کروڑ روپیہ منشیات میں برباد کرتی اور جسمانی و روحانی طور پر اپنے آپ کو اور مضمحل بناتی اور معاشی اعتبار سے کمائی کی قابلیت کو کم کرتی چلی جاتی ہے۔ یہ ایسی افسوسناک حالت ہے کہ کوئی حکومت جس کا مدار ہی رعایا کے مکسوبات اور رعایا کے وسائل تو نگری پر ہو اسے دیکھکر مطمئن اور ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھی نہیں رہ سکتی۔ بخلاف اس کے اگر ترک مسکرات سے لوگوں کی دس کروڑ روپیہ کی سالانہ بچت ہو اور اسی نسبت سے ممالک محروسہ کی دولت میں اضافہ ہوتا رہے تو اس کے معنی یہہ ہیں کہ رعایا میں اسی تناسب سے ادائی محاصل کی قابلیت بڑھ جائے گی۔ اور محصول آبکاری کی کمی سے مداخل سرکار میں جو خسارہ واقع ہوگا۔ مذکورۂ بالا اضافہ سے ہر وقت اس کی تلافی کی جاسکیگی۔

اس مسئلہ کا ایک اور پہلو بھی ہے جس پر ارباب تدبر و اقتدار کی نظر رہتی ہے۔ انگریزی صوبوں کی حکومت خود اختیاری قائم رہی تو وہ دن دور نہیں ہے جبکہ نہ صرف ہندوستان اور غیر ممالک بلکہ خود ہندوستان کے مختلف صوبوں اور ریاستوں کے مابین روپیہ پیدا کرنے میں معاشی مقابلہ چھڑ جائے گا اگر ممالک محروسہ حیدرآباد میں پارچہ بافی اور شکر تیار کی جاتی ہے تو صوبہ مدراس کوشش کرے گا کہ ان مصنوعات کو

زیادہ سستا تیار کرے۔ جب یہ صورت واقع ہوگی تو مے آلود حیدر آباد کی آبادی پاک لب مدراس کی آبادی سے محنت و توانائی میں کسی طرح بازی نہ لے جا سکے گی۔

ہم نے ترک مسکرات کی ابھی صرف بنیاد رکھی ہے اور کوشش کر رہے ہیں کہ لوگوں کے دلوں کو ادھر متوجہ کریں۔ اور ان کی ذہنیت بدلیں ہماری تبلیغ مدارس و دیہات تک پہنچ گئی ہے۔ یہ سب کام ابھی تک دوستانہ نصیحت اور ترغیب کے اصول پر ہو رہا ہے اور ہم نے کسی جبر کا سہارا نہیں لیا ہے کہ شائد ہماری ترک مسکرات کی عمارت انقلاب خیالات کی مضبوط تر بنیادوں پر قائم ہو جائے بہرحال ہم ایک زیادہ خوش حال اور گرامی تر حیدر آباد بنا نیکا راستہ تیار کر رہے ہیں۔ ہمارے فرمانروا اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ کی شاہانہ مساعدت ہمارے ساتھ ہے بندگانعالی مدظلہم نے مجھے حیدرآباد مرکزی مجلس ترک مسکرات کی بحیثیت صدر نشین خدمت گزاری کا شرف عطا فرمایا ہے اور اپنے فرمان واجب الاذعان میں اس منشار ہمایونی کو صاف ظاہر فرما دیا ہے کہ حضور پرنور اپنی رعایا کو بلائے شراب سے آزاد دیکھنا پسند فرماتے ہیں۔ اپنے بادشاہ ظل اللہ کے احکام عالیہ کی تعمیل میں مجلس ترک مسکرات کے ساتھ اشتراک عمل کرنا عہدہ دار اور غیر عہدہ دار جملہ باشندگان حیدرآباد کا فریضہ ہے۔ ہمارا مقصد پاک و محترم ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا۔ فقط۔

الکحل مشروبات اور غذائیت

(بسلسلۂ گزشتہ)

سر فریڈرک گولینڈ ہاپکنس

تکسید کا عمل جسم کی بافتوں کے عمل سے الکحل کی تکسید اس امر کی دلیل ہے کہ یہ کوئی غذا کا فعل انجام نہیں دیتا۔ اکثر اس قسم کے مادے جو جسم کے لئے فائدہ مند نہیں تکسید ہوجاتے ہیں۔ اور بعض کی اخراج سے پہلے جزوی تکسید ہوتی ہے۔ لہٰذا تکسید ایک ایسا عمل ہے جس سے غیر ضروری اجزار کا اخراج عمل میں آتا ہے اور اس وقت تک جب تک کہ اس کے خلاف میں مواد جمع نہ ہو ہم الکحل کو اسی گروہ میں رکھنگے اب میں ان واقعات کے اہم اور نمایاں نقاط پر آتا ہوں۔ میرا یہ سوال ہے کہ کیا الکحل کے احتراق سے پیدا کی ہوئی قوت عضلات کے فعل میں معاون ہے؟ میں اس دعوٰی کو حالیہ تحقیق اور جو میرے خیال میں

قابل اعتماد ہے غلط ثابت کرسکتا ہوں۔ امریکہ میں (ATWATEN) اور (BENDEDICT) کے چند تجربوں کے نتائج کی بنا پر اس خیال کے قبول کرنے میں کافی مدد ملی۔ کہ عضلات کے فعل میں جتنی مد معمولی غذا سے ملتی ہے اتنی ہی الکحل بھی پیدا کرتا ہے۔ اس میں اس آلہ سے جس کو ہم انسانی حرارہ پیما کہتے ہیں بڑی مدد لی گئی ہے اور جو انسانی تحول کے بیان کا ایک معمولی حصہ ہے۔ اس میں بذاتہ الکحل پر بہت مختصر تحقیقاتی کام ہوا اور قابل ذکر بات تو ہے کہ خود محققین نے اس کو عضلاتی فعل میں معاون ثابت نہیں کیا بلکہ صرف شبہ ظاہر کیا۔

سچ تو یہ ہے کہ ان تجربوں کے نتائج غیر یقینی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ایک معمولی سے تجربے جس پر حال ہی میں کام ہوا ہے اس چیز کو یقینی طور پر حل کر دیا گیا۔ جو مندرجہ بالا دعوے کے منافی ہے حالیہ علم کیمیائی کی بنا پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جب کوئی عضلا سکڑتا ہے تو یقیناً اس میں الکحل کا کوئی فعل ضرور ہے۔ اس قسم کے واقعات بہت ہی پیچیدہ ہیں۔ اور ان کی نوعیت کا انکشاف بہترین دماغوں کی ان تھک کوششوں کا نتیجہ ہے اس میں اس شکر کا احتراق واقع ہوتا ہے جو ہم کھاتے ہیں یا نشاستہ سے حاصل ہوتی ہے جو ہماری غذا ہے۔ ہماری دوسری غذا مثلاً پروٹین بھی ایک حد تک شکر میں تبدیل ہوتے ہیں۔ مگر الکحل کسی طرح شکر میں تبدیل نہیں ہوتا۔

الکحل عام استطاعت کے بڑھانے میں ممد نہیں

یہ ابتدائی تخیلات ہیں جن کی تصدیق حسب ذیل تجربوں سے ہوتی ہے اس کو دماغ میں رکھو کہ خون سے الکحل کس طرح غائب ہو جاتا ہے۔ جو طریقہ میں نے بتلایا ہے۔ اس کے ذریعہ کسی خاص حالت میں الکحل کی تکسید کی رفتار کا یقین کیا جا سکتا ہے۔ اب فرض کیجیے کہ دوران تجربہ میں جبکہ فرد سے کوئی کام لیا جا رہا ہو تو تکسیدی عمل میں کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ مقابلۃً اس کی اس حالت کے کہ جس میں کامل سکون و آرام دیا جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس لحاظ سے الکحل اس کام کے لئے کوئی قوت فراہم نہیں کرتا تجربوں سے یہ ظاہر ہے اور میرے خیال میں اس نوعیت کے تجربوں کے لئے اپنا تھوڑا سا قیمتی وقت دینا خالی از فائدہ نہیں۔ ذیل کے تجربے ایک ایسے ادارہ میں عمل میں آئے جو تجربے اور تعلیم کے لحاظ سے بہت ہی باضابطہ ہے اس کے موضوع دو نوجوان اشخاص تھے جن کی غذا اور چال چال کی دوران تجربہ میں خاص طور پر احتیاط کی جاتی تھی۔ حالت سکون و آرام میں اس شخص کے جسم میں سے الکحل کے اخراج

کی رفتار کا یقین کیا گیا ۔ دوسری مرتبہ حالت عمل اس کا یقین کیا گیا ۔ مثلاً سائیکل چلاتے وقت ۔ بعض تجربوں میں سواری کی رفتار اور زیادہ وقفہ تک جاری رہی اور بعض میں بہت تیز اور تھوڑے وقفہ کے لئے ۔ اس دوران میں اس امر کا ظاہر کر دینا بھی ضروری ہوگا کہ کسی کام کے کرتے وقت الکوحل جوشش کے ذریعہ خارج ہوتا ہے اس کا بھی تخمینہ ضروری ہے ۔ اس لئے کہ اس قسم کے کسی عمل میں بھی تنفس تیز ہو جاتا ہے ۔

ان اہم تجربوں سے جو نتیجہ اخذ کیا وہ یہی ہے کہ کام اسی رفتار سے تیز نہیں ہو رہا تھا جس رفتار سے کہ الکحل خون اور بافتوں سے خارج ہو رہا تھا ۔ لہذا اس عضلاتی فعل کے لئے الکحل سے کوئی قوت حاصل نہیں ہوتی ۔ ایک اور مقام پر جہاں اسی قسم کے تجربے کئے گئے اسی قسم کے نتائج حاصل کئے گئے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ الکحل کا احتراق قائم رہتا ہے اور کام کی زیادتی کیساتھ اس احتراق کی رفتار میں اضافہ نہیں ہوتا ۔ سچ تو یہ ہے کہ عمل احتراق ایک محافظ عمل ہے نہ کہ عمل افادت ۔ جسم کی تپش کو قائم رکھنے کے لئے بغیر کسی خاص کام یا ورزش کے لئے بافتوں میں غذا کی (ہضم) تبدیلی کی وجہ سے حرارت پیدا ہوتی رہتی ہے ۔ اگر جسم ایسے ماحول میں منتقل کیا جائے جس کی تپش جسم کی تپش سے کم ہو تو بافتوں میں مندرجہ بالا عمل تیزی سے ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے حرارت زیادہ خارج ہوتی ہے اور جسم سے زیادہ حرارت کے نقصان کی تلافی اس سے ہو جاتی ہے ۔

الکحل اور قلوی تحوّل

دوسرا خیال جو ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتا ہے وہ قلوی تحوّل ہے جس میں ہماری غذا کو برداد فعل ہے ۔ اگر کسی شخص کو غذا دے کر کامل آرام لینے دیں تو جو نتائج اخذ ہوتے ہیں وہ اس سے بالکل جداگانہ ہیں جو الکحل کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں ۔ غذا اور الکحل دونوں صورتوں میں نتیجے خاطر خواہ حاصل نہیں ہوئے ۔ لیکن چونکہ عضلاتی فعل میں بھی الکحل مدد و معاون نہیں ہے ۔ لہذا اس میں بھی اس کا کوئی حصہ نہیں ہو سکتا ۔ حال میں ایک تحقیقاتی کام اس بنا پر کیا جا رہا ہے ۔ کہ اگر غذا کے ساتھ الکحل دیا جائے اور خصوصاً کم عمر حیوان کو تو نشو و نما تیزی سے ہوتا ہے ۔ چوہوں وغیرہ پر اس کے لئے تجربے کئے گئے مگر ان کے نتیجے تشفی بخش ثابت نہیں ہوئے ۔

چند عملی نظریے

میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے آخر میں اس کی چند عملی نظائر پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں اب تک میں الکحل کی غذائی اہمیت پر بحث کر رہا تھا۔ اکثر مرتبہ ہماری نظروں سے گذرتی ہے کہ الکحلی اشیاء میں علاوہ الکحل کے چند غذائی اہمیت رکھنے والی اشیا بھی ہوتی ہیں۔ اور اسی قسم کی شرابوں میں ظاہر ہے نہیں ہوتی۔ البتہ چند ایسی شرابوں میں جن میں الکحلی تناسب کم ہوتا ہے شکر کے شائبے پائے جاتے ہیں اور اسی کے ساتھ کچھ مقدمات گوند اور گلیسرین کی پائی جاتی ہے جس کی غذائی اہمیت قابل نظرانداز ہے۔

نظم

از لطف النساء بیگم صاحبہ اثیمہ

عرض ہے یہ جناب باری سے — عجز والحاح و آہ و زاری سے

سو بلاؤں کی اک بلا ہے شراب — قہر خلاق دوسرا ہے شراب

دشمن جان و مال وملت ہے — قاطع غیرت و شرافت ہے

کر لئے دم میں سیکڑوں ہی اسیر — لٹ گئے اس کے ہاتھوں لاکھوں امیر

کیا ملا میکشی کا تم کو صلا — نہ تو دنیا ملی نہ دین ملا

جو بضاعت تھی لٹ گئی ساری — رہ گئی پاس ذلت وخواری

مال و دولت گئی ہوئے بدنام — تف ہے اس پر کرے جو ایسا کام

اب بھی موقع ہے کچھ سنبھلنے کا — قعر ذلیل سے نکلنے کا

بچو اور بھائیوں کو اپنے بچاؤ — اٹھو اٹھو خدا کے در پر آؤ

کرو توبہ بہ خاطر غمگین

ہو اثیمہ بھی شامل آمین

تمباکو نوشی

صحت کو برباد کرنیوالی ایک بری عادت

جدید تمدن و معاشرت نے جو مضر صحت اور مخرب اخلاق عادات ہم میں پیدا کر دی ہیں۔ ان میں غالباً تمباکو نوازی کی عادت کو سب پر فوقیت اور برتری حاصل ہے اس زمانے میں تمباکو جس کثرت و زیادتی اور جن جن مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے ان سے تقریباً ہر شخص واقف ہے بالخصوص حقہ سگریٹ، سگار، چرٹ اور بیڑی وغیرہ اس کے پینے کے متعارف و مقبول طریقے ہیں تمباکو جس قدر مضر اور نقصان دینے والی چیز ہے اس کی تفصیل کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ علاوہ ازیں موجودہ کساد بازاری اور اقتصادی مشکلات کے زمانے میں اسکی بھی ضرورت ہے کہ ہم اپنے اخراجات کو محدود و معین کریں۔ مختصر یہ کہ جسم کے تمام اعضا اس سے نقصان و اذیت اٹھاتے ہیں اور یہ انسانی طبیعت کے سراسر خلاف ہے اور فضولیات میں اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو ضایع نہ کریں۔ تمباکو سرمایہ زندگی اور روپیہ دونوں کو برباد کرتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس قبیح عادت سے ہر شخص رستگاری حاصل کرے اور آنے والی نسلوں کو اس سے محفوظ رکھا جائے۔

تمباکو کی تاریخ یہ مضر صحت پتی وحشی اقوام کی یادگار ہے۔ کولمبس نے جب امریکہ کو معلوم کیا تو اس نے وہاں پر اس حیرت انگیز و دلچسپ منہ اور ناک سے دھواں نکالنے والی عادت کو دیکھا۔ وہاں سے کولمبس بطور تحفہ اس کو اسپین لایا اور یہاں سے پرتگال پہنچا۔ فرانسیسی سفیر جان نیکوٹ نے سنہ ۱۵۶۰ء میں تمباکو کی کچھ پتیاں فرانس بھیجیں۔ انگلستان میں سر والٹر ریلے نے سنہ ۱۵۸۶ء میں اسے رواج دیا۔

ہندوستان میں سنہ ۱۶۱۵ء میں انگلستان کے بادشاہ جیمس اول کا سفیر سر طامس رو شہنشاہ جہانگیر

کے دربار میں متعین ہوا تو اس نے سب سے پہلے تمباکو کا تعارف ہندوستان میں کرایا۔ کہتے ہیں کہ سر [illegible] ائرلینڈ سے آلو اور انگلستان سے تمباکو بطور تحفہ یہاں لایا اس میں شک نہیں ہے کہ آلو نے ہماری غذائی اشیاء میں بیش بہا اضافہ کیا اور اس کے لئے ہمیں اس کا ممنون ہونا چاہئے۔ مگر تمباکو نے جس قدر ہمیں نقصان پہونچایا ہے اور ہماری صحت و سرمایہ کو برباد کیا ہے وہ بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے۔

تمباکو کی روز افزوں ترقی

اس کے بعد دنیائے جدید اور قدیم میں ہر جگہ اس کا استعمال عام ہوگیا۔ وحشی اور جاہل اقوام کی ایک مکروہ و موذی عادت کو مہذب اور شایستہ افراد نے چار چاند لگا دئیے۔ اور اس کو ترویج و ترقی کی اس حد تک پہنچایا کہ آج دنیا میں جتنی زیادتی و کثرت سے اور جن جن طریقوں سے تمباکو استعمال کیا جاتا ہے دوسری کوئی چیز اتنی کثرت سے استعمال میں نہیں آتی ہے۔ صرف سگریٹوں کا شمار کیجئے تو معلوم ہوگا کہ امریکہ میں سنہ ۱۹۱۵ء میں تیرہ ارب سگریٹ پئے گئے اور سنہ ۱۹۲۴ء میں انکی تعداد (۱۷) ارب تھی جرمن میں سنہ ۱۹۱۳ء میں بارہ ارب سگریٹ خرچ ہوئے۔ مگر سنہ ۱۹۲۴ء میں (۲۳) ارب سگریٹ استعمال کئے گئے۔ جاپان میں سنہ ۱۹۲۴ء میں (۲۳) ارب سگریٹ خرچ ہوئے۔ یہ اعداد و شمار اب سے تقریباً (۱۳) سال پہلے کے ہیں اور اب تو سگریٹ نوازوں اور تمباکو نوشوں کی تعداد و کثرت احاطۂ شمار سے باہر ہوگئی ہے۔ آج تمام مہذب ممالک میں تمباکو لوازمات زندگی میں شمار ہونے لگا ہے۔ ہمارا ہندوستان بھی اس زندگی تباہ کرنے والی عادت میں ان ممالک سے کچھ پیچھے نہیں ہے۔ ہم ہر مہمان کا خیر مقدم اور استقبال ہی حقہ اور پان سے کرتے ہیں یہاں سگریٹوں اور سگاروں کے علاوہ بیڑی اور حقہ میں بکثرت پیا جاتا ہے۔ پان میں کھایا جاتا ہے۔ سونگھنے کے کام آتا ہے۔ جب سے سودیشی کی تحریک چلی ہے تو تمام اشیاء سے زیادہ سگریٹوں اور بیڑیوں کے کارخانے کھلنے شروع ہوئے۔ ان کے مالکوں نے تجارتی ترغیبوں کو اتنا پھیلایا کہ ہر کس و ناکس نے اس کا استعمال شروع کر دیا۔ کیونکہ دیسی کارخانوں نے سستی اور گھٹیا قسم کی سگریٹ اور بیڑیاں فروخت کرنی شروع کر دیں اور آج اسکا ہر شخص مشاہدہ کر سکتا ہے آٹھ دس سال کی عمر کے بچے بھی اس عادت میں مبتلا ہیں۔

تمباکو کا زہر

تحقیق و تجربہ سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ تمباکو زہر کی اقسام میں سے ہے۔ چنانچہ اس میں ایک جز نہایت تیز اور زہریلا ہوتا ہے جس کو نکوٹین کہتے ہیں۔ یہ ایک سخت قسم کا زہر ہے۔ آدھ سیر تمباکو میں تقریباً (۳۸۰) گرین یہ زہر ہوتا ہے۔ اس زہر کا ایک گرین کا ۱ حصہ

ایک کتے کو دس منٹ میں ہلاک کر دیتا ہے۔ اور انسان کو صرف تین سکنڈ میں موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ افریقہ کے حبشی سانپ کی ہلاکت کے لئے تمباکو کا تیل کام میں لاتے ہیں یعنی سانپ کے منہ میں تمباکو کے تیل کا ایک قطرہ ڈال دیتے ہیں جس سے سانپ ہلاک ہو جاتا ہے۔ تمباکو کے مضر اور زہر ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ جو شخص اسے پہلی مرتبہ پیتا ہے۔ اس کا جی متلاتا ہے چکر آتے ہیں سر میں درد ہوتا ہے۔ تمام بدن پسینہ میں شرابور ہو جاتا ہے اور کمزوری و نقاہت معلوم ہوتی ہے ایسے ہی جو شخص اتفاقاً پان میں تمباکو کھا لیتا ہے۔ اس کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ چونکہ تمباکو کے نقصانات بھی آہستہ آہستہ رونما ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی نقصانات کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ تمباکو پان میں کھانا سب سے زیادہ نقصان و اذیت کا باعث ہے۔ اس کے بعد بیڑی۔ سگریٹ اور سگار وغیرہ کی مضرت ہے۔ البتہ حقہ کے ذریعہ تمباکو کا استعمال نسبتاً کم مضر ہے کیونکہ حقہ کی صورت میں تمباکو کی کچھ مقدار پانی میں جذب ہو جاتی ہے۔ مگر مجموعی حیثیت سے تمباکو کے نقصانات بے انتہا ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس مکروہ عادت سے جلد از جلد رستگاری حاصل کریں اور جو اشخاص اس کو نہ چھوڑ سکیں وہ صرف حقہ کے ذریعہ پیا کریں اور نہایت کمی کے ساتھ۔ حقہ کو تازہ رکھنا چاہیئے اور دھواں نہ نگلنا چاہیئے اور نہ ناک کے ذریعہ نکالنا چاہیئے۔ نہار منہ بھی حقہ نہ پینا چاہیئے۔

تمباکو کے نقصانات تحقیقات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ تمباکو نوشی کی قبیح عادت سے تمام جسمانی اعضاء کے افعال میں فتور پڑ جاتا ہے۔ یعنی تمباکو جس طرح عضلاتی ریشوں کو خراش پہنچا کر مسترخی کر دیتا ہے اسی طرح خون میں جذب ہو کر قلب و تنفس کے مراکز کو کمزور اور سست کر دیتا ہے جس کی وجہ سے خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور جب ہوا کے ذریعہ اس کے ذرات پھیپھڑوں کے خانوں میں پہنچتے ہیں تو ان کے اثر سے منہ سے خون آنے لگتا ہے۔ حواس و قویٰ کو خراب کر دیتا ہے۔ تمام اعضاء میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ قوت جاذبہ کم ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اکثر اشخاص کی قبل از وقت موت کا سبب تمباکو ہی ہوتا ہے غرضکہ دنیا بھر کے ڈاکٹر اور حکیم تمباکو کے خلاف ہیں اور سب کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ تمباکو کے استعمال سے اکثر دماغی وغیر دماغی امراض مثلاً دردسر دوران سر دل کی کمزوری ضعف معدہ دمہ بےخوابی وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں ان کے علاوہ بعض جاں گسل اور موروثی امراض کے اسباب خصوصی طور پر تمباکو ہی ثابت ہوا ہے۔

تمباکو اور دماغ تمباکو سے دماغ بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اس سے دماغی نمو اور بالیدگی

رک جاتی ہے۔ چنانچہ تجربہ کے لئے طالب علموں کو چار درجوں میں تقسیم کیا تو صرف اول درجہ میں وہ طالب علم تھے جو تمباکو کو قطعاً استعمال نہ کرتے تھے تمباکو نوشی کے متعلق ایک عام خیال یہ بھی ہے کہ یہ دماغ اور پٹھوں میں تحریک پہنچاتی ہے لیکن یہ خیال غلط ہے بلکہ تمباکو نوشی حیات میں سستی اور حواس میں تکدر پیدا کرتی ہے اس سے حسن ذوق میں سستی پیدا ہو کر غذا کی لذت میں کمی ہو جاتی ہے

معدہ اور تمباکو اسی طرح تمباکو معدہ کو نقصان دیتا ہے۔ چنانچہ چرٹ پینے والے (۲۸) لڑکے نو سال سے پندرہ سال کی عمر کے جمع کئے تو معلوم ہوا کہ ان میں سے (۲۲) لڑکوں کے ہاضمے خراب ہو گئے تھے اور چھاتی میں ایک قسم کا دہڑکہ پیدا ہو گیا تھا اور ان کی نیند میں کمی ہو گئی تھی۔ درحقیقت تمباکو معدے کے پٹھوں کی طبعی تحریک کو کم کرکے ہضم کو خراب کر دیتا ہے۔

تمباکو اور سرطان ڈرا دنحور کے ایک ڈاکٹر نے سرطان جیسے ایک خبیث اور موذی مرض کا سبب تمباکو ہی بتلایا ہے خاص طور پر ردی اور سستی قسم کا تمباکو اس کا سبب ہے تمباکو کے نقصان دینے والے اجزا کا سب سے پہلے حملہ جگر پر ہوتا ہے۔

تمباکو کے علامات زبان پر زبان پر مسلسل سرسراہٹ، میٹھی میٹھی خارش کا ہونا۔ گلے میں خراش رہنا مرچوں کی سی ہلکی تیزی سانس کی نالی میں معلوم ہونا۔ اس بات کی علامت ہے کہ نکوٹین کا زہر اپنا اثر کر رہا ہے اگر یہ علامات کچھ عرصہ تک قائم رہیں تو سرطان ہو جاتا ہے۔

مشہور ڈاکٹر کیا کہتے ہیں انگلستان کے نامور ڈاکٹر سر ڈبلیو رچرڈسن نے تمباکو کے نقصانات بتائے ہیں۔

(۱) یہ خون میں کثافت پیدا کرتا ہے۔ (۲) معدہ کو کمزور بنا کر قوت ہاضمہ کو خراب کر دیتا ہے۔ (۳) دل میں فتور پیدا کرتا ہے (۴) حواس خمسہ کو ناکارہ کر دیتا ہے (۵) دماغ میں بہت ردی مادے پیدا کرتا ہے۔ (۶) رگوں اور پٹھوں پر برا اثر کرتا ہے (۷) حلق اور نتھنوں میں خشکی پیدا کرتا ہے۔ (۸) پھیپھڑوں میں آبخرات جمع ہو جاتے ہیں جس سے دائمی بلغم کا اندیشہ ہے۔

ڈاکٹر فسک نے بہت سے تمباکو نوشوں کا معائنہ کرکے تحقیق کیا ہے کہ (۱۵) فیصدی سے زیادہ لوگ دانتوں کی خرابی میں پائے گئے۔ (۲۷) فیصدی اشخاص کو پائیریا تھا۔ تمباکو کے مندرجہ بالا نقصانات مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں ورنہ کئی کتابیں تحریر ہو سکتی ہیں۔

(مسیح وکلی، دہلی)

خبریں

مدیر رسالہ ترک مسکرات کا دورہ ۔ تلجا پور و عثمان آباد ۔

(۲۴ شہریور ۱۳۴۶ف تا ۲۸ شہریور ۱۳۴۶ف)

تلجا پور ۔ بتاریخ ۲۵ شہریور ۱۳۴۶ف یوم یکشنبہ سہ پہر میں بمقام کلب ایک کمیٹی زیر صدارت جناب تحصیلدار صاحب منعقد کی گئی ۔ رائے گروچرن داس صاحب سکسینہ اڈیٹر رسالہ ترک مسکرات نے صدر انجمن کی پالیسی اور طریقہ کار کی تفصیلی طور پر وضاحت کرتے ہوئے مستقل طور پر قیام انجمن کی تحریک کی جو باتفاق آرا منظور ہوئی اور اصحاب ذیل عہدہ داران و ارکان منتخب ہوئے ۔

عہدہ داران (۱) مولوی محمد سعادت حسین خاں صاحب تحصیلدار ۔ میر مجلس ۔ (۲) مولوی محمد قربان حسین صاحب وکیل ۔ نائب میر مجلس ۔ (۳) پنڈت گنپت راؤ صاحب ... وکیل ۔ معتمد ۔ (۴) پنڈت اننت راؤ صاحب صدر مدرس ۔ نائب معتمد

ارکان ۔ (۱) مولوی بشیر احمد صاحب ... (۲) پنڈت رگھوناتھ راؤ صاحب کھٹے کر ۔ (۳) پنڈت دیوی داس راؤ صاحب پنڈھر پور کر (۴) ... داس صاحب (۵) پنڈت بھیم راؤ صاحب کوتوال (۶) پنڈت گنپت راؤ صاحب سالوں کے (۷) مولوی عبد الکریم صاحب سوداگر ۔

رات میں ۹ بجے اڈیٹر صاحب کی ... پر گاؤں کے لوگ بڑی تعداد میں جمع ہوئے معتمد صاحب انجمن نے فرمان مبارک پڑھکر سنایا ... ایک درخواست پڑھی ۔ مسٹر سکسینہ نے ترک مسکرات پر بڑی دیر تک مجمع کو مخاطب کیا ۔

۲۶ شہریور ۔ صبح ۹ بجے مدرسہ فوقانیہ ... ہال میں مسٹر سکسینہ نے طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے مسکرات کی خرابیوں کو بتلایا اور مشورہ دیا کہ وہ اس تحریک میں جو انجمن ترک مسکرات کی طرف سے جاری ہے اپنی فرصت کے اوقات میں عملی حصہ لیں ۔

انجمن کی طرف سے ایک اور جلسہ مولوی محمد قربان حسین صاحب وکیل کی صدارت میں گیارہ بجے بمقام جوبلی پارک منعقد کیا گیا ۔ مسٹر سکسینہ کی تقریر کے بعد رگھوناتھ راؤ صاحب کھٹے کر، بھیم راؤ جی کوتوال نے مرہٹی میں تقاریر کیں

نوٹ ۔ ناگ پنچمی کے تہوار پر اس تعلقہ میں اطراف کے لوگ جمع ہوتے ہیں ۔ گوری پوجا کا جلوس نکلتا ہے اس موقع پر بھی پرچار کیا گیا ۔ ۔ اصحاب نے رسالہ کی خریداری قبول کی ۔

عثمان آباد ۔ ۲۷ شہریور مسٹر سکسینہ نے معتمد صاحب انجمن عثمان آباد کی معیت میں اول تعلقدار صاحب ضلع اور دیگر عہدہ دار صاحبان و وکلا وغیرہ سے ملاقات کی اور تبادلۂ خیال کیا ۔

ڈیڑھ بجے مدرسہ فوقانیہ سرکار عالی کے طلبہ کے جلسہ میں تقریر کی ڈاکٹر بشارت علی صاحب نے فرمان مبارک پڑھا اور اہل انجمن سے ایک درخواست پڑھ کر سنائی۔ مولوی محمود علی بیگ صاحب بی اے بی ٹی پرنسپل مدرسہ نے ترک مسکرات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سہ پہر میں مسز سکسینہ نے کمرۂ وکلاء میں انجمن کے کام میں امداد و معاونت کے لئے وکلاء صاحبان کو متوجہ کیا۔

صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

قواعد

۱۔ انجمن ترک مسکرات حیدرآباد حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہوگی۔

(الف) اراکین حیدرآباد مرکزی انجمن ترک مسکرات جنکی کہ نامزدگی ذریعہ فرمان مبارک عمل میں آئی ہے۔

(ب) ایسے اصحاب جن کو اس انجمن سے ہمدردی ہے شرکا کے نام سے نامزد ہوں گے۔

۲۔ (الف) شرکا کو حسب ذیل جماعتوں میں تقسیم کیا جائیگا

(الف) سرپرست شرکار (ب) دوامی (ایضاً) (ج) عام (ایضاً) (د) طالبعلم (ایضاً)

(ب) سرپرست شرکا وہ ہوں گے جو کم از کم یکمشت ... روپیہ عطیہ دیں۔

(ج) دوامی شرکا وہ جنہوں نے کم از کم یکشت ... روپیہ عطیہ دیا ہے۔

(د) عام شرکا، وہ ہوں گے جو رسالہ ترک مسکرات کے مستقل خریدار ہیں یا کم از کم سالانہ ایک روپیہ چندہ دیتے ہیں

(ہ) طالب علم شرکا وہ طلبا ہیں جو سالانہ چار آنہ چندہ ادا کرتے ہیں۔

۳۔ مرکزی انجمن ترک مسکرات کے اراکین جن کی کہ نامزدگی ذریعہ فرمان مبارک ہوئی ہے ان سے توقع کیجاتی ہے کہ وہ کم از کم سالانہ چوبیس روپیہ چندہ ادا کریں۔

۴۔ وہ ہمدرد اصحاب جو مذکورۂ بالا جماعتوں میں نہیں آتے انھیں اختیار رہے کہ بلدہ یا اضلاع میں انجمنیں قائم کریں اور صدر انجمن ترک مسکرات سے اس کے الحاق کے لئے درخواست کریں۔

توضیح۔ سرپرست شرکار دوامی شرکا اور عام شرکا سے کوئی دو یا زیادہ جماعتوں کو یہ اختیار رہے کہ وہ ایک انجمن قائم کریں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی انجمن صرف متذکرہ بالا ایک ہی جماعت تک محدود ہو۔

۵۔ طلبا شرکار کے بارے میں طلبا کی کوئی تعداد جو کسی خاص مدرسہ کے یا مختلف مدارس کے ہوں ان کو اختیار رہوگا کہ صرف طلبا شرکار کی انجمن قائم کریں۔

۶۔ متذکرۂ صدر طریقہ کے علاوہ مرکزی انجمن ترک مسکرات کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ بطور خود کسی مقام پر جہاں کہیں کہ وہ ضروری تصور کرے اس قسم کی شاخ قائم کرے۔

۷۔ طلبا ء سرکار کی کوئی شاخ کو خواہ وہ حیدرآباد کی ہو یا اضلاع کی یہ حق ہوگا کہ ہر پچاس یا اس سے کم طلباء سرکار کی تعداد کے لئے یا اس کے جزو سے "کونسل" میں جس کی کہ تعریف کی گئی ہے ایک ایک نمائندہ روانہ کرے۔

مثال اگر کسی انجمن میں (۷۵) اراکین ہوں تو ایسی انجمن کو اختیار ہوگا کہ دو نمائندے روانہ کرے۔

۸۔ انجمن ترک مسکرات کے دو قسم کے جلسے ہوں گے۔

۱۔ جلسہ جو صرف حیدرآباد مرکزی انجمن ترک مسکرات تک محدود ہوگا۔

۲۔ کونسلوں کے جلسے جن کی کہ تعریف دفعہ (۹) میں کیگئی ہے۔

۹۔ ایسے جلسے جس میں مختلف شاخ کمیٹیوں کے اراکین کو۔ حیدرآباد مرکزی ترک مسکرات کمیٹی اور طلباء کے نمائندوں کے ساتھ جن کا کہ انتخاب تحت دفعہ (۷) کیا گیا ہو شریک ہونیکا حق حاصل ہو کونسلوں کے جلسے کہے جائیں گے۔

۱۰۔ "کونسل" کے جلسوں کے حسب ذیل دو اقسام ہیں۔

۱۔ شہر کی کونسل کے جلسے جس میں حیدرآباد مرکزی انجمن ترک مسکرات کے اراکین اور شاخ کمیٹیوں کے اراکین جو شہر حیدرآباد میں کام کرتے ہیں اور شہر کے طلباء کے نمائندے جن کا کہ انتخاب تحت دفعہ (۷) ہوا ہو شریک رہیں گے۔

۲۔ اسٹیٹ کونسل کے جلسوں میں حیدرآباد مرکزی انجمن ترک مسکرات کے اراکین شاخ کمیٹیوں کے اراکین جو اضلاع میں کام کرتے ہوں۔ سٹی کونسل اور اضلاع کے طلباء کے نمائندے شریک رہیں گے۔

۱۱۔ سٹی کونسل کے جلسے جیسی کہ ضرورت محسوس ہووے اور حسب موقع منعقد کئے جائیں گے لیکن اسٹیٹ کونسل کے اجلاس کم از کم سال میں ایک بار ہونا لازمی ہوگا۔

۱۲۔ اس لحاظ سے طلباء سرکار کو یہ اختیار ہوگا کہ کونسلوں کے جلسوں میں شریک ہے لیکن ان کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ بحث مباحثہ میں حصہ لیں بحث مباحثہ میں صرف نمائندگان طلباء حصہ لے سکتے ہیں جن کا کہ انتخاب تحت قاعدہ (۷) عمل میں آیا ہو۔ ۱۳۔ ان قواعد کے تحت جو شاخیں قائم ہوں ان ہدایات اور اس پالیسی کے تحت جو کہ وقتاً فوقتاً حیدرآباد مرکزی انجمن ترک مسکرات کی جانب سے دیجائے اپنا کام کریں گی۔

بمبئی پن اسٹور

قریب مسجد سنگ گولیگوڑہ مختلف قسم کے فونٹن پن درست و فروخت کئے جاتے ہیں و نیز انپر ہر زبان میں سنہری نام کندہ کیا جاتا ہے۔

قواعد و ضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستیٔ اخلاق سے متعلق ہونگے۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ فرمائیں خط و کتابت صاف ہونا چاہیئے

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیۓ چار آنے رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳/ ہوگا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط و کتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز چار مینار حیدرآباد دکن

رسالہ ترک مسکرات

نمبر ۲ — دی سنہ ۱۳۴۷ف

صدر نشین

عالی جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت وامور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آر مدوائنگار صاحب ایم۔ بی۔ ای

ارکان

بہادر یار جنگ بہادر
بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او۔ بی۔ ای
ی۔ پال صاحب او۔ بی۔ ای

ریورنڈ ایف۔ سی۔ سیدکر
جناب راجہ بہادر حسین بشنو لیثہ
جناب نواب یمین جنگ

فہرست مضامین

دے سنہ ۱۳۴۷ف م نومبر سنہ ۱۹۳۷ء

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

لوگ غم غلط کرنے کو پیتے ہیں
لیکن
جتنا ہی پیتے ہیں۔ اُتنا ہی قعرِ غم میں غرقاب ہوتے جاتے ہیں

سر صدر المہام بہادر مال کی تقریر

ڈنلاپ آنجہانی کی برسی کے موقع پر جو ۲۵ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو منائی گئی مولوی غلام محمود صاحب قریشی پی ۔ سی ۔ ایس ۔ ناظم آبکاری نے اپنے سررشتہ کی کارگذاری اور درجہ بدرجہ ترقی کے متعلق ایک تفصیلی نوٹ پڑھ کر سنایا جسمیں شراب اور سیندھی کے حقوق قایمہ کی تنسیخ کی تحریک پر بھی آپنے کافی روشنی ڈالی ۔ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بیان کیا کہ کسطرح یہ تحریک جو حکومت اور رعایا دونوں کیلئے یکساں مفید ہے ۔ مسٹر ڈنلاپ کے زمانہ میں شروع ہوئی ۔ اور مختلف مرحلوں سے گذرتی ہوئی اب پایۂ تکمیل کو پہونچی ۔ اس کے بعد معزز صدر المہام بہادر مال نے حسب ذیل تقریر فرمائی ۔

آج ہم مسٹر ڈنلاپ کی سالگرہ کے موقع پر انکی مساعی کی یاد کو خصوصیت کے ساتھ تازہ کریں تو بجا ہے یہ کوشش جیسا کہ آپ نے قریشی صاحب سے ابھی سنا بدہ میں شراب اور سیندھی کے حقوق قایمہ کے مطالبات کی معدومی کی شکل میں جن سے حکومت کو کثیر مالی نقصان اور رعایا کو ضرر پہونچ رہا تھا ابھی تین ہفتے بھی نہیں گذرے کہ بارآور ہوئی ہیں ۔ تمام دنیا میں حقوق قایمہ ہی ترک مسکرات کے اصلاحی کام کے راستے میں حائل ہورہے ہیں ۔ اور آج مسٹر ڈنلاپ کی روح ہماری اس مسرت میں شریک ہوگی ۔ کہ آخر کار ان موانع کو دور کردیا گیا ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ مسٹر بھروچہ جنہوں نے اس مقصد کے حصول کے لئے ثابت قدمی کے ساتھ جد و جہد کی تھی علالت کے باعث آج کی صحبت میں شریک نہ ہوسکے ۔ لیکن مسٹر قریشی یہاں موجود ہیں جو انکے شریک کار رہے اور جنہوں نے اس کام کو پایۂ تکمیل کو پہونچا دیا ۔

شہر حیدرآباد میں خاموش اور تقریباً غیر محسوس طریقہ پر ایک ایسی سماجی اصلاح کو رائج کیا جارہا ہے ۔ جس کے دوررس نتائج فوراً محسوس ہونگے ۔ اور جوں جوں زمانہ گذرتا جائیگا زیادہ شدت سے محسوس ہونے لگینگے ۔ ہم اسپر قناعت نہ کریں اسلئے کہ ہم مزید اصلاح کی ضرورت اور ترک مسکرات کے سلسلہ میں ہندوستان میں جو ترقی ظاہر ہورہی ہے اس سے بیخبر نہیں ہیں ۔ حکومت اس خصوص میں جو بھی پالسی اختیار کرنا چاہے اسے نافذ کرسکتی ہے اسلئے کہ اب اسکا راستہ صاف ہوگیا ہے ۔

(معلومات عامہ)

شیمپین کے بجائے ناریل

سر فیروز خاں نون نے انگلستان میں سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی کے پچیسویں جہاز کو سمندر میں تیرانے کی رسم ادا کرتے وقت نہایت جرات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے انگلستان ایسے قدامت پرست ملک کے بالاستحکام قائم شدہ رواج کے خلاف یہ تقریب شیمپین کی بوتل کے بجائے ایک ناریل توڑ کر انجام دی ایک مسلمان سے اسکے خلاف توقع بھی نہیں کی جا سکتی تھی۔ اس سے زمانہ کی اُمید افزا حالت کا پتہ چلتا ہے۔

بظاہر یہ معمولی واقعہ ہے مگر اس میں آئندہ ترقی عظیم کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اس سے سر فیروز خان اور ان کی قوم کے دلی جذبات کا حال معلوم ہوتا ہے اور مشرق کے حقیقی میلان طبعیت اور شراب سے اسکے تنفر کا ثبوت ملتا ہے۔

اس سلسلہ میں ہم ان ذہنیتوں کی نسبت اظہار ناپسندیدگی کرتے ہیں جنہوں نے کہا جاتا ہے کہ چند ماہ قبل شملہ میں ایک کاکٹیل پارٹی میں شرکت کی تھی۔

ایک مقولہ ہے کہ "وعظ دینا آسان ہے اور خود عمل پیرا ہونا مشکل" اس مقولہ کے صحیح مصداق صاحبان سیاست اور ارباب نظم و نسق ہوتے ہیں۔

ایک خط

جناب من ۔ مہاتما گاندھی اپنے موقر جریدہ ہریجن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کی رائے میں ہندوستان کو مسکرات کی لعنت سے زیادہ سے زیادہ تین سال میں پاک ہو جانا چاہئے۔ ان کے امتناع سکر کا تصور شراب، افیون اور دوسری مسکرات پر بھی حاوی ہے۔

(۱۴) سالہ عملی تجربہ کی بنیاد پر جو معلومات حاصل ہوئے ہیں۔ ان کے لحاظ سے حسب ذیل امور قابل غور ہیں

ف ۱ ۔ اجازت نامہ جات آبکاری قابلیتاً ان اشخاص کو ہرگز نہ دئے جائیں جو مسکرات میں سے کسی شئے کے استعمال کے عادی ہوں۔ ہر اجازت یافتہ کو مسکرات سے مجتنب ہونا ضروری ہے اگر کسی رقبہ مقامی میں ایسا شخص ہمدست نہ ہو سکے تو دوسرے مقام کا آدمی جو شرط اجتناب کو پورا کرتا ہو اجازت یافتہ آبکاری بنایا جا سکتا ہے۔

ف ۲ ۔ اجازت یابوں کے انتخاب میں انسپکٹران آبکاری کو کسی قسم کا دخل نہ ہونا چاہئے یہ رائے انتظام آبکاری کے متعارف واقعات کا نتیجہ ہے۔

ف ۳ ۔ کلوار بطور کلیہ ہمیشہ خارج از بحث سمجھے جائیں اگر کوئی استثناء قایم کیا جائے تو اس کے واسطے مخصوص حالات کی موجودگی شرط مقدم ہوگی۔

ف ۴ ۔ انسپکٹران آبکاری کو (۲۰) روز تک حقیقی معنوں میں مفصلات میں بہ سبیل دورہ مقیم رہنا چاہئے ان کا فرض ہوگا کہ پولیس سرکاری عہدہ دار اور ملازمان انجمن ہائے امداد باہمی و دیہات سدھار کے اشتراک عمل سے بہ اغراض تشویق ترک مسکرات باقاعدہ محافل و مجالس منعقد کریں اور ناجائز کشید گی شراب کے واقعات کو منظر عام پر لائیں۔

ان پر لازم گردانا چاہئے کہ وہ اپنے دورہ کی تفصیلی رپورٹ اپنے عہدہ داران بالادست مددگار ناظم آبکاری کے ملاحظہ میں پیش کرنے یہ رپورٹ اضلاع کے عہدہ داران آبکاری کے پاس بھجوائی جایا کرے۔

ف ۵ ۔ انسپکٹران آبکاری کیلئے یہ امر جائز نہ رکھا جانا چاہئے کہ وہ اپنے چپراسیوں سے خانگی کام لیں۔

۶ ۔ مددگار ناظم آبکاری کا عہدہ حذف کر دیا جانا چاہئے ۔
۷ ۔ دفتر معلومات عامہ کو چاہئے کہ مفید ادب، ان عہدہ داروں اور خانگی اشخاص کے لئے فراہم کرے جو اس مہم اصلاح میں شریک کار ہوں ۔
۸ ۔ کسی ملازم محکمہ آبکاری کو دو برس سے زائد بہ حیثیت صیغہ وار آبکاری کارگزاری کا موقع نہ دینا چاہئے ۔
۹ ۔ (۳۳) فیصدی دوکانات آبکاری مسدود کر دی جانی چاہئیں ۔
۱۰ ۔ ایسے شہروں میں جن کی آبادی پندرہ ہزار سے کم ہو ۔ ہر نوع کے مسکر کی فرداً فرداً صرف ایک ہی دوکان ہونی چاہئے ۔
۱۱ ۔ اوقات فروخت کی پابندی نہایت سختی سے کرائی جانی چاہئے ۔

راقم ایک پرہیزگار
"لیڈر" ۔ الہ آباد"

انسداد مسکرات کی مہم

انسداد مسکرات کی مہم کے سلسلہ میں کانگریس وزارتیں اور خصوصاً مدراس کی کابینہ جو جدوجہد کر رہی ہے وہ بہت خوش آیند ہے ۔ وزیر اعظم مدراس آنریبل سری راجگوپال چاریہ نے اس خصوص میں شروع ہی سے جس جوش عمل اور شخصی دلچسپی و توجہ کا ثبوت دیا ہے اور دوسرے وزراء کے اشتراک و تعاون نے اس مہم کو آگے بڑھانے میں اب تک جو کامیابی حاصل کی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مدراس ترک مسکرات کے معاملہ میں اور دیگر صوبہ جات کی بڑی اچھی طرح رہنمائی کرے گا ۔

سیلم میں اس مہم کا عملی طور پر آغاز ہو چکا ہے وزیر اعظم مدراس اور ان کے رفقاء جگہ جگہ دورے کر کے اپنی تقریروں کے ذریعہ مسکرات کے خلاف کافی پروپگنڈہ کر چکے ہیں ۔ وزیر اعظم مدراس موجودہ مہم کے سلسلہ میں

اعلیٰ توقعات رکھتے ہیں، چنانچہ آپ نے اپنے ایک بیان میں توقع ظاہر کی کہ اگر مدراس ساری دنیا کی نہیں تو کم از کم انسدادِ مسکرات کے سلسلہ میں ہندوستان کی اچھی طرح رہنمائی کرسکتا ہے۔

مسکرات کے کثرتِ استعمال نے ہندوستانیوں جیسے غریب اور مفلس باشندوں کی اقتصادی، اخلاقی اور جسمانی حیثیت کو جس بری طرح متاثر کیا ہے اُسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کانگریسی وزارتیں متحدہ طور اس مہم کو کامیاب بنانے کا عزم رکھتی ہیں لیکن ابھی دیگر صوبہ جات میں بعض حالات و وجوہ کی بناء پر پوری طرح اس طرف توجہ نہیں ہوسکی ہے، توقع ہے کہ کانگریسی وزارتیں اپنے دور میں اس مہم کو کامیاب بنانے کی ممکنہ سعی کریں گی اور اس طرح بقیہ دیگر صوبہ جات اور دیسی ریاستوں میں بھی اس مہم کی طرف توجہ کیجائیگی۔ مسکرات کے سلسلہ میں ہماری حکومت نے کچھ عرصہ سے جو پالیسی اختیار کی ہے اس کا منشاء یہ ہے کہ مسکرات و منشیات کی قیمتوں میں بتدریج اضافہ کرکے عوام کی قوتِ خرید کو متاثر کیا جائے اور اس طرح محاصل کے اضافہ سے مسکرات کی تعداد میں کمی واقع ہو اس پالیسی کا بڑی حد تک مطلوبہ نتیجہ برآمد ہو رہا ہے۔

(صبح دکن)

نشہ اور ہماری آیندہ نسلیں

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدرالمہام عدالت و امور مذہبی و صدرنشین انجمن ہذا

زندگی میں اگر غور کیا جائے تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ثابت ہوگا کہ انسان اپنی خورد و نوش کے لئے کن چیزوں کا انتخاب کرے۔ انسان کا معدہ ایسا بنایا گیا ہے کہ بہت سی چیزوں کو ہضم کرسکتا ہے۔ لوگ تو ایسے دیکھے گئے ہیں کہ کنکر، پتھر، شیشہ اور لوہا نگل جاتے ہیں اور یہ چیزیں دوسرے راستہ سے نکل جاتی ہیں بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جزوِ بدن ہوجاتی ہیں۔ گو اسمیں شک نہیں کہ انسان کی عمر کا دار و مدار اس پر ہے کہ وہ اپنی خورد و نوش کے واسطے کن چیزوں کا انتخاب کرتا ہے۔ زندہ رہنا ایک امر ہے اور زیادہ دنوں تک زندہ رہنا دوسرا امر ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے قسمت کے مسئلہ کو بھول جائیے اور خدا نے جو عقل

دی ہے اسکو کام میں لاکر غور کرے کہ عمر بڑھانے کے واسطے کن چیزوں کو کھانا پینا چاہئے ۔ بچہ ماں کے دودھ سے پلتا ہے ۔ لیکن دوسری مصنوعی غذا بھی دیجا سکتی ہے مگر دونوں میں بڑا فرق ہے ۔ ولایت میں جب سے غذا کے مسئلہ پر غور کیا گیا اور صحت کے اصولوں کے لحاظ سے انتظامات شروع کئے گئے تو جیساکہ وسکونٹ آسٹر نے دارالامرا میں ۵ مئی ۱۹۳۷ء کو بیان دیا کہ ولایت کے لوگوں کی اوسط عمر نے اب بمقابلہ ۱۹۱۰ء کے یعنی ۲۷ برس کے دوران میں آٹھ برس بڑھ گئے اگر ۱۹۱۰ء میں انگریزوں کی اوسط عمر ۶۰ برس ہوتی تھی تو اعداد و شمار سے یہ معلوم ہوا کہ اب انکی اوسط عمر ۶۸ برس کی ہوگئی ہے ۔

لیگ آف نیشنس نے ایک کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کی کہ اس مسئلہ پر غور کرے کہ خورد و نوش کو انسان کی تندرستی، زراعت اور اقتصادی پالسی سے کیا تعلق ہے ۔ اس کمیٹی کے چیرمن ۔ وسکونٹ آسٹر تھے پوٹلکے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ شکاگو میں بچوں کی جو نمائش ہوئی اُن میں ایسے اچھے بچے جنہوں نے ماں کے دودھ سے پرورش پائی تھی (۵ر۷۸) فیصدی تھے اور جنہوں نے کچھ تو ماں کا دودھ پیا تھا اور کچھ اوپر کا وہ (۰ر۴۷) فیصدی تھے اور جو لڑکے مصنوعی غذا سے پالے گئے تھے اور اچھی حالت میں تھے وہ صرف (۵ر۸) فی صدی تھے ۔ جس سے ظاہر ہوا کہ جو لڑکے ماں کے دودھ سے پالے نہیں گئے تھے اور مصنوعی غذا پر اون کی پرورش ہوئی تھی ۔ اون میں سے تقریبًا (۹۲) فیصدی مرگئے یا کمزور رہے ۔ صرف ۸ فیصدی اچھے تھے ۔ برخلاف اسکے وہ بچے جو ماں کے دودھ پر پالے گئے ان میں صرف (۵۲) فیصدی کمزور رہے یا مرگئے لیکن (۴۸) فیصدی اچھے رہے ۔ اسی رپورٹ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعی غذا سے پالے ہوئے بچوں میں (۵۶) فی صدی اموات زیادہ ہوئے ۔

پروفیسر ہنگ جو ایک بہت بڑے ڈاکٹر ہیں اونہوں نے اس امر کی تحقیقات کی کہ جو عورتیں دودھ پلا کر اپنے بچوں کو پال سکتی ہیں اُن کی تعداد فی صدی کسقدر ہے ۔ اُن کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ منجملہ اُن عورتوں کے جو اپنے بچوں کو دودھ نہ پلا سکیں یا ان کے دودھ ہی نہ تھا ان میں (۷۸) فی صدی ایسی تھیں جن کے باپ اور دادا شراب پیتے تھے لہذا ظاہر ہوا کہ شراب کے پینے سے ہماری آئندہ نسلوں پر کیا اثر پڑسکتا ہے ۔ اگر ہم آج شراب پیتے ہیں تو صرف اپنے ہی دشمن نہیں بنتے صرف اپنی ہی زندگی خراب نہیں کرتے بلکہ اسکی وجہ سے ہماری نسل جو پیدا ہوتی ہے وہ عورتیں اپنے بچوں کے دودھ پلانے کے قابل نہیں رہتیں کیا یہ آئندہ نسلوں پر ہمارا ظلم نہیں ہے ؟ خدا کے قوانین بہت مستحکم ہیں ان کے اثرات نسلاً بعد نسلاً چلتے ہیں ۔ انسان ایک بدفعلی کرتا ہے تو اسکا خمیازہ نسلوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے ۔ باپ کی بیماری اور مرض کا اثر بچوں پر پڑتا ہے ۔ یاد رکھنا چاہئے کہ جب اعمال کی بازپرس ہوگی تو ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے

یہ نسلیں جو خراب ہوئی ہیں وہ بازپرس کے وقت خود اپنے والدین کو اپنی بدترین حالت کا ذمہ دار قرار دیں گی ۔

متذکرہ بالا رپورٹ میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ جہاں جہاں اور ولایت کے جن جن طبقوں میں عمر کا اضافہ ہوا ہے وہ وہی طبقہ اور اشخاص ہیں جن میں نشہ کا استعمال بہت کم ہو گیا تھا ۔ اس تمام رپورٹ میں اسکا کہیں اشارہ نہیں ہے کہ الکحل یا نشہ سے انسانوں کی تندرستی بڑھتی ہے یا کسی طرح یہ غذائیت کا کام دیتا ہے ۔ اس رپورٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۹۳۶ء میں تمام دنیا میں (۵۰۰۴) کروڑ گیلن بیر بنائی گئی جو کہ جو سے بنتی ہے ۔

خیال کرو کہ اگر یہ جو انسان کی غذا کے لئے استعمال کیا گیا ہوتا تو بنی نوع انسان کی صحت کو کسقدر فائدہ ہوتا ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کروڑوں من جو کی اسقدر بیر بنا کر ضائع کیا گیا ۔ آج لاکھوں من مہوہ اس ریاست کا ہم شراب بنانے میں استعمال کر رہے ہیں ۔ یہ مہوہ خدا کا دیا ہوا پھل انسان کی تندرستی اور غذا کے لئے کیسی خوبی سے استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ جو لوگ مہوہ کی کھیر بناتے ہیں وہی اسکے مزہ کو جانتے ہیں ۔ لیکن جو یہ لاکھوں من مہوہ انسان کی غذا کے استعمال سے نکال کر شراب کی بھٹی میں ڈالدیا جاتا ہے اور اس سے شراب کھینچی جاتی ہے تو کسقدر ہماری غذا ضائع ہو جاتی ہے ۔ اس کا اندازہ ہم کر سکتے ہیں ۔ ہم کو امید ہے کہ لوگ اس مسئلہ پر غور کریں گے اور دیدہ و دانستہ شراب و نشہ کو استعمال نہ کریں گے جس سے ایسے بڑے بڑے نقصانات نہ صرف موجودہ انسانوں کو بلکہ آیندہ نسلوں کو بھی ہوتے ہیں ۔

اقتباسات

یہ بات مان لی گئی ہے کہ شراب مقوی دماغ نہیں بلکہ اسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ ہوش وحواس کا دائرہ تنگ ہوجاتا ہے۔ دماغ کی اعلیٰ قوتیں بتدریج متاثر ہوکر ادنیٰ قوتیں کام کرنے لگتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اکثر وہ لوگ جو تھوڑا سا بھی نشہ کرتے ہیں اون کے خیالات اِدھر اُدھر دوڑنے لگتے ہیں اور غور وفکر کی قوت غائب ہوجاتی ہے۔

× × × × × × × × × × × × × × × × ×

ڈاکٹر چارلس ڈبلیو ایلیٹ کی مشہور تقریر میں جو اونہوں نے بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۱۵ء افسران حفظان صحت عامہ اور مساچوسٹس اسوشین کے ممبران حفظان صحت کے روبرو کی تھی حسب ذیل بیان بھی شامل تھا۔

”دوسری وہ خرابی جسکے انسداد کیلئے تمام جماعت ہائے حفظان صحت کو پوری قوت سے توجہ کرنی چاہئے شراب نوشی ہے۔ عوام کے فائدے کے لئے شراب نوشی کے متعلق ان ہی دو باتوں پر بخوبی روشنی ڈالنی چاہئے۔ اول یہ کہ تمام آبادی کو یہ اچھی طرح باور کرادینا چاہئے کہ عادتاً شراب پینے سے اہل ملک کی دولت بڑھانے کی قابلیت بہت زیادہ کمزور ہوجاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ غذو دا ور اعصاب پر شراب کے پینے سے جو اثرات پیدا ہوتے ہیں اوس کے متعلق حال ہی میں تجربات کرنے سے بلا شبہ یہ متحقق ہوا ہے کہ شراب ہمیشہ نقصان پہنچاتی ہے اور تندرستی یا بیماری میں کسی موقع پر بھی اس کا استعمال فائدہ بخش نہیں ہوتا ہے سب سمجھ دار انسانوں نے تھکاوٹ یا سردی سے بچنے کے لئے شراب کا استعمال ترک کردیا ہے۔

یہ خرابی اول تو وہاں جڑ پکڑتی ہے جہاں ذاتی اغراض ہیں یعنی جنکا کثیر التعداد روپیہ فائدہ کے لحاظ سے اسپرٹ، بیر اور شراب کے بنانے رکھنے اور تقسیم کرنے کے سامان میں لگا ہوا ہے اور دوسرے

اس طریقہ ٹیکس میں جڑ پکڑی ہے جس کے عام طور پر اہل یورپ عادی ہیں۔ ابتک ڈاکٹروں و نیز افسران حفظان صحت نے شراب کے استعمال کے متعلق بہت ہی مذبذب رائے دی ہیں۔

اب یہ فرض ممبران حفظان صحت کا ہے کہ وہ اس بدترین روگ کی روک تھام کی تدابیر کو استعمال کرکے دور کریں۔ اُن کو اُن تمام خاص معلومات اور تحقیقات کو کام میں لانا چاہئے جو کہ انسانی جسم پر شراب کے اثرات کے متعلق ہیں۔ اون کو واضعان قانون کے پاس جانا چاہئے کہ وے جو سالانہ منافع اسوقت شراب کے بنانے اور بیچنے سے ہوتا ہے۔ اوسکا کوئی دوسرا بدل تلاش کریں اور ایسے ہوشیار نصیحت کرنے والوں کی تعداد بڑھادیں جنہوں نے گزشتہ پچاس سال میں اپنی اخلاقی تعلیم کی وجہ سے عقلمند اور سمجھدار طبقہ پر ترک مے نوشی میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ بلاشبہ اس معاملہ میں اطبأ اور ممبران حفظان صحت پر نوجوان طبقہ کو سمجھانے کی بہت بڑی ذمہ واری ہے۔ مگر ایسی ہی ذمہ داری واضعان قانون یونیورسیٹی، عدالت و حکام کو رائے دینے کے تعلق سے بھی ہے۔

× ×

امریکہ کی سنسینٹی اُہیو کی جماعت حفظان صحت عامہ کے سالانہ جلسہ میں ڈاکٹر ہاون امرسن نے جبکہ وہ شہر نیویارک کے محکمہ حفظان صحت کے کمشنر تھے بتاریخ ۱۴۔ اکٹوبر ۱۹۱۶ء اپنی تقریر میں فرمایا کہ مسلمہ ڈاکٹری تجربات کے علاوہ اور بھی چند ایسے واقعات ہیں جو کہ اس مسئلہ کی اور بھی تائید کرتے ہیں کہ شراب نوشی وبائی بیماری کی مدافعت کی قوت کو کمزور کردیتی ہے اس مسئلہ پر گو ڈاکٹری کے تجربات بالکل متفق ہیں لیکن ڈاکٹری تجربات نہ تو اسطرح حاصل کئے گئے ہیں اور نہ اس صورت سے تحریر کئے گئے ہیں اس سے ان لوگوں کے لئے جو کہ شراب کو صحت عوام کے لئے مضر خیال کرتے ہیں ایک معقول اور مدلل بحث ہوسکے اسلئے ضروری ہے کہ کیمیائی شہادت اور خاص تحقیقات میں اسکی تلاش کریں، میں آپ لوگوں کے ملاحظہ اور تعلیمی سلسلہ میں استعمال کے لئے چند تجربات پیش کرتا ہوں۔

۱۔ کان ریڈی (Conradi) ثابت کرتا ہے کہ ان لوگوں میں جو کہ عام طور پر شراب کا استعمال کرتے ہیں ہیضہ کے ٹیکہ کے بعد ہیضہ کے دفعہ کرنے کا مادہ بہت کم پیدا ہوا یا یوں کہئے کہ ایک جماعت میں ہیضہ کی روک تھام بذریعہ ٹیکہ کافی طور سے کیا سکتی ہے۔ لیکن اگر لوگ بعد لینے ٹیکہ کے شراب کا استعمال جاری رکھتے ہیں تو ہیضہ کے دفعیہ کا مادہ جو کہ بذریعہ ٹیکہ

پیدا کیا جاتا ہے اسکا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

پام پونکس (Pam Pounkis) اور زیکلی (Szeckley) پاگل کتے کے کاٹنے کے علاج میں اور اسکا زہر دور کرنے میں اکثر ان لوگوں میں جو شراب کے عادی تھے ناکامیاب رہے اور زہر یلہ مادہ زائل نہ کیا جا سکا ان ڈاکٹروں نے اس امر کی تحقیقات میں بمقام بوڈاپیسٹ پچیس سال سے زیادہ صرف کئے۔

۳۔ (Reich) نے معلوم کیا کہ بلاشبہ شراب نوشی جسم میں بیماری کے دفعہ کرنے کا مادہ کم کرتی ہے چنانچہ ٹائیفائڈ کے جرثیم کو جسمانی ذروں نے کم نگلا اور انسانی خون کے سرخ ذرات خون کے وزن کے مقابلہ میں کم وزن کے نمک کے پانی میں نسبتاً کم قائم رہینگے۔

یہ وہ نہایت کارآمد طریقے ہیں جن سے جسم کے نسبت بیماری کے دفعہ کرنے کی قوت کا اور بیماری سے جلد متاثر ہونیکا اندازہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ اسکے کہ کسی مرض سے متاثر نہ ہوسکنے کی اہلیت کم ہوجاتی ہے اور جب کوئی مرض پیدا ہوجائے تو اسکے مقابلہ کی قوت میں کمی ہو جاتی ہے۔ الکحل کے استعمال سے امراض خبیثہ کے پیدا ہوجانے اور پھیلنے میں بڑی مدوملتی ہے۔

بنے ڈکٹ (Benedict) اور ڈاج (Doge) مشہور نقشہ میں جو الکحل کے اُن اثرات کے متعلق ہے جو دماغ پر پڑتے ہیں اور جو انہوں نے انسانوں کو تھوڑی مقدار میں الکحل دیکر اسکے فوری اثرات کو نوٹ کرکے ہوئے تیار کیا ہے۔ اس خیال کی صحیح بنیاد قایم ہوتی ہے جو عام طور سے رائج ہے کہ الکحل کے استعمال سے حادثات کی طرف طبیعت مائل رہتی ہے جن کو مشاہدہ کرنے کا کبھی بھی اتفاق ہوجاتا ہے اُن کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حادثات کی طرف طبیعت کے میلان میں زیادتی اسوجہ سے ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کو جو نشہ میں چور ہوں اپنے پاس کی اردگرد کی چیزیں جو علامات کا کام دیتی ہیں اور ایک باخبر انسان کے لئے ہوشیار ہوجانے کی اطلاع بن جاتی ہیں دیر میں نظر آتی ہیں اور ان کے لحاظ سے عمل کرنے میں بھی دیر ہوتی ہے اور ہاتھ پاوں اس تیزی سے حرکت نہیں کرتے کہ چوٹ لگنے سے بچا جا سکے۔

× ×

یاد رکھنا چاہئے کہ حادثہ کے وقوع میں آنے یا نہ آنے کا انحصار اسپر ہوتا ہے کہ رگیں اور پٹھے کسقدر تیز اور عمدگی کے ساتھ اور پھسلکر متحرک ہوتے ہیں۔ جب کبھی کوئی حادثہ ہوجاتا تو یہ کہا جایا کرتا تھا کہ اوسکی وجہ یہ ہے کہ آدمی پی کر مست ہوگیا تھا اب یہ پتہ لگ گیا ہے کہ کسقدر سستی آجاتی ہے

اور یہ کہ اگر ذرا سا الکحل بھی پیا گیا ہو تو لازماً آنکھ۔ آواز اور ہاتھ برابر کام نکرینگے اور اسلئے ضرر پہنچیگا۔
بریکلے Brickley کے مشاہدات کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) الکحل کے حادثات واضح ہوتے ہیں۔
(۲) مرض کی تشخیص دشوار ہو جاتی ہے۔
(۳) حادثہ کے وقت کسی متعدی مرض کے پیدا ہو جانیکا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔
(۴) معقول علاج میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔
(۵) پیچیدگیوں کے پیدا ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔
(۶) اصلاح میں دیر لگتی ہے۔
(۷) حادثات کی وجہ سے جو اموات واقع ہوتی ہیں ان کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

× ×

آپ پبلک ہلتھ آفیسر اور آپکا اسٹاف اپنی ذاتی مثال پیش کرنے اور تحریر اور تقریر کے ذریعہ مخلوق کو اس عادت سے چھڑانے کے لئے کیا کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے بہت زیادہ اموات واقع ہوتی ہیں اور اور امراض پھیلے ہیں۔ کیا کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ انہیں کے انسداد کے لئے آپکا تقرر ہوتا ہے اور مخلوق آپ کے مشورہ ہی پر بھروسہ کرتی ہے۔ ہمکو پینے والوں کو سکھانا چاہئے کہ شراب کا استعمال نہ کریں میری رائے میں ملک میں۔ قوت ایسی زوردار ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔ جیسی کہ پبلک ہلتھ آفیسر کی طاقت ہے بشرطیکہ وہ یقینی لہجہ میں بالاتفاق اور مسلسل اسبارہ میں بذریعہ تحریر و تقریر تلقین کرتے ہیں۔

× ×

سیندھی خانوں اور شراب خانوں کے بہترین قائم مقام قائم کرنے کے طریقوں میں ایک طریقہ یہ ہیکہ ایک ایسا مقام بنانا چاہئے جہاں سب کو ملنے جلنے کا موقع ملے اور جہاں جسمانی ورزش اور تماش بیتول اور کھیل کود کا انتظام رہے۔ اور حمام خانے اور تیرنے کے حوض اور لکچر کے لئے بڑے بڑے کمرے بنے ہوں۔ کھانے پینے کے اور رہائش کے لئے اور کلب کے لئے بھی کمرے رکھے جا سکتے ہیں اور ان کو معمولی کرایہ پر اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ معمولاً ان مقامات سے زیادہ تر نوجوان مرد اور عورتیں فائدہ اٹھاتی ہیں اور بعض خاص صورتوں میں معمر کاریگر آئیں جاتے ہیں پھر بھی اس حد تک وہ بہت کار آمد ہیں

بچوں کیلئے

پہلی کہانی

مونٹانہ کے سرد خطہ پر سخت جاڑوں کے موسم میں ایک قسم کی گرم ہوا چلتی ہے۔ اسکو چینوک ہوا کہتے ہیں ایک بوڑھے انڈین نے انگیٹھی تاپتے ہوے ایکمرتبہ مجھسے یہ قصہ بیان کیا تھا کہ گرم ہوا اسقدر سرد خطہ میں کیوں چلتی ہے۔ قصہ یہ تھا کہ پرانے زمانے میں یہ چینوک ہوا بہت ہی سرد ہوا کرتی تھی وہ دراصل اتنی سرد ہوتی تھی کہ جہاں کہیں جاتی تھی ٹٹو اور کبھی کبھی چھوٹے بچے بھی سردی کے مارے ٹھنڈے گرم ہو جاتے تھے اور اسطرح ایک دن ایک بوڑھے انڈین نے جس کے ٹٹو اور بچے ٹھٹھر گئے تھے یہ ارادہ کرلیا کہ وہ اس چینوک ہوا کو رات کے وقت جال میں پکڑیگا تاکہ ٹھٹھرنے کا ڈر باقی نہ رہے۔ صبح میں اس نے یہ دیکھا کہ چینوک ہوا کا پانوں جال میں پھنس گیا۔ ہوا نے اس کی منت سماجت کی میرے پاؤں میں چوٹ لگ گئی ہے مجھے چھوڑدے لیکن اس انڈین نے اوسے نہ چھوڑا چینوک نے مجبور ہو کر یہ وعدہ کیا کہ وہ اب ٹٹول اور بچوں کو نہ ستائے گی۔ بلکہ آیندہ سے وہ ہمیشہ گرم رہے گی۔ اوس انڈین نے یہ وعدہ لے کر ہوا کو جال سے نکلنے دیا اور اوس وقت سے ہوا اپنے وعدہ کو پورا کر رہی ہے۔ اور اس بہت ہی سرد خطہ میں گرم چلا کرتی ہے اسی طرح اے میرے بچوں ہم نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ ہم شراب کے کاروبار کی ٹانگ اپنے جال میں پکڑلیں۔ اور تب ہم کو اوس سے ابتک جو نقصان پہونچتا رہا ہے وہ نہ پہونچیگا۔

دوسری کہانی

اے میرے لڑکوں اور لڑکیوں میں تمہیں ایک اور کہانی سناؤں گا۔ یہ کہانی میں نے جاپان میں سنی تھی۔ شہنشاہ جاپان ہمیشہ ارغوانی لباس پہنا کرتے تھے۔ کوئی دوسرا شخص اُس قیمتی ارغوانی رنگ کا

لباس نہیں پہن سکتا تھا" اس قصہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ شہنشاہ جاپان نے کسطرح وہ ارغوانی رنگ حاصل کیا جس سے انکا لباس رنگا جاتا تھا۔ جاپان کے شمال میں شوگونامی ایک خاص مچھلی ہوتی ہے جو پانی کے اندر بہت گہرائی میں رہتی ہے۔ ایک دن تین شوگو ادہر اودہر تیر رہی تھیں۔ ان میں سے ایک نے کہا "چلو ہم پانی کے سطح پر پہونچکر آسمان دیکھیں" اوس نے کہا "ہمیں ہرگز ایسا کام نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ پچھلے ہفتہ تین شوگو اوپر گئی تھیں مگر وہ واپس نہیں آئیں"۔ اوسکو یہ جواب ملا "ہاں یہ صحیح ہے مگر اون کے نہ آنے کا سبب یہ نہیں ہے کہ وہ اوپر گئی ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ کنارے پر گئی ہیں" اوس کے بعد یہ تینوں شوگو اوپر گئیں جب وہ تھوڑی دیر پانی کی سطح پر تیر چکیں اور آسمان کو دیکھ چکیں تو اون میں سے ایک نے یہ کہا "اب ذرا کنارے پر چلیں اور درختوں کو دیکھیں"۔

دوسری نے کہا "نہیں ہمیں ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے۔ پچھلے ہفتہ میں شوگو کنارے پر گئیں تھیں وہ پھر گھر واپس نہ آئیں"۔ یہ جواب ملا کہ "یہ صحیح ہے لیکن اسکی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ کنارے پر گئی تھیں۔ بلکہ یہ تھی کہ وہ جنگل میں گئی تھیں یہی سبب ہے کہ وہ واپس نہیں ہوئیں" اس کے بعد تین چھوٹی شوگو کنارے پر گئیں اور وہ جب تھوڑی دیر جنگل کو دیکھ چکیں تو اونمیں سے ایک نے کہا "اب ذرا جنگل کے اندر چلو تاکہ یہ دیکھیں کہ وہاں کیا ہے"۔ دوسری نے کہا "نہیں ہمیں ہرگز نہ جانا چاہئے کیونکہ پچھلے ہفتہ تین چھوٹی شوگو وہاں کی چیز دیکھنے گئی تھیں اور وہ واپس نہ آئیں"۔ "یہ صحیح ہے لیکن اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ وہاں اس چیز کو دیکھنے گئی تھیں کہ وہ واپس نہ آئیں بلکہ یہ ہے کہ انہوں نے اسکو پینا شروع کر دیا تھا"۔

اسطرح تین چھوٹی شوگو جنگل کے اندر گئیں تاکہ وہ یہ دیکھیں کہ وہاں کیا ہے۔ وہاں انہیں ایک شراب سے بھرا برتن ملا۔ اونمیں سے ایک نے کہا "چلو ذرا اسکو سونگھیں" دوسری نے کہا "ہمیں ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ پچھلے ہفتہ میں شوگو نے اسکے سونگھا تھا اور پھر وہ بالکل گھر واپس نہ جا سکیں"۔ "یہ صحیح ہے کہ وہ واپس نہیں گئیں مگر اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ اونہوں نے اوسکو سونگھا تھا۔ بلکہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی زبانیں اس میں ڈال کر اوسکو پیا تھا"۔ اسطرح تین چھوٹی شوگو نے شراب کے اوس برتن کو سونگھا اور یہہ خیال کیا کہ خوشبو عمدہ ہے۔

اب ایک چھوٹی شوگو نے یہ کہا کہ "اب ہم اسکا ذرا ذائقہ لینگے" دوسری نے کہا "ہمیں ہرگز یہ نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ پچھلے ہفتہ میں چھوٹی شوگو نے اسکا ذائقہ لیا تھا اور وہ پھر گھر واپس نہیں آئیں" یہ جواب دیا گیا۔ "یہ بالکل صحیح ہے۔ مگر اون کے واپس نہ آنے کا سبب یہ نہیں ہے کہ انہوں نے اسکا ذائقہ لیا تھا۔ بلکہ یہ ہے کہ انہوں نے زیادہ مقدار میں اوسے پی لیا تھا"۔ اس طرح تین چھوٹی شوگو نے شراب کے برتن میں اپنی اپنی زبان

ڈالی اور شراب اونکے حلق سے نیچے اترنے لگی۔ یہاں تک کہ وہ زمین پر گر گئیں۔ شکاری آئے اور ان تین چھوٹی شوگو کو انہوں نے اُٹھا لیا اور انکا خون نچوڑ لیا۔ ان تین چھوٹی شوگو مچھلیوں کے خون سے ہی وہ ارغوانی رنگ بنا تھا جس سے شہنشاہ جاپان کے کپڑے رنگے جاتے تھے۔

اے میرے نوجوان دوستو جوانی میں انسان خوش رہتا ہے بڑھاپے میں جا کر ہی اداسی آتی ہے۔ تمہارے دلوں میں اون بڑے اور عمدہ کاموں کی اُمیدوں کے ولولے ہیں جو تم آئندہ کرنا چاہتے ہو۔ لیکن میری عمر والی عورت یا مرد جس کی نصف عمر ختم ہو چکی ہے۔ اکثر پچھلی باتوں پر غور کرتا ہے اور ان بہت سی چیزوں کو یاد کرتا ہے جو اسے کرنا چاہئے تھیں اور غالباً ایسی چند چیزوں کو بھی یاد کرتا ہے جو اسے نہ کرنا چاہئے تھیں۔

پس تمہاری زندگی کی خوشی اور امید صحیح طریقہ پر شروع ہونی چاہئے۔ گلیوں میں بھٹک کر حرص میں مت پھنس جاؤ اپنی ذات کو ہمیشہ اسی طرح دیکھتے رہو۔ کام کی ابتدا صحیح کرو۔ اور اس پر کاربند رہو۔ اس طرح جب تم میری عمر تک پہونچو گے تو تمہیں افسوس کرانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ خدا تم سب کو برکت دے۔

(پوسی نٹ جانسن)

منشیات کی تباہ کاریاں

ایک سنسنی خیز مقدمہ، ملزمین کو عبرتناک سزا

کچھ سال پہلے ایک روز دن کے دس یا گیارہ بجے رہے برج موہن لال صاحب بکنٹھ باشی ناظم چہارم عدالت فوجداری بلدہ کوتوالی اور چند ملزمین کے ساتھ پرانے پل کی سہ راہے کی جانب محلہ دھول پیٹھ کی طرف چلے آرہے تھے۔ ان کے آگے پیچھے عوام کا ہجوم تھا۔ ہر شخص کے چہرے سے حیرت و استعجاب کے آثار نمایاں تھے۔ یہاں کالی کے مندر کے قریب آکر یہ لوگ کچھ دیر ٹھیرے رہے اور پھر تنگ و تاریک گلیوں میں ہوتے ہوئے

ایک مکان پر پہونچے۔ ان تنگ و تاریک کوچوں کا اندازہ اس امر سے کیجئے کہ وہاں سمنٹ کا راستہ نہ تھا جس پر گاڑیاں بآسانی گذر جاتی ہیں بلکہ ایک پچی پوشیدہ سڑک تھی جس کے دونوں جانب گندی نالیاں تھیں جن سے عفونت نکلتی تھی۔

ملزمین نے رائے صاحب اور کوتوالی کے روبرو دو مکانات کی نشاندھی کی اور ان کے حجروں میں جب حسب نشاندہی کھدائی ہوئی تو جسم انسانی کے دو مرے ہوئے متعفن ڈھانچے پائے گئے جسکے متعلق مالکان مکان کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ آئی ہو۔ ملزمین نے مجسٹریٹ کے روبرو ان جرائم سے اقبال کیا اور تفصیل سے بتایا کہ کسطرح ملزم جتوسا نے مقتولہ راجما کے پاوں پکڑے تھے اور ملزم ملجارام نے اس کے رشتہ حیات کو منقطع کردیا اور کسطرح دوسری نعش جو باتوسا محنت کی بتائی جاتی تھی ملزمین نے قتل کیا اور دفن کیا مقتولہ راجما فیلخانہ کی رہنے والی تھی اور مقتول باتوسا دھول پیٹھ کا رہنے والا تھا مقدمہ کی ابتدائی تحقیقات اجلاس دوم فوجداری بلدہ میں ہوئی اور ملزمین سپرد عدالت العالیہ کئے گئے راجہ بہادر بشیشور ناتھ حاکم ابتدائی نے اجیوری کے ساتھ مقدمہ کی سماعت فرمائی اور بپاداش جرم سنگین قتل عمد ملزمین کو سزائے موت سنائی گئی۔

ان دردناک واقعات کا علم کوتوالی کو عجیب وغریب طور پر ہوا۔ ہر دو مقتولین ۱۳۴۲ف سے غائب تھے ۲۰ آذر ۱۳۴۳ف کو ملزم ملجارام مساۃ نرسما کو موٹر میں بٹھلا کر سکندرآباد لے گیا اور پھر وہاں سے لاکر کنٹہ گوشہ محل کے قریب ایک مکان کرایہ پر لیکر اوسے ٹھیرایا اور وہاں اسکو اتنی شراب پلائی کہ وہ اپنے میں نہ رہی اور بے جان ہو کر لیٹ گئی موقعہ پاکر ملجارام دراوس کے شریک ستیانے گردن مروڑ کر اسے مارڈالا اور اوسی مکان میں دفن کردیا۔

خون کے پیاسے ملزمین اور بے خوف ہوتے گئے چنانچہ چھ روز بعد ایک طائف مساۃ جنوا کو گھیرا اور اسکی بہنوں سے یہ کہہ کر کہ اسے جائز کوٹ ہمارے ہاں ساتھ لے گئے اسکو بھی مار کر دفن کردیا گیا جب مکان میں یہ بے کس وبے بس قتل کی گئی اس مکان کی بابتہ ملزمین نے یہ ظاہر کیا کہ وہ انہوں نے مساۃ گورا کیلئے خریدا ہے اسی طرح مساۃ گورا کو سبز باغ دکھا کر اس کا بھی کام تمام کیا اور اوسے اس مکان میں دفن کیا جہاں نرسما مدفون تھی۔

پانچ انسان کا خون ناحق کرنے کے بعد بھی ملزمین اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے تھے چنانچہ ملجارام نے اپنا نام رام پرشاد ظاہر کیا وہ مطمئن تھا کہ تنگ وتاریک مقامات پر اس کی یہ سیاہ کاریاں کسی کو معلوم نہ ہوں گی اور انسانی آنکھ سے محفوظ رہیں گے مگر سچ ہے خون کہاں چھپ سکتا ہے۔ ع

ع جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

مسماۃ جبو دا کے متعلقین نے ۱۸۔ اسفندار ۱۳۴۳ف کو کوتوالی میں اطلاع دی کہ ملزمین جاترا کے بہانے اسے لیگئے اور اب وہ لاپتہ ہے اہلیان کوتوالی مصروف تفتیش تھے کہ انہیں ۱۶۔ فروردی ۱۳۴۳ف کو مسماۃ گورا کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ملی بالآخر ۹۔ امرداد ۱۳۴۳ف کو ملزم تلجی آرام گرفتار ہوا اور واقعات اس طرح بیان کئے کہ خوان سرپر چڑھ کر کہلوا رہا ہے اپنی نشاندہی سے پانچوں مقتولین کی نعشین برآمد کرائیں۔

آپ یہ سننے کے لئے بے چین ہوں گے کہ آخر ان پانچ النسانوں کا خون ناحق کیوں اور کسطرح ہوا اُسے آپ کو ان سیاہ کاروں کی داستان حکامان مجلس عالیہ عدالت کی زبان میں سنائیں۔ ملزمین تلجی ارام اور جبوسا کے مقدمہ کی بصیغہ تصیح سماعت کرکے حکامان عالی مقام لکھتے ہیں:۔

"واقعات جو شہادت سے ثابت ہوئے ہیں وہ یہ ہیں کہ ان دونوں ہم قوم ملزمین نے جو"
"قریب قریب ہم عمر بھی معلوم ہوتے ہیں مال لوٹنے کا یہ طریق اختیار کیا تھا کہ ایسے اشخاص کو جو آن"
"دام فریب میں آسانی سے آسکتے تھے ان کو ورغلان کر ان خاص مقامات پر لیجایا کرتے تھے جن کو"
"انہوں نے کرایہ سے لے رکھا تھا اور شراب وسیندھی کے اثرات سے اون اشخاص کو مدہوش کرکے ان پر آسانی"
"قابو پاتے تھے۔ ان کا گلا دبا کر یا دوسرے طریقہ سے مار ڈالتے تھے۔ نعش مکان کے کسی گوشہ میں دفن"
"کرکے جو مال یا روپیہ مقتولین کے پاس ہوتا تھا او سکو لے لیتے تھے۔"

آگے چل کر وہ اپنی تجویز میں لکھتے ہیں:۔

"اوس مقدمہ کے واقعات بہت ہی درد انگیز ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ النسان کے ظاہر اور"
"باطن میں کس قدر فرق ممکن ہے۔ جن لوگوں کو ملزمین نے اپنا مہمان بنایا تھا ان کو نہ معلوم ہو سکا کہ"
"اس کے میزبان کے دل میں کس قدر زہر قاتل بھرا ہوا ہے ان افعال کی ذمہ داری ایک حد تک"
"سیندھی اور شراب پر بھی ہے۔ جس کا دام ان ملزمین نے پھیلا یا تھا۔ جنہیں مقتولین گرفتار ہوگئے اور جسکی"
"اثرات سے غالباً وہ اس قدر بے قابو تھے کہ کسی طرح وہ ملزمین کا مقابلہ نہ کر سکے۔"

ملزمین کو دھول پیٹہ کے مقتولین کے قتل کی علت میں حبس دوام کی سزا دیگئی اور ملزم تلجی آرام کو گوشہ محل کنٹہ میں مدفون مقتولین کے الزام کی پاداش میں سزائے موت دیگئی۔

سچ ہے کار بد کا انجام برا ہوتا ہے عدالت العالیہ نے ایسی عبرتناک سزائیں تجویز کرکے ان ملزمین سے سماج کو محفوظ کرلیا مگر وہ ذرائع اب بھی موجود ہیں جن کے وسیلہ سے ملزمین اپنے ارادے میں

کامیاب ہوے تھے اور نہ معلوم اس شراب اور سیندھی کی بدولت ایسی کتنی سنگین وارداتیں عمل میں آئیں اور آئیں گی ۔

شراب پینا چھوڑدو

سکھوں کی اپیل

لاہور ۳۰ اکتوبر ۔ سرکردہ سکھوں کی دستخط سے ایک مینی فسٹو شائع کیا گیا ہے جس میں سکھوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ شراب پینا چھوڑ دیں ۔ مینی فسٹو میں کہا گیا ہے کہ ایک ایسی قوم کے ممبر کے طور پر جو آج دوسری قوموں سے شراب کا استعمال کرتی ہے ۔ ہمیں خوشی ہے کہ عام لوگوں کی توجہ اس برائی کی طرف مبذول ہوئی ہے ۔ ہمیں اس سے زیادہ خوشی ہوگی اگر ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ اس طرف توجہ دے گی ۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ اس اہم معاملہ کے متعلق پنجاب کو دوسرے صوبوں سے پیچھے نہیں رکھے گی ہم خلوص دل سے تمام سکھ قوم اور خاصکر تمام سکھ نوجوانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پنجاب کے دیہات اور قصبوں میں شراب کے خلاف مہم شروع کردیں ۔

(ہندو)

ترک مسکرات کی تحریک

"خواتین حیدرآباد کی کانفرنس میں"

اس امر پر یقین کرتے ہوے کہ شراب خواری عوام کے افلاس اور جملہ طبقات کی جسمانی کمزوری اور اخلاقی پستی کا قابلِ اندفاع باعث بنی ہوئی ہے اور بالخصوص اس کے

وسیع نتائج معصوم خواتین اور اطفال کو ناقابل بیان مصیبتوں میں مبتلا کر دیتے ہیں ۔ یہ کانفرنس (۱) مرکزی انجمن ترک مسکرات حیدرآباد کے نصب العین کی تہ دل سے تائید کرتی ہے اور (۲) جملہ خواتین سے انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس امر کی خواہش کرتی ہے کہ وہ انجمن ترک مسکرات کے اس عملی کام میں مدد دیں جس کی ابتدا ہو چکی ہے (۱) مسز یوسف علی (اردو) مس ڈی لیما (انگریزی)

موضع دیورکدرہ کے چند خاندانوں کا قطعی ترک مسکرات

جناب مولوی سید خواجہ صاحب صدر مدرس کی انتھک کوشش کا نتیجہ

۷ آذر ۱۳۴۷ف نامہ نگار گولکنڈہ پتہ بیکار تمطراز ہے کہ ۔

دیورکدرہ ضلع محبوب نگر کا ایک موضع ہے ۔ وقت پر بارش نہ ہونے سے قحط کے آثار نمودار ہوئے نتیجہ کے طور پر جانوروں سے لئے چارہ آج کل انسانوں کیلئے اناج تک میسر آنا محال ہو گیا ۔ موقع کو غنیمت جان کر تجاران موضع نے اناج کی قیمتیں خوب بڑھا دیں گرانی کا یہ حال کہ مشکل سے جوار روپیہ کو چھ سیر ملنے لگا ۔ صورت حال کے مدنظر مقامی مدرسہ کے صدر مدرس جناب مولوی سید خواجہ صاحب نے نارائن پیٹھ کو موٹر لاری بھیج کر بہت زیادہ تعداد میں جواری منگوائی اور قیمت فی روپیہ ساڑھے نو سیر فروخت کیا جس سے بہت سے بھوکوں کو مدد ملی ۔

جناب سید خواجہ صاحب بہت نیک اور رحمدل ہونے کے علاوہ غریبوں سے خاص ہمدردی رکھتے ہیں چنانچہ باشندگان دیورکدرہ کو منشیات سے بچانے کی بہت کوشش کرتے ہیں ۔ انہیں کی مساعی کا نتیجہ ہے کہ موضع کے بعض خاندان مسکرات کو قطعی طور پر ترک کر رہے ہیں ۔ صدر مدرس صاحب کی سعی

سماج سیوا دیکھکر مقامی تاجروں نے مخالفت پر کمر باندھی لیکن اونہیں شکست کھانی پڑی۔

قطعی پرہیز - برائے شرکت چرچ

ساوتھ انڈیا یونائیٹڈ چرچ کا سولھواں دو سالہ اجلاس حال میں بمقام ٹرویندرم منعقد ہوا اس میں بذریعہ تحریک حکومت مدراس نے ضلع سیلم میں قطعی ترک مسکرات کو احاطہ مدراس کیں عام کرنے کی غرض سے جو کوشش شروع کی ہے اوس کی تعریف کی گئی۔

مجلس نے حکومت مدراس کو اپنی طرف سے مخلصانہ تائید کا یقین دلایا نیز اپنے اس ارادے کا بھی اظہار کیا کہ وہ جنوبی ہند کے تمام مجالس کو اس امر کی طرف متوجہ کرے گی کہ وہ اس پر غور کریں کہ آیا اب وہ وقت آیا ہے یا نہیں جبکہ چرچ میں شریک ہونے والوں کی رکنیت کے لئے قطعی پرہیز کو شرط قرار دیا جائے۔

طلباء مدارس بلدیہ کیلئے دو لاکھ روپیہ کا دودھ مفت
مجلس بلدیہ بمبئی کا ایثار

مجلس بلدیہ بمبئی کے اجلاس منعقدہ ۱۰ اکٹوبر بروز پنجشنبہ نے ایک قرارداد منظور کی جسکی رو سے مدارس بلدیہ کے طلبار کو دودھ مفت تقسیم کیا جائیگا اور جسکے لئے سال آیندہ کے موازنہ میں دو لاکھ روپیہ کی گنجائش نکالی جائے گی۔

بنگال میں ترک مسکرات

باریسال۔ فرید پور۔ نیکورا کا انتخاب

۷۔ اکتوبر۔ کلکتہ

قطعی ترک مسکرات کی آزمائش کے متعلق وزیر اعظم بنگال نے جو اعلان اسمبلی میں کیا تھا اسکے بموجب ناظم آبکاری نے سفارش کی ہے کہ مشرقی و مغربی بنگال کے ایک ایک ضلع میں قطعی ترک مسکرات کا عمل ودرآمد متوازی طور پر شروع کیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ اس غرض کے لئے باریسل۔ فرید پور اور نیکورا منتخب کئے گئے ہیں۔ قطعی منظوری کیبنٹ سے حاصل کیجائے گی۔

"کوئمبتور ترک مسکرات کا دوسرا مرکز"

آنریبل یعقوب حسن کی تقریر

۷۔ اکتوبر۔ کوئمبتور۔

مزدوروں کے ایک بہت بڑے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے آنریبل یعقوب حسن وزیر تعمیرات نے فرمایا کہ حکومت مدراس ترک مسکرات کا دوسرا قدم اٹھا رہی ہے۔ جسکے لئے کوئمبتور کو تیار رہنا چاہئے۔

تعلقہ دہانو کی انجمن دیہی تنظیم پست اقوام کے کاشتکاروں کی حالت کو درست کرنے کے لئے مختلف ذرائع وطریق پر غور کر رہی ہے۔

شوشنکر جوشی تحصیلدار و مجسٹریٹ درجۂ اول تعلقہ دہانو نے کاشتکاروں کے عام جلسوں کے ذریعہ دیہاتوں کو صحت بخش حالت میں رکھنے کی ضرورت کو محسوس کرا کے "صاف دیہات" کا معرکہ شروع کیا تھا۔ صاحب موصوف چنا، مٹر، مونگ کی پھلی، تمباکو اور دیسی قسم کے کم خرچ غلہ کی کاشت کے فوائد کو بھی شد و مد سے واضح کر رہے ہیں۔

تعلقہ دہانو کی انجمن ترقی زراعت میں اپنے کارکنوں کے ذریعہ بیج کی کاشت کی اشاعت کر رہی ہے اور متعدد مزرعات اس غرض سے زیر کاشت لائے جا رہے ہیں کہ اس قسم کی کاشت کے امکانات کو واضح کیا جائے۔

قواعد و ضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہوں گے۔ بچوں کیلئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ فرمائیں خط بہت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپیہ چار آنے رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳ ؍ ہوگا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط و کتابت بجناب صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے۔ اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ

شمس المطابع مشین پریس نظام شاہی روڈ

(حیدرآباد دکن)